



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 22 جون 1995ء بر طبقی 23 محرم الحرام 1416 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفیہ نمبر
۱۔	آغاز تعاونت قرآن پاک و ترجمہ	۲
۲۔	وقوف سوالات (سوالات مورخ کے گئے)	۳
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۴
۴۔	بحث پر عالم بحث	۵
۵۔	۱۔ مسٹر عبد الحمید نان انچزری ۲۔ مولانا عبدالواسع	۶
۶۔	۳۔ حاجی محمد شاہ مردانی ۴۔ ڈاکٹر سردار حسین	۷
۷۔	۵۔ ڈاکٹر عبد المالک	۸
۸۔	۶۔ نواب زادہ حسین اکبر گنجی	۹
۹۔	۷۔ عبید اللہ بیات	۱۰
۱۰۔	۸۔ محمد صادق عمرانی	۱۱
۱۱۔	۹۔ مولانا عبد الباری	
	۱۰۔ شیخ جعفر خان مندرجہ ذیل	
	۱۱۔ قائد ایوان (نواب ذوالفقار علی نگسی)	

(الف)

1- جناب اسپیکر عبد الوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ارجمن داس گھٹی

1- سیکریٹری اسمبلی اختر حسین خاں

2 جوائیٹ سیکریٹری (قانون) عبد الفتاح کھوسہ

## صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جمل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۳ سلیمان	سینئر وزیر
۳۔ شیخ چھنٹھ خان مندہ خیل	پی بی ۱۳ اڑوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبداللہ بن تیال	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پیک ہیئتہ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالحید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیساں اسک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزی	پی بی ۱۳ اڑوب قلعہ سیف اللہ	وزیر تعیم
۸۔ ڈاکٹر عبد الملک بلوچ	چاقاف زکوہ	وزیر ایم ایس ایز
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۷ تربت I	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر ماہی گیری
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر آپاٹشی و ترقیات
۱۲۔ مسٹر عبد الحمید خان اچکزی	پی بی ۹ قلعہ عبد اللہ	ایس اینڈ جی اے ڈی و کانون
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱۱ اکوپرے I	وزیر جیل خانہ جات
۱۴۔ مسٹر عبید اللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جنگلات
۱۵۔ مسٹر عبد القبارودان	پی بی ۸، قلعہ عبد اللہ I	وزیر بلدیات
۱۶۔ سردار شاء اللہ نزہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر زراعت
۱۷۔ میر اسرار اللہ نزہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر ائٹھ سریز مدد نیتات
۱۸۔ حاجی میر لٹکری خان ریسانی	پی بی ۲۳ بولان I	وزیر داخلہ
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ اکوہلو	مواصلات و تعمیرات
۲۰۔ نوابزادہ چھیجیز خان مری	پی بی ۱۶ اسی	وزیر خوارث
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر بیان و اسما
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۷ اسی رزیارت	وزیر صحت
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لوئی	پی بی ۰ لورالائی I	

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22 جون 1995ء بمعطاب 23 محرم الحرام 1416ھجری

(بروز جماعت)

زیر صدارت جناب ارجمند اسٹیٹ ڈپٹی اسپیکر

بوقت سائز ہے گیارہ بجے (دو پرس) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لِعَلَّكُمْ  
تُرْحَمُونَهُ وَإذْكُرْ رَبَّكَ فِي نُفُسِكُ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً  
وَدُونَ الْجَهَرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ  
الْقَافِلِينَ ه  
صدق الله العظيم

ترجمہ :- اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صح و شام یاد کرتے رہو۔ اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔

وزیر خاندانی منصوبہ بندی مشیر و دیر اعلیٰ وزیر بے محکمہ اپنی اسکریبلوچستان صوبائی اسمبلی و پی اسکریبلوچستان صوبائی اسمبلی	پی بی ۱۲ ابار کھان پی بی ۳ کوئٹہ III پی بی ۷ پشاور II پی بی ۲۴ کوئٹہ IV ہندو تقلیت	۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیر ان ۲۵۔ مسٹر سید احمد ہاشمی ۲۶۔ ملک محمد سرو رخان کاڑ ۲۷۔ عبدالوحید بلوج ۲۸۔ ارجمند اس بگشی
---	--	---

## ارکین اسمبلی

پی بی ۵ چافی	۲۹۔ حاجی سعیٰ روست محمد
پی بی ۶ پشاور I	۳۰۔ مولانا سید عبدالباری
پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ	۳۱۔ مولانا عبد الواسع
پی بی ۱۹ اڈیہ بگٹی	۳۲۔ نوابزادہ سیم آکبر بگٹی
پی بی ۲۲ جعفر آباد رضیر آباد	۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ
پی بی ۲۳ نسیر آباد	۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی
پی بی ۲۵ بولان ॥	۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈوکی
پی بی ۷ مستونگ	۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوی
پی بی ۲۸ علات ر مستونگ	۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ
پی بی ۳۱ خضدار ॥	۳۸۔ مسٹر محمد اختر میٹگل
پی بی ۳۳ خداں	۳۹۔ سردار محمد حسین
پی بی ۳۵ لسیلہ ॥	۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی
پی بی ۳۰ گواور صیائی سکھ پاری	۴۱۔ سید شیر جان ۴۲۔ مسٹر شوکت ناز سعی ۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ

**جناب ڈپٹی اسپلکر :** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسٹبلی :** جناب محمد سرور خان کا کڑ صوبائی وزیر نے ضروری کام کی بناء پر آج کے اجلاس سے اور کل گزشتہ 21 اور 22 جون کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپلکر :** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپلکر :** میزانیہ بات سال 1995-96ء پر مجموعی عام بحث کا آخری دن ہے اب میں جناب عبدالحمید خان اچنزا کو دعوت تقریر دیتا ہوں۔

### میزانیہ بابت سال 1995-1996ء پر عام بحث

**مسٹر عبدالحمید خان اچنزا (وزیر آپاراشی و برقيات) :** جناب اسپلکر صاحب قائد ایوان اور معزز ممبر ان اپوزیشن میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہائم دیا۔ بحث پر تقریر اس کا تو پتہ نہیں مجھے کیا کہنا ہے جہاں تک بلوچستان کے بحث کا تعلق ہے ایک روانی بحث ہے اور اس کو جس انداز میں فائل مشرپیش کیا ہے اس کو اس انداز (ع) میں پیش کیا جاسکتا ہے اس سے زیادہ اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے جہاں تک بحث کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کا تعلق ہے۔ اس سب کا ہمیں علم ہے کہ ہمیں کتابیہ مرکز سے ملتا ہے گیس رائلی میں این ایف سی میں اس میں سب مل ملا کر بلوچستان کا اپنا روپ نہ ملا کر پچاس کروڑ کے لگ بھگ وہ اس حد تک پہنچ چکا ہے اس میں مند کوئی گنجائش بلوچستان کی اپنی اکم میں نہیں ہے لہذا ہم نے ہمیشہ مرکز پر داردار کرنا ہو گا این ایف سی الارڈ اور گیس رائلی کے بارے میں یہ رقوم بلوچستان کی ڈولپمنٹ

## وقہہ سوالات

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** اب وقہہ سوالات ہے مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر 239 دریافت فرمائیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** چونکہ ممبر موصوف موجود نہیں لہذا اس سوال کو اگلی تاریخ تک موخر کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** میر ظہور حسین خان کھوسہ سوال نمبر 270 دریافت فرمائیں چونکہ ممبر موصوف موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی اگلی تاریخ تک موخر کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسٹبلی پڑھیں۔

## رخصت کی درخواستیں

**اختر حسین خاں سیکریٹری اسٹبلی :** میر محمد ایوب بلیدی وزیر مال نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اس لئے انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسٹبلی :** سروار نواب خان تین صوبائی وزیر نے آج یہ اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت بھی ناساز ہے لہذا انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

دوسرے آباد کار پیں ہزارہ ہیں دوسری کمیونٹیوں ہیں وہ بھی اس سرزنش کا حصہ ہیں اور ان کا بھی ہم اس طرح سے حق سمجھتے ہیں جس طرح بلوچ اور پشتوں کے لئے حق سمجھتے ہیں ہم اس حکومت میں اس امید پر شامل ہوئے ہیں کہ یہاں جو کفرنٹینشن ہے جو مطالبات ہیں یا جو اختلافات ہیں وہ صحیح طریقے پر حل ہوں اور ابھی تک وزیر اعلیٰ کی سر کردگی میں ہماری جو کولیشن گورنمنٹ چل رہی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پر امن اور پر سکون طریقے سے چل رہی ہے اگرچہ بعض کوارٹر سے Confrantation کے نفعے بلند ہوتے ہیں میرے خیال میں ان کی کوئی وقت نہیں ہے ہماری طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے ہم نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ معاملات بھائی چارے سے اور صحیح طریقے سے پر امن طریقے سے حل ہوں اور یہی بلوچستان ایک قبائلی علاقہ ہے اور پسلے سے ہی ان قبائلی جھگڑوں کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا ہے اور ہماری سیاسی اور معاشرتی فضائے کافی نقصان پہنچا ہے میرے خیال میں اس کو مزید بگاڑنے سے پچانا چاہئے اور کوشش ہونی چاہئے کہ کفرنٹینشن کی پالیسی نہ ہو میں وزیر اعلیٰ صاحب کو اس پر وادو دینا ہوں کہ انہوں نے اس کفرنٹینشن کی پالیسی اس کولیشن کے اندر اور کولیشن پادر اپوزیشن کے درمیان ابھی تک ادیٹ کی ہے اور آئندہ بھی یہ پالیسی ہو گی یہاں پر جناب عالیٰ کچھ مسائل ہیں افغان مهاجرین کے معاملے میں۔ حالانکہ یہ افغان مهاجرین کا مسئلہ ہے ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری پارٹی کا اسٹینڈ بھی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی فیڈرل گورنمنٹ سے افغانستان کے معاملے میں مداخلت ہو رہی ہے تو یہ مهاجرین کا آنا جانا ایک قدرتی اور لازمی بات ہے یہ اس وقت چلتا رہے گا جب تک ہم صحیح معنوں میں افغانستان کے معاملے میں مداخلت بند کر دیں گے اور صحیح طریقے پر بھائی چارے سے نیک نتیجے سے وہاں کے معاملے کو حل کرنے میں مدد اور نہیں کریں گے یہ اس وقت پوزیشن ہے تو اب مهاجرین آئے ہیں لوازمی ہوئی ہے کشت خون ہوا سارا افغانستان در بدر ہوا نتیجہ یہ نکلا کہ نئے سرے سے وہاں طالبان کا سلسہ چل پڑا ہے اور میرے خیال میں شاید کچھ عرصے کے

کے لئے بالکل ناکافی ہے اس پر کافی ہمارے ساتھیوں نے بحث کی ہے مرکز سے گلے  
ٹکوے بھی کئے ہیں فیڈرل گورنمنٹ سے کما گیا ہے اور میرے خیال میں گلے ٹکوے حق  
بجانب بھی ہیں کہ مرکز سے ہمیں جو امداد کی توقع ہے اور ہم ہمیشہ امداد کی توقع رکھتے ہیں  
این الیف سی ایوارڈ یا رائلٹی میں توقع رکھتے ہیں وہ ہمیں دوسرے صوبوں کی طرح سے  
نہیں دیا جا رہا ہے جس طرح دوسرے صوبوں کو دیا جا رہا ہے تو یہ گہرگاہ اپنی جگہ پر حق  
بجانب ہے میں اپنے ساتھیوں کی پر زور تائید کرتا ہوں کہ اس معاملے کو ایک خاص  
انداز سے ایک خاص طریقے سے جیسا کہ کل پکول صاحب اور اکرم صاحب نے کہا کہ  
یہ سوال ہمیں وہاں اٹھانا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے فیڈرل گورنمنٹ سے نیک اپ کرنا  
پڑے گا کہ یہ جو این الیف سی ایوارڈ ہے اس سے ہمیشہ بلوچستان کے پیغمبر کاٹ دیئے  
جاتے ہیں ایسا کیوں ہے شاید اس لئے کہ یہاں پاکستان پبلیک پارٹی کی حکومت نہیں ہے جس  
کی وجہ سے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اس پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں  
اور اپنے ساتھیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کے لئے مل جل کر کوئی لا جگہ عمل تجویز  
پیش کیا جائے۔ تاکہ یہ معاملہ ہم مرکز کے سامنے صحیح طریقے پر نیک اپ کر سکیں جماں  
تک بجٹ کا تعلق ہے سوالات تو حزب اختلاف کی طرف سے آنے چاہئے تھے۔ جیسا کہ  
اکرم صاحب نے کہا۔ اتفاق سے آج ہمارے حزب اختلاف کے ساتھی موجود بھی نہیں  
ہیں اور جو انہوں نے جو باتیں کی ہیں اور بجٹ کے بارے میں جو انہوں نے باتیں کی ہیں  
اس سے ہمیں کوئی خاص ڈائرکشن نہیں ملی ہے کہ کس پوائنٹ پر ہم نے یہاں جواب دیتا  
ہے اور کیا ان کی تقید ہے اور ہم نے کس تقید کے جوابات دینے ہیں رواۃی طور پر  
بجٹ اجلاس میں آج بولنے والے بہت ہیں ہم کوشش کریں گے کہ اختصار سے بولیں اور  
ہر بات کی ڈیل میں نہ جائیں۔ جناب عالیٰ ہم اپنی پارٹی پختون خواہ ملی عوای پارٹی کی  
طرف سے اس حکومت میں ہم شامل ہیں کسی تصور سے کہ یہ ہمارا مطالبہ ہے ہمارا منشور  
ہے کہ بلوچستان دو قومیتی صوبہ ہے یعنی بلوچوں اور پشتونوں کا یہاں پر مسئللو بھی ہیں

سر اجماع دے دی جماں تک افغان مهاجرین ۰ س ۶۰۳ سے ۰۵ س ۶۰ یہ  
نہیں کی ہے کہ افغان مهاجرین کو بطور ووژر یہاں درج کیا جائے یا یہاں کے شری حقوق  
ان کو دیئے جائیں نہ وہ خود حقوق مانتے ہیں اور نہ یہ ہماری پارٹی کی پالیسی رہی ہے کہ ہم  
ان کو پاکستان کے شری بنا کر رکھیں البتہ ہم نے یہ کہا کہ ان کو یکپی میں رکھنا اس کمیٹی  
کے بس کی بات نہیں ہے اور نہ افغان مهاجرین کو زیادہ دری تک وہ کیپوں میں رکھ سکتے  
ہیں بہر حال یہ فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس معاملے کو خوش  
اسلوبی سے ملے کرے ہم اس معاملے میں خاص آبزرویشن نہیں رکھتے۔ کہ ہم یہاں  
افغان مهاجرین کو آباد کرنا چاہتے ہیں اور افغان مهاجرین کی وجہ سے ہم پشتونوں کی  
آبادی کو یہاں بڑھانا چاہتے ہیں اسکی کوئی بات نہیں ہے۔

ہم اس معاملہ میں کوئی خاص ریزرویشن نہیں رکھتے ہیں اور افغان مهاجرین کی وجہ  
سے ہم یہاں پر پشتونوں کی آبادی کو گویا بڑھانا چاہتے ہیں اسکی کوئی بات نہیں ہے۔ اور  
نہ یہ ہماری پارٹی کے پروگرام میں ہے۔

مثلاً" یہاں پر ایک قبیلہ ہے اگر ان کی سن 1960ء سانحہ یا سترہزار آبادی ہے تو آنھہ یا دس سال کے بعد انٹر نیشنل لاز یا انٹر نیشنل طریقوں کے خلاف ان کے ووڑوس سماں میں دس لاکھ کے قریب بن گئے ہیں تو جناب اس طرح کے گھپلے ہیں جس سے یہاں پر ایک قوم کی مجازی قائم کی گئی ہے جس کے خلاف ہم احتجاج کرتے ہیں اور وہ احتجاج پر امن طریقے سے ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں یہ بات لائچکے ہیں اس گورنمنٹ میں ہم لوگ اس لئے آئے ہیں اس قسم کے جو کنٹورشل پوائنٹ ہیں وہ کنٹورشل پوائنٹ بھائی بندی اور بھائی چارہ سے نیبل پر بیٹھ کر یہ معاملے طے کئے جائیں یہ اہم مسئلہ ہے کنٹورشل نکتہ ہے جس کا حل ضروری ہے چونکہ مردم شماری زندگی کے بہت سارے شعبوں کی بنیاد بن جاتی ہے معاشی اور معاشرتی معاملوں میں اس لئے سب سے پہلے اس کا حل ہونا ضروری ہے کہ بلوچستان میں ایک صحیح قسم کی مردم شماری ہو اور صحیح طریقے سے منسوز اسٹبلیش ہو پھر ہم جا کر یہ فیصلہ کر سکیں گے فذذ کی جو الامنست ہے وہ کن بنیادوں پر ہو بد صدقی سے پچھلے زمانے میں یہاں کا جو ذوق پمنٹ پروگرام تھا۔ یا فذذ کی الامنست تھی یا جو چیز تھیں بہت لاپ سائیڈ ڈان بیلنس طریقے نے یہاں پر کیا گیا ہے اس کے صرف سیاستدان ذمہ دار ہیں اس میں اور نائب پیور و کرسی جو انگریزی میں کہتے ہیں more loyal than the king کیا ہے اس کے نتیجے میں جیسا کہ کل ہمارے ساتھی ڈاکٹر صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ بڑے بڑے منصوبے بلوچ ایریا میں قائم ہوئے ہیں مگر اس کے مقابلے میں ہمارے علاقے میں کوئی خاص منصوبہ نہیں آیا ہے بہر حال جو فیصلے اور منصوبے پہلے بنے ہیں وہ تو بنے ہیں اس کے لئے تو ہم کبھی نہیں کہتے ہیں کہ ان منصوبوں کو قسم کیا جائے اور اس فذذ کو پشتون علاقوں میں ڈائی ورث کیا جائے۔ مگر اب ڈوالفقار علی مگسی صاحب حکومت چلا رہے ہیں اور جس طریقے سے وہ فذذ تقسیم کر رہے ہیں کہنہ کو اور اپنے تمام ساتھیوں کو یہ ہدایت ہے انصاف سے اور انصاف کا جو تقاضہ ہے سارے بلوچستان صوبہ کی جو

۹

آبادی ہے اس موجودہ آبادی میں مناسب طریقہ سے یہ تقسیم کیا جائے اس طریقہ پر کافی حد تک عمل ہو رہا ہے پھر بھی ہمیں یہ ٹکوہ اور ٹکایت ہے بعض سیکریٹری ہیں جس کا میں کیا نام لوں جس پر صحیح طریقہ سے انصاف نہیں ہو رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ وزیر صاحب کی طرف سے یہ قصہ ہو رہا ہے یہ نہیں ہے بلکہ اس میں پیور و کسی کا بھی ہاتھ ہے دوسرے بھی کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ ابھی بند ہو جانا چاہئے اور ہم یہاں پر دو قومی صوبہ یہاں پر مساوی طریقہ سے اپنے فنڈز اور حقوق کے تقسیم کا یہاں پر کوئی راستہ نہ لیں بھائی بندی اور بھائی چارے سے اس میں کفرنشیخن کا ہمارا قطعاً "کوئی ارادہ نہیں ہے۔ جناب عالیٰ جہاں تک مرکزی گورنمنٹ کا تعلق ہے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مرکزی گورنمنٹ چونکہ پہلے پارٹی کی ہے یہاں پر مخلوط حکومت ہے اور ہمارے رشتے صحیح طریقہ سے استوار نہیں ہو رہے ہیں اس کے نتیجے میں بعض اس قسم کے اقدامات مرکزی حکومت کی طرف سے لئے گئے ہیں جس کے خلاف ہم شدید احتجاج کرتے ہیں اس کی میں ایک مثال دیتا ہوں اپنے علاقے کی سبی کے میلے کے موقع پر پہنچنے والے کے نواس میں یہ بات وہاں بھی لایا اور ان کو یہ بتایا کہ میری کنسٹیونسی میں پہلے پارٹی کا نہ کوئی کو نظر ہے اور نہ کوئی نمائندہ ہے نہ کوئی ایم پی اے ہے نہ ایم این اے اور یہاں تک کہ نہ کسی یونین کونسل میں پہلے پارٹی کا کوئی نمائندہ ہے اس کے باوجود یہ لوگ جو سو شل ایکشن بورڈ یہاں پر بنارہے ہیں اور اس کے ذریعے وہ لوگ فنڈز وغیرہ تقسیم کرتے ہیں یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے یہ قطعاً "پیک نمائندہ ہیں نہیں یہ تین آدمی ہیں جن کے ذریعے یہ رقم تقسیم ہو رہی ہے اس میں ایک کربٹ ٹھیکہ دار ایک دوسرا آدمی ہے جو ہیروئن پیتا بھی ہے اور پیتا بھی ہے یہ وہ سو شل ایکشن بورڈ ہے جس کے ذریعے یہ فنڈز تقسیم ہو رہے ہیں اور ہم یہ بات اس وقت بھی لفारی صاحب کے نواس میں لائے کہ اس سے پہلے پارٹی کا انفع اپنے نہیں ہو گا بلکہ اس کا الٹ اثر پڑے گا کہ اگر آپ اس قسم کے لوگوں کے ذریعے آپ زکوٰۃ یا فنڈز جو دے رہے ہیں اور تقسیم کر

رہے ہیں اور اس حکم کے لوگوں کے ذریعے اگر رفیق تقسیم ہوگی تو اس کا اچھا اثر بلوچستان پر نہیں پڑے گا دوسرا بات وزیر اعلیٰ صاحب نے اس موقع پر کہی ہے۔ اس حکم کی باقیت ہمارے لئے قابلیٰ پر ایلم بھی کریٹ کرتی ہیں مطلب یہ ہے کہ ایک نمائندہ سردار ہے یا خان ہے یا نواب ہے اس علاقے کا نمائندہ ہے آپ کسی غیر نمائندہ کو وہاں پہنچ دیتے ہیں اگر وہ اسے اوہ بھی کہنے کرے تو پر ایلم تو کریٹ ہو گا اور تیرے یہ کہ پروجیکٹ اگر اس طریقہ سے بین گے یا روڈ یا اسکول یا ہسپتال اسے آخر کار بلوچستان گورنمنٹ نے اپنے پے رول پر لیتا ہو گا یہ بھی پر ایلم ہو گا کہ اگر بلوچستان گورنمنٹ نے اگر بعد میں انکار کیا ہم ان پروجیکٹ کو جو Incompetent پروجیکٹ ہیں سو شل ایکشن بورڈ کے ذریعے ہم اپنی اسٹریگیٰ پر نہیں لینا چاہتے تو پھر ان پروجیکٹ کا کیا بننے گا اس سلسلہ میں ہمارے سارے ساتھیوں کو مل بینہ کر کوئی طریقہ کار سوچنا چاہے اور یہ جو دو حکم کے پرالیٰ ایڈ فشریشن بلوچستان میں حل رہے ہیں ایک گورنر کے ذریعے اور دوسرا وزیر اعلیٰ کے ذریعے یہ میرے خیال میں ہمارے بلوچستان کے لئے نیک قال تو نہیں ہے پتہ نہیں یہ کہاں اپنہ اپ ہو گا یہ مسئلہ بھی ہمیں مل بینہ کر فیڈرل گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتے اس سلسلہ کو بند کیا جائے ہمارے ساتھی اس مخالفتے میں اتفاق کریں گے یہ معاملہ سنٹرل گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں اور اس کا کوئی حل نکالنا چاہتے ہیں جناب اب میں آتا ہوں ایک اور Serious problem کی طرف کیونکہ بجٹ کا خاص طور پر اس کا تعلق ہے اور وہ ہے ہمارے زیر زمین پانی کا بلوچستان میں پر ایلم۔

جناب عالیٰ! ہمارے لوگوں میں اور ہمارے اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں سے جنگلات کو ختم کیا گیا ہے ہمارے پہاڑوں میں جو گہاس پھوس تھی جو پانی کو جمع رکھتے ہیں وہ جنگلات ختم ہو گئے ہیں اور پہاڑ پر جو پانی کا قطرہ گرتا ہے وہ نیچے آتا ہے اور وہ واٹر شیڈز میں خانع چلا جاتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ سارے بلوچستان میں زیر زمین پانی سالانہ دس فٹ تا پندرہ فٹ سالانہ کے حساب سے نیچے جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں کئی دفعہ یہاں پر

قراردادیں بھی لاچکا ہوں۔ اور کئی قراردادیں اس ہاؤس سے منظور بھی ہو جگی ہیں۔  
 کچھوں صاحب تو کل ٹکایت کر رہے تھے کہ جب ہم فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جو  
 قراردادیں بھیجتے ہیں وہ اس پر عمل نہیں کرتے مگر یہ قرارداد تو ہماری اپنی گورنمنٹ کے  
 لئے تھی کہ ہمیں اس سلطے میں کچھ کرنا چاہئے اور اس سلطے میں کچھ فیراہبل پروجیکٹ  
 بننے چاہئیں کہ زیر زمین پانی کو کس طرح ذخیرہ کیا جائے اور کس طرح سے ری چارج کیا  
 جائے لے دے کر بہت مشکل سے اس چیز کا سب کو احساس ہوا ہے کونہ کے ایم پی اے  
 ماتباں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور پینے کے پانی کا مسئلہ کوئی شر میں کھڑا ہو گیا ہے۔ اور براہم پی  
 اے کوئی کے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ کوئی کے ازدگر دھارڈیم بن جائیں۔ جس سے کوئی  
 کے پانی کے پینے کا مسئلہ حل ہو گا۔ اگر کوئی میں پینے کے پانی کا جو یہ مسئلہ ہے کہ واڑ  
 نیبل روڈ بروڈ نیچے جا رہا ہے اور یہاں پر لوگوں کو پینے کے پانی کا سخت مسئلہ درپیش ہے  
 اور آئندہ آئے والے دنوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ اور شدید ہو جائے گا۔ تو اس سے  
 آپ اندازہ لگائیں کہ باقی بلوجستان میں پینے کی پانی کی کیا پوزیشن ہو گی جہاں پر سینکڑوں  
 اور ہزاروں کی تعداد میں ثوب دیل اوپن سرفیس پر کام کر رہے ہیں زمینداروں میں بڑا  
 واپیلا ہے اور میں اپنی حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو  
 حکومت سیریلی نیک اپ کرے۔ اس سلطے میں فیراہبل پروجیکٹ بنائے جائیں اور وہ  
 پروجیکٹ فیڈرل گورنمنٹ کو پیش کئے جائیں یہ ہم صدر صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں  
 فیڈرل مشرجس کا تعلق اس بات سے ہے اس کو بھی یہ بتلایا گیا ہے کہ یہاں پر پانی کی یہ  
 پوزیشن ہے اب کس طرح سے نیک اپ کرنا ہے۔ پروجیکٹ کس طرح سے بنائے ہیں یہ  
 فیراہبلی بنائی ہے اور بعض وفع یورو کسی کی وجہ سے فیراہبلی میں بہت تاخیر ہو جاتی  
 ہے اور ہمیں یہ ٹکایت فیڈرل گورنمنٹ سے بہت عام ملتی ہے کہ آپ کی طرح سے  
 فیراہبل پروجیکٹ نہیں ملتے ہیں۔ اور فیڈرل گورنمنٹ میں جس کو ہم سپورٹ کر سکیں۔  
 اگر خود فائل نہیں کر سکتے ہیں تو سیاست دالوں اور یورو کسی کے درمیان میں یہ مسئلہ

پڑا ہوا ہے کہ یہ فیز ایمیٹی پرو جیکٹ کب بنیں گے کس طرح سے بنیں گے اور یہ زیر زمین پانی کی جو خطرناک پوزیشن ہے اس کو ہم کس طرح سے بلند کر سکیں گے۔ اور اس کو بعد میں صحیح لائن پر لا سکیں گے۔ پوزیشن یہ بن رہی ہے کہ پانی کے ثوب دلیل جو سارے زمینداروں نے انسال کئے ہوئے تھے۔ اس حد سے باہر چلا گیا ہے اور ابھی چار پانچ چھ سو فٹ سے ثوب دلیل پانی نکال رہے ہیں اس سلسلے میں اب کیا کہوں۔ یہ بات اب میں اپنے ساتھیوں کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ بات بہت سیریز ہے۔ میرے خیال میں اس بات کا نوش سیریز طریقے سے لیتا چاہئے پتہ نہیں کہ زیر زمین پانی جو ہے اور اس کا بھی شاک لہڈا ہے پانچ سال کے بعد یہ اشک ختم ہو گا۔ دس سال کے بعد ختم ہو گا۔ پندرہ سال کے بعد یہ ختم ہو گا میرا تو خیال ہے کہ یہ اتنا عرصہ بھی نہیں چلے گا۔ اور یہ جو ہمارے باغات ہیں یہ جو ہمارے فروٹ ہیں۔ یہ ہماری جو زراعت ہے ہو سکتا ہے اس کی ساری زمین بخربن جائے۔ اور ہم کو یہ علاقہ چھوڑ کر کے کہیں باہر جانا پڑے۔ اس صورت میں جب یہ سیف پروگرام جو کہ بہت اہم ہے۔ اور سو شل سکیڑ کی اپنی اہمیت ہے معاشرے میں ہر جگہ کی مگر یہ سو شل سکیڑ کا کیا بنے گا جب یہاں پر ہماری لائف لائن ہی نہیں ہوگی۔ جب ہمارے لئے کوئی پروفیشن ہی نہیں ہو گا۔ جب ہمارے لئے زراعت ہی نہیں ہو گی پھر ہم کیا کریں گے تو میں ایک دفعہ پھر اس بات پر اور زیادہ زور دیتا ہوں کہ اس معاملے کو سیریز لی تک اپ کیا جائے اور جو زیر زمین پانی کا معاملہ ہے اس کے لئے کچھ تذکرہ کی جائے۔ جب تک کوئی ڈوز ایجنسی ہمارے پھاؤ کے لئے یا ہماری امداد کرتی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کوئی فٹڈ میا کرتی ہے اس وقت تک ہمیں اپنے رسیور سز سے مخصوص فٹڈ اس چیز کے لئے متین کرنے چاہئیں کیونکہ ہم اس کو اس طرح سے نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ جس طرح سے ابھی چل رہا ہے میں یہ معاملہ ہاؤس کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کا تعلق جاری بجٹ سے ہے۔

ایک اور بات اپنے ہاؤس کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ

نہیں دیتی ہے۔ اور اگر وہ سمجھ دیگی سے ہماری امداد کرے تو بلوچستان میں پچاس لاکھ ایکٹو سے اور زمین قابل کاشت موجود ہے جو سارے پاکستان کی ضروریات گندم اور جو دوسری چیزیں ہیں۔ جو ہم باہر سے امپورٹ کر رہے ہیں وہ یہاں سے پوری ہو سکتی ہے۔ بشر طیکہ فیڈرل گورنمنٹ وہ متخصب انداز چھوڑ دے اور ہماری صحیح معنوں میں امداد کرے۔ اور نہ صرف ہم سارے پاکستان میں خود کفالت لاسکتے ہیں۔ بلکہ ہم انشاء اللہ ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ گندم باہر بھی ایکسپورٹ کر سکیں گے۔ بشر طیکہ فیڈرل گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے اور وہ جو فیرا میل پروجیکٹ مانگ رہی ہے وہ صحیح طریقے پر بلوچستان میں عمل میں لائے جائیں۔ جناب عالی بلوچستان میں جب بحث ہنائے جائیں تو ہم کو دیکھنا چاہئے کہ بلوچستان کا جو بود و باش ہے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ ہمارا ذریعہ معاش کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کی ذریعہ آمدنی کیا ہے لوگوں کی گراس اکٹم کیا ہے وہ کس ذرائع سے آتی ہے اور اگر اس کو صحیح طریقے سے سوچا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ ہماری جو پلانگ ہے اور بحث کا جو تعین ہے صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا ہے وہ یہ کہ اس طرح سے پچاس سالہ پرست آبادی جو ہے گہرے ہائی پر کام کر رہی زراعت پیشہ ہے۔ چالیس پرست بھیڑ کبریاں چڑائے والے وہ لوگ بلوچ ہوں یا پنجان ہوں وہ بھیڑ کبریاں چڑائے ہیں۔ یہ اکثریت تو بھیڑ کبریاں چڑاتے ہیں۔ لے دے کر ہاشمی صاحب کو مائین کے لئے دو یا تین پرست روڑ گار کا ذریعہ رہ جاتا ہے اور تو یہاں پر کچھ نہیں ہے یہاں چون ہے اور نوٹکی میں سکران میں نیکل یا انلیگل اس تجارت پر کچھ لوگ گزارہ کر رہے ہیں اور بلوچستان میں آمدنی کا ذریعہ ہی کیا ہے۔ اگر جنگلات 'انھل بسندری' ایکٹو پلپر، اور ایکٹیشن کو اپنے بحث میں نظر انداز کرتے ہیں تو پھر ہم یہاں پر ہمارا جو سو شش سیکڑہ بیس ہے۔ اکٹم بڑھانے کے لئے۔ لوگوں کا معیار زندگی بڑھانے کے لئے اس کے لئے پھر کوئی سمجھائش باقی نہیں رہتی ہے۔ تو ہمیں پوائنٹ کی طرف زیادہ توجہ دینی ہو گی جو ہمارے دور الہادہ علاقوں کے بھائی ہیں۔ خواہ وہ بلوچ ہوں یا پشتون ہوں یہ جو ٹھنڈے ہیں ان کو

زیادہ اہمیت دینی چاہئے سو شل سکیڑ اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہے۔ تعلیم پی اسچ ای کی اپنی اہمیت ہے اپنی جگہ پر اہم ہے۔ مگر سب سے زیادہ اہمیت بلوچستان میں یہ Re Think کرنی پڑے بلوچستان میں کہ ہم پر ائڑی کس طرح بلوچستان میں فکس کریں۔ آپ بلوچستان میں لکھنی کریں گے وہ کار آمد نہیں ہوگی جو ان تین سکیڑ اپنے عمل بھذری۔ جنگلات اور ایری گیش اور ایگر لیکھر کو اہمیت نہیں دی جائے گی بلوچستان میں۔ ایگر لیکھر کا زیادہ تعلق زراعت سے ہے۔ جب تک اس کو اہمیت نہیں دی جائے گی۔ ہمیں تو بلوچستان میں اور کوئی بودباش اور سبیل نظر نہیں آتی ہے اس کے علاوہ ہم اخلاقی طور پر بھی پایند ہیں کہ ہمارے جو ووٹ بینک ہے۔ وہاں پر یہ پوزیشن ہے میں اپنے علاقے کی مثال دیتا ہوں۔ اس کی تمسیح چالیس ہزار آبادی ہے اور یہاں پر تمسیح فیصلہ آبادی وہاں ٹیبلی کے مریض ہیں۔

ایک اور بات میں اس موقع پر اپنے ساتھیوں کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں یہ بات ایک دفعہ پسلے بھی ہم ہاؤس کے قلوپر ڈسکس کرچکے ہیں اور وہ یہ کہ ہمارے جتنے بھکے ہیں سو شل سکیڑ میں خاص طور پر تعلیم، صحت، پی اسچ ای، ایری گیش، ایگر لیکھر جتنے بھی ہمارے سو شل سکیڑ کے کام ہیں اس میں یہ بات نوٹ کرنے والی ہے کہ ان سارے حکوموں میں کو الٹی کا بالکل فقدان ہے۔ کوئی کام صحیح طور پر نہیں ہو رہا ہے یا ما سڑ نہیں ہے یا کپوڈر نہیں ہے یا دوائی نہیں ہے یا بلندگنگ نہیں ہے مختلف کالیف میں جب ہم یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ جب تک ہم اس کو الٹی کو اپروویز Improve نہیں کریں گے

we will never

in a position to deliver any good stuff to masses

ہم کوئی خدمت نہیں کر سکیں گے جب تک ہم صحیح معنوں میں جو ہمارے اشاف ہیں جو ہمارے فیلانڈ ورکرز ہیں جو ہمارے ایکسٹینشن ورکرز ہیں جو ہمارے ڈاکٹرز ہیں کپوڈر ٹرزو ہیں جب تک ان کی کو الٹی کو نہیں کریں گے ہم کوئی بھی کام اپنے معاشرے

کے لئے نہیں کر سکیں گے۔ اگر ایسے کریں گے تو بس الگی ہی آنکھوں میں دھول جھوکنے والی بات ہو گی لیکن ان پر جو بحث ہے جو ڈولپمنٹ ہے یا جو of Living Standard کی بات ہے ان تک ہماری یہ بات کبھی بھی نہیں پہنچ سکے گی۔ جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو ہماری یورو کسی کہتی ہے کہ یہ سیاستدانوں کا کام ہے آپ اس کو چیک کریں سیاستدان کہتے ہیں کہ فیلڈ میں تو آپ ہیں آپ اس کو چیک کریں اب اس کا توفیق ہونا ہے یہ کام سیاستدانوں کا ہے یا یورو کسی کا ہے یا دونوں کا ہے کوئی طریقہ کارتو واضح ہونا چاہئے ایک مثال دتنا ہوں مثلاً ”ہمارے تعلیمی نظام میں رواج ہے نقل کا یہ رہنمائی جس طریقے سے چل رہا ہے جس کو ہر باشور انسان اس بات کو سمجھتا ہے یا اس کی اہمیت کو سمجھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ قوی خیانت ہے وہ شخص جو نقل کرتا ہے اپنے تعلیمی نظام میں وہ اپنے ساتھ خیانت کر رہا ہے وہ اپنے والدین کے ساتھ خیانت کر رہا ہے وہ اپنے معاشرے کے ساتھ خیانت کر رہا ہے وہ اپنے ملک و قوم کے ساتھ خیانت کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس کو ختم کرنے کا ہمارے پاس کوئی طریقہ کار نہیں ہے یہ کوئی کی بات کر رہا ہے Generalize کر رہا ہوں اس لئے کہ بہت تفصیل میں اگر ہم جائیں تو اس کے بہت سے مضرات ہیں اور اس میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن کوئی کا فیکٹر جو ہے اس کو ہمارے سیاستدانوں نے وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمارے جو یورو کسی ہے انہوں نے یا جن کا اس بات سے تعلق ہے ان سب کو میرے خیال میں اس بات کو نوٹ کرنا چاہئے کہ جب تک ہماری کوئی ہمارے سو شش سکیٹر میں اپنے نہیں ہو گی

We will never be able to deliver any goods to the people.

اس بات کو میں ان کی نوٹ میں لانا چاہتا ہوں ایک اور بات میں بہت اختصار سے ان معاملوں پر جارہا ہوں کیونکہ شاید اس سیکھو (Speeches) اور بھی بہت ہیں بہت ڈیٹائل

میں نہیں جانا چاہتا ایک اور بات جو ہماری کیفیت میں بھی سامنے آئی اور کئی وضع آئی ہے وہ یہ کہ ہمیں نان ڈولپٹسٹ میں سیوگ کرنی چاہئے اور ڈولپٹسٹ کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے ہم نے ایک ایکسر سائز کی فانس سیکریٹری کے ساتھ اس میں ایک بات کل آئی یہ پھر ایک مثال دے رہا ہوں ڈیٹیل میں نہیں جا رہا ہوں کیونکہ اور بھی بہت ساری باتیں ہیں فانس سیکریٹری نے بریفنگ میں ہمیں بتایا کہ بلوچستان میں اب یہ نان ڈولپٹسٹ اور ڈولپٹسٹ کی بات ہو رہی ہے کہ بلوچستان میں سو کروڑ روپے پولیس پر سالانہ خرچ ہوتا ہے اور پولیس ایک سو دس یا سو سے بھی زیادہ تھا سو کروڑ یا ایک سو دس کروڑ روپے پولیس پر خرچ ہو رہا ہے اور یہ پولیس بلوچستان کا دس فیصد حصہ کنٹرول کرتا ہے بات دراصل یہ ہے کہ دس فیصد کنٹرول کے لئے ایک سو دس کروڑ روپے بلوچستان کے نان ڈولپٹسٹ کے خرچ ہو رہے ہیں اس کے علاوہ اس قسم کے اخراجات بھی ہیں مثلاً "میں ایک مثال دیتا ہوں کہ سنگاوی کا بازار ہے جو تقریباً "سو یا ڈیڑھ سو گز کا بازار ہے اس کے سرے پہ انہوں نے ایک پولیس اشیشن بنایا ہوا ہے اور وہ وہاں پر اے ایس آئی ہے قلاں ہے پولیس فورس ہے وہ سو گز کا بازار کنٹرول کرتے ہیں پھر یہ سو گز کا بازار اور یونیورسٹی کو دونوں ..... اور پولیس کو پولیس کا اشیشن اور بازار - بازار کے لوگ تو گاؤں کے لوگ ہیں وہ تو شام کو چلے جاتے ہیں تو صرف پولیس اشیشن رہ جاتی ہے رات کو وہاں اس بازار میں۔ اب اس بازار اور پولیس اشیشن کو پھر پولیس والے رات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار ہے ہمارے نظم و نتیجہ اور امن و امان کا اور اس کا۔ اگر اپنے بچت کرنی ہے اور بچت لانا چاہئے ہیں تو ان چیزوں کو صحیح طور پر رکھیں اس میں میرے خیال میں ہم کافی سیوگ لاسکتے ہیں اور This money can easily be diverted into saving By-chance ہمارے سورخان کا کڑنے غلطی سے کچھ ایماندارانہ باتیں کیں اس میں ایک بات یہ کہ اسلام آماد میں ہمارا ایک سلسلہ ہونا چاہئے جو ہمارے وہاں پر باہر سے

قرضے آتے ہیں یا ہمارے جو فنڈز ملتے ہیں جو ہمارے Projects اور کرنے کے لئے ہمارے پاس اسلام آباد میں کوئی ایجنسی نہیں ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی سیل ہے ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں ..... میرے خیال میں سرور خان نے بڑی محقق بات کی ہے اور وہ یہ کہ وہاں پر ہمارے ایک ہائی پاور سیل ہونا چاہئے جو ان باتوں کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ باقاعدہ آگے چلا سکے۔ اب ہم اخبارات میں روز پڑھتے ہیں کہ قرضہ کا قرضہ آتا ہے پاکستان کے لئے وہ بلوچستان گورنمنٹ کو اس کا کچھ نہیں پڑتا ہے تو ایک Experienced آدمی کی ضرورت ہے جو اسلام آباد میں ان باتوں کو آگے لے جاسکے میرے خیال میں کافی حد تک صحیح بھی ہے ہم نے بھی یہ ٹکاپتہ سنی ہے اور وہ یہ کہ فیڈرل گورنمنٹ یہی شدید کمی کے لئے ہم اپ کو فنڈز مہیا کریں یا ایک Permanent ٹکاپتہ ہے فیڈرل گورنمنٹ کی ہمارے گورنمنٹ سے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے "مخترا" یہ Request کروں گا اس معاملے میں دیکھا جائے کہ واقعی ہمارے پاس منصوبے نہیں ہیں مثلاً "خصوصاً" ہمارے پتوں ایریا میں ہاکل یعنی قبل عمل منصوبے آج تک بنے نہیں ہیں اور اگر کوئی منصوبہ بنتا بھی ہے تو اس میں لیت و لعل اور تاخیر کی جاتی ہے اور اس کے Feasibility Report بار بار اتنی Delay ہو جاتی ہے کہ اس کی وہ افادت ختم ہو جاتی ہے تو یہ بات وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ جہاں تک یہ Report Feasibility کا کام ہے اس کو ذرا اپ ڈیٹ Up date کریں اس کو فعال کریں اور اس سلسلے میں بلوچستان کے لئے قابل عمل منصوبے بنائیں تاکہ صدر صاحب کا یا وزیر اعظم کا یا فیڈرل نشہزاد کا یہ بہانہ نہ رہے کہ "آپ کی طرف سے منصوبے ہی نہیں آ رہے ہیں" تو ہمارے پاس ہماری طرف سے یہ منصوبے جانے

چانگن۔ یہ Sector Priority کل یہ پو اکٹ ہمارے ساتھیوں کی طرف سے آیا کہ Sector Priority پر ہونی چاہئے بجٹ میں اور ہم یہ فیصلہ کریں کیونکہ میں اپنے ساتھی آپس میں بینٹھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کونسے سکیڑز کی اہمیت ہے اور کون سے سکیڑز کو ہم نے Priority بنیاد پر پسلے ڈوبھ کرنا چاہئے تو اس کو اولین اہمیت دیں اپنے یہ Fix Priority کریں سمجھ طریقے سے ان کو اولین اہمیت دیں اور باقی جیزوں کو کچھ عرصے کے لئے معطل کریں تاکہ Impact تو ہماری آبادی پر ظاہر ہو سکے یہ دو تین باتیں ہیں میرے خیال میں ہم وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اس کو نوٹ کریں ایک دلچسپ بات گل زمان کا ہی صاحب نے جو اور حاجج سے متعلق کی وہاں پر سعودی عرب میں وہ شکایتیں تو ہیں میرے خیال میں شاید مولاٹا مردا نزدی صاحب کوئی تحریک لانا چاہئے ہیں اس دفعہ مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہوئی اور میں نے بھی وہاں پر نوٹ کیا تاکہ ہمارے جتنے بھی حاجج ہیں۔ یہاں ان کو بہت ہی عجیب و نادر حشم کی تکلیفات کا وہاں پر سامنا کرنا پڑتا تھا سعودی عرب کے اپنی رول ہیں ان کے اپنے قواعد ہیں وہ اپنے طریقے سے چلتے ہیں یہ ان کا کام ہے مگر میں نے وہاں پر ایک دلچسپ بات نوٹ کی وہ یہ کہ میں ایک مثال دیتا ہوں قدھار کا ایک آدمی تھا میرا دوست تھامینہ میں اس نے ہماری دعوت کی میں سال سے وہ ایک شیخ کے لئے وہاں پر کام کرتا ہے مدینہ منورہ میں۔ مدینہ منورہ میں ایک شیخ کے لئے تو دعوت دی اس نے اس مکان میں رات کو جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو میں نے اس سے پوچھا کہ یہ مکان گویا آپ کا ہے جس میں آپ یہ دعوت دے رہے ہیں تو وہ کہنے لگا یہ مکان تو میرا ہوئی نہیں سکتا یہ وہاں کے یہ جو ہمارے مولاٹا صاحبان کہتے ہیں کہ یہاں پر ہم اسلام بھائی چارہ اور یہ دائیں ہائیں کی بات کہتے ہیں کہ ہم قوم پرست ہیں اور تعصّب کرتے ہیں اور فلاں کرتے ہیں یہ اس معقل کے بات میں آپ کو ہتلارہا ہوں وہ کتنا تھا کہ نہ ہمیں یہاں پر بنس کرنے کی اجازت ہے نہ یہاں مکان خریدنے کی اجازت ہے میں سال سے وہ وہاں پر رہ رہا ہے تو

اپنے علماء صاحبان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لوگ کیا کرتے ہیں ہمارے پاکستان کے سفارت خانے کا ایک آدمی وہاں ملا وہ کہتا تھا کہ Egypt میں مصریں۔ اس قسم کے پاکستانی ہیں جن کے بچے ہیں انہوں نے وہاں شادی کی ان کے بچے پیدا ہوئے ہیں پھر ان کے وہاں پہ نوا سے بھی رہ رہے ہیں۔ آج تک ان کو شری حق Egypt میں نہیں ملے ہیں۔ ان کے نواسے ہیں وہاں پہ سال سے رہ بھی رہے ہیں ان کو شری حق نہیں نہیں ہے کہ ملے ہیں اور نہ مصریں ان کے سینزشپ جو رول ہیں اس میں یہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ باہر کے کسی آدمی کو سینزشپ کریں۔ اب یہ مولانا صاحب پہ منحصر کرتا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ یہ جو قصے ہیں یہ اسلام کے قصے ہیں اس قسم کے اسلام ہیں جو آپ ہمیں سکھانا چاہتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ یہ تعصب ہے فلاں ہے یہ قوم پرستی کی انتہا ہے آپ ہماری قوم پرستی پر اعتراض کرتے ہیں لیکن وہاں پر تو قوم پرستی کی انتہاء ہے۔ یہ ملک تو دیسے بھی مهاجروں کا ملک ہے یہاں پہ جو بھی آتا ہے سٹیل Settle ہو جاتا ہے اور شری حقوق بھی اس کو مل جاتے ہیں یہ مهاجروں کا ملک ہے مگر جن کا اپنی ملک ہے وہ کسی کو وہاں پر شری حقوق بھی نہیں دیتے ہیں میں یہ معروضات جو کچھ جنہیں تمہیں آپ کی خدمت میں لانا چاہتا تھا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ آخر میں ایک رسمی بات ہے آپ نے اسمبلی کے جو ہمارے کارکن ہیں یہاں پہ ان کی تنخواہ اور بونس اور اس کی ہم بھی سب سفارش کرتے ہیں کہ ان کو یہ بونس دیا جائے۔ شکریہ جی

حاجی محمد شاہ مرزاںزی (وزیر حج اوقاف و مذہبی امور) : جناب اپنیکر میں نے تو صادق صاحب کو نام لکھوا یا تھا پڑھنے نہیں نام ہے یا نہیں ہے اگر آپ موقع دیں میں اچھا موقع ہے میں کچھ باتیں کرلوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر : جناب مرزاںزی صاحب جو لست مرتب ہو چکی ہے اس کے بعد آپ کو نام دیا جائے گا اب میں جناب عبدالجمید خان صاحب کے بعد مولانا عبدالواسع صاحب کو دعوت تقریر دیتا ہوں۔

**وزیر حج اوقاف و مذہبی امور :** جناب اپنیکر اس کے بعد پھر میرا نمبر ہو گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع میا کیا جاتا ہے۔

**مولوی عبد الواسع :** بسم اللہ الرحمن الرحیم (علی) اس معزز ایوان معزز ارائیں اس سبیل اور قائد ایوان اور حزب اختلاف کا کوئی ساتھی نظر نہیں آرہا ہے تو پھر بھی قائد حزب اختلاف سردار اختر جان مینگل ..... الحمد للہ کہ اس معزز ایوان میں یہ دوسرا مرتبہ ہے کہ ان معزز ارائیں کو اس صوبے کی بھتی اور اور فلاح کے لئے بجٹ پیش کرنے کا موقع ملا جناب اپنیکر اس سے پہلے کہ میں موجودہ صوبائی بجٹ پر کچھ کہوں یہ یقیناً ”ایک حقیقت بات ہے کہ کل سے ہمارے حزب اختلاف کے جو ساتھی تقریبیں کر رہے ہیں مرکزی حکومت اور مرکزی بجٹ پر تو یہ ایک حقیقت ہے اور یہ حقیقت کوئی نہیں چھپا سکتا کہ مرکزی حکومت بلوچستان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہی ہے۔ لیکن یہ ہتانا چاہئے کہ اس کا حل کیا ہے یعنی جو گیس کے ہارے میں ساتھیوں نے نشاندہی کی گیس سرچارج کے ہارے میں وہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ہم نے بھیک مانگا وہاں سے کوئی حق انہوں نے نہیں دیا۔ اور جو نیشنل ہائی ویز ہیں تو نیشنل ہائی ویز کے ہارے میں ہمارے ساتھ بلوچستان کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے تو پہلے کچھ دیتے نہیں جب کچھ دے دیں تو پھر پاکستان میں جو سب سے بڑا کپڑ افسر ہے تو پاکستان میں سب سے بڑا کپڑ کوئی ریٹائرڈ جزل ہوتا ہے وہ بلوچستان کے نیشنل ہائی ویز کے لئے مقرر کرتے ہیں اور بلوچستان کے دوسرے منصوبوں کے لئے مقرر کرتے ہیں اس وجہ سے کوئی گورنمنٹ اگر مسلم لیگ کی حکومت ہو مرکز میں بھی اگر ہنپنپارٹی کی حکومت ہو مرکز میں بھی اگر کوئی ہادر دی لوگوں کی حکومت ہو مرکز میں تو کوئی گورنمنٹ پنجاب کے لوگوں کو ناراض کر سکتی ہے نہ سندھ کے لوگوں کو ناراض کر سکتی ہے اور تیرے نبر پر صوبہ سرحد کے لوگوں کو بھی کچھ نہیں ناراض کر سکتے ہیں۔ انہیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ بلوچستان کے حوام کی ناراضگی کا مرکزی حکومت کے لئے بہت زیادہ آسان ہوتا ہے تو اس لئے وہ افسر

وہ کہت لوگ جوان کی سیاسی مجبوری بھی ہوتی ہے تو وہ سب سے پہلے بلوچستان بھوائے جاتے ہیں کہ آپ کے کھانے اور کھلانے کے لئے ہم نے وہاں بندوبست کر لیا ہے تو جناب اسٹیکر یہ مرکزی حکومت ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک ہمارے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہے۔

اور جتنے بھی مرکزی مجھے ہیں جتنے بھی مرکزی منصوبے ہیں تو ہم کو پہلے تو کچھ نہیں دیتے جب دیتے ہیں تو ان آفیسروں کے حوالے کرایا جاتا ہے جو ۵۰۵ مقصد کھالیتے ہیں اور ۵ مقصد کام بھی اسی طریقے اور معیار کے مطابق نہیں کرتے۔

جناب اسٹیکر صاحب ایں اس فور پر اور اس ہاؤس کے ساتھیوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہر وقت مرکزی حکومتیں جب آئی ہیں فوجی حکومت ہو یا عوامی حکومت ہو مسلم لیگ کی حکومت ہو یا مہماں پارٹی کی حکومت ہو تو انہوں نے بلوچستان میں ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا ہے تاکہ اگر یہاں بلوچستان کے حقوق کے لئے کوئی آواز اخائمیں کے تو ان کے لئے یہ لوگ رکاوٹ بنیں جناب اسٹیکر صاحب سب سے پہلے میں ان ساتھیوں سے حزب اختلاف کے ساتھی ہیں یا حزب اقتدار کے بلوچستان کے حقوق مانگنے کے لئے اور حقوق لانے کے لئے سب سے پہلے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ سب مخدود ہو کر جو بھی حکومت ہو جس کی بھی حکومت ہو بلوچستان کو حقوق دلائیں بھیک نہ مانگیں اور ہم بھکاری کی طرح وہاں جا کر منت زاری کر کے کچھ کر کے یہاں ایک سال کے لئے گزارہ بمشکل کرتے ہیں اور پھر ان ساتھیوں سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ اسے مرکزی حکومت کی طرح یورڈ کیں اور کہت آفیسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں بلکہ اس کے ایک ایک پائی کا حساب کر لیں اور ایک ایک پائی کی نشاندہی کر لیں کہ یہ پیسہ کس مد میں جا رہا ہے اور کس مقصد کے لئے جا رہا ہے اور کس مقصد کے لئے ہم نے رکھے ہوئے ہیں اور یہ جو دو سالوں سے یعنی پچھلے سال سے اس سال تک جب ہم اس بجٹ میں حصہ لے رہے ہیں تو یہ بجٹ کم از کم سمجھ میں نہیں آتا شاید میں کچھ بے علم بھی ہوں

یا قابل نہیں ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ کسی ساتھی کی سمجھ میں بھی یہ بجٹ نہیں آتا ہے کہ بجٹ بنانے کا کیا طریقہ ہے اور بجٹ کس طرح بنتا ہے ہم جب سوچتے ہیں بجٹ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ پہلے سال جو رقم خرچ ہوتی ہے ان کا گوشوارہ ایوان کے سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ پہلے سال ہم نے فلاں فلاں میں خرچ کے ہیں اور اس سال فلاں چیز کے لئے واٹر سپلائی کے لئے اتنے پیسے درکار ہیں فلاں چیز کے لئے اتنے پیسے درکار ہیں تو بجٹ ہم سمجھتے ہیں بجٹ کا معنی یہ ہوتا ہے۔

جب اپنے اس طرح بجٹ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہاں ایسی رقم بھی ہماری نظر میں آئی ہے کہ کوئی بھی کروڑ یا اس سے بھی بڑھ کر یہ رقم بجٹ کے ضخیم ضخیم کتابوں میں رکھی گئی ہے کہ میں کروڑ جس کی نشاندھی ہم نہیں کر سکتے۔

جب اپنے اس طرح بجٹ بنانا یہ معزز ایوان کی قویں ہے یہ جو حزب اختلاف سے یا حزب اقتدار سے تعلق ہیں تمام معزز ایوان کی بے عزتی ہے یعنی نان ڈولپمنٹ کی کتاب والیم نمبر 6 اور صفحہ نمبر 2 جو کتاب ہے اس میں میں کروڑ اتنی خطیر رقم اس مقصد کے لئے رکھی گئی ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ہم قبل از وقت کچھ نہیں کر سکتے ہیں یعنی اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے منصوبوں ان امسکھلات اور اس کے لگانے کا تین ہم بعد میں کریں گے یعنی اس ایوان سے منظوری لیتے ہیں پھر بعد میں اس کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ میں کروڑ خطیر رقم کہاں کہاں خرچ ہوتی ہے کون اس سے پوچھتا ہے کہ آپ نے کہاں خرچ کر رکھا جاب یہ اس سال نہیں بلکہ پہلے سال بھی ایسے رقم رکھی گئی تھی کہ فلاں میں یعنی پانچ کروڑ پہلے رکھے گئے تھے اور اس سال ایک کروڑ رکھا گیا ہے تو جاب اپنے اس بارے میں اس معزز آفیسروں سے اور ان معزز سیکریٹریوں سے اور ان وزراء صاحبان سے میں پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے کبھی اپنے سکریٹریوں اور ملکے کے لوگوں سے یہ پوچھا ہے کہ آپ لوگوں نے کوئی فیزبلٹی بنائی ہے آپ لوگوں نے کوئی

تحقیق کی ہے کہ اس تحقیق کی بنیاد پر اور اس فیراہبادی کی بنیاد پر یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں پانچ کروڑ پچھلے سال رکھا گیا تھا اور ایک کروڑ اس سال رکھا گیا ہے۔ جناب امیر صاحب یہ غیر مسم مرموم رقم جو رکھی گئی ہے۔ اس کے بارے میں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے اور یہ معزز ایوان یہ حق رکھتا ہے کہ وہ ظاہر کر دیں کہ پچھلے سال جو ہم نے مسم مرموم رقم رکھی یہ اس میں ہم نے خرچ کیا جگہ اور اسکیم کا نام اس دفعہ بجٹ میں ظاہر کرنا چاہئے تھا۔ تاکہ ایوان کے ممبران کے دل میں کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا اور اس کا کوئی پتہ نہیں کہ و پچھلے سال کی رقم کماں گئی اور اس سال جو آپ لوگوں نے اتنا مسم مرموم رقم رکھا ہوا ہے۔ یہ آپ لوگ کماں ڈالیں گے اور اس سے کیا کام کریں گے اور اگر اس اے، ذی، پی میں دیکھا جائے تو غیر متحمل شدہ اسکیموں کے لئے پچھلے سال پانچ کروڑ روپے اور اس سال بھی پانچ کروڑ روپے تو جناب ہمیں یہ بتائیں کہ یہ غیر متحمل شدہ اور جاری اسکیم کے درمیان کیا فرق ہے اور جب ہم نے دیکھا ہے تو ان ڈولپمنٹ اسکیم اور جاری اسکیم کے لئے اتنی رقم رکھی گئی ہے اور نئی اسکیم کے لئے بھی اتنا ہی ہے جب نئے اور جاری اسکیم کا تعین ہوا تو یہ غیر متحمل شدہ اسکیم کماں سے آئیں یہ نئے اسکیم میں شامل ہیں یا جاری اسکیم میں شامل ہیں اگر نئے اسکیم میں شامل ہیں تو پھر یہ ظاہر کر دیں یعنی غیر متحمل شدہ اسکیموں کا کیا معنی ہے یہ تو نہ ادھر کے نہ ادھر کے نہیں تو یہ پیسے کماں جائے گا اور یہ کھلپے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے جب یہاں ایوان سے پاس کر کے اور پھر پوروں کی مرضی ہے جہاں بھی خرچ کرتے ہیں وہاں خرچ کر لیتے ہیں تو جناب بجٹ بنانے کا طریقہ کار ایسا نہیں ہوتا ہے اگر یہ معزز ایوان اور یہ ارکین یہاں بیٹھتے ہیں اور تیاری کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بجٹ اجلاس ہے ہم بجٹ میں شامل ہوتے ہیں اور ہم بجٹ پر تقریبیں کرتے ہیں۔

جناب امیر صاحب ایم پی اے اور مشروں کے لئے پیاس پیاس لاکھ روپے کا سالانہ فیڈ ہوتا ہے اور میں کروڑ ایک طرف رکھا گیا ہے اور پانچ کروڑ ایک طرف اور

ایک کوڑ دوسرے مد میں رکھا گیا ہے تو یہ کروڑوں روپے کماں جاتے ہیں جب ہم کسی سیکریٹری کے پاس جاتے ہیں یا مشرکے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے ہم نے آپ لوگوں کو پچاس پچاس لاکھ روپے دیئے ہیں تو ایک مد میں انہوں نے اپنے لئے میں کروڑ روپے رکھے ہوئے ہیں مکملے کے لئے اور سارے ایم پی اے کو بائیس کروڑ پر راضی کر دیا اور ہر وقت کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو پچاس لاکھ روپے دیا ہے اور پشتو میں ایک مثال ہے (پشتو) تو جناب اسیکر صاحب نکاں آب کے لئے پچھلے سال چھ کروڑ روپے یعنی کسی جگہ کا تعین نہیں ہے یہ نکاں آب ہم مکران ڈویشن میں کریں گے ہم فلاں ڈسٹرکٹ میں کریں گے ہم فلاں تحصیل میں کریں گے اسکیم کا نام ہے۔

فلاں ڈویشن میں اور فلاں ڈسٹرکٹ میں ہم نے خرچ کر دیا ہے تاکہ ایوان کو معلوم ہوتا لیکن اس کا بھی ہم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ چھ کروڑ روپے کماں خرچ ہوئے لیکن اس سال پھر اس مقصد کے لئے ایک کروڑ پچاس لاکھ رکھا گیا ہے تو جناب اسیکر ایسا جسم بجٹ اس ایوان کی اور اس ممبروں کی توہین کے سوا اور کیا ہے؟ جناب اسیکر یہ تین چار ہو جسم باقی یہ سارے بنتی ہیں کوئی تسلیم پہنچیں کروڑ روپے کا کھہلہ بنتا ہے تو ساری یہ کتابیں اخاکر اگر اس کتابوں میں نہیں ہم رقم نہیں تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم نے غلطی کی ہے اگر یہ ہے تو سارے ایوان سے میں یہ موقع رکھتا ہوں کہ پہنچیں بلکہ ہم نے پورا مطالبه نہیں کیا ہم تو انگریزی بھی نہیں جانتے ہیں دوسرے سے ترجیح کر کے کچھ تیار کر لیتے ہیں جو لوگ انگریزی جانتے ہیں انگریزی سمجھتے ہیں یہ تو الگ بات ہے کہ یورو کسی اور افراد نے اگر مجھے کو آپ دیکھ لیں اگر بجٹ میں فرنچر کے کروڑ روپے ہم نے رکھے ہیں فلاں چیز کے لئے ہم نے اتنے کروڑ رکھے ہیں تو ہر سال آپ کو فرنچر کی کیا ضرورت ہے جو بلوچستان کے عوام بلوچستان کے پہمانہ لوگ ایک لفہ روٹی کے لئے ترس رہے ہیں ایک لوٹاپانی کے لئے ترس رہے ہیں اتنا فرنچر ہر سال آپ لوگوں کے

دفتروں کے فرنچر کے لئے ہوتا ہے کیا فرنچر یعنی ایک میر کے لئے انہوں نے پچاس لاکھ روپے نکالے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ اس فرنچر پر آپ نے کتنے پیسے خرچ کر دیئے ہیں میرے خیال میں جناب اپنیکر اگر اس بحث کو صحیح طریقے تمام حزب اختلاف اور حزب اقتدار پیش کر صحیح طریقے اخوت اور محنت سے اس کا مطالعہ کریں تو میرے خیال میں اس سے پچاس لاکھ بآسانی لکھ سکتے ہیں ایسے پیسے بغیر جیب کے ڈالنے کے اور کوئی اس کے لئے طریقہ نہیں ہوتا ہے تو جناب اپنیکر میرے خیال میں اس پر اگر یہ کہوں کہ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ کو بھی علم نہیں ہو گا اگر ہو گا تو میں اس سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ مہم رقم آپ کس طرح اس ایوان سے پاس کرتے ہیں آپ تو یہ بتائیں کہ فلاں رقم ہم نے فلاں اسکیم کے لئے جو وائز پلائی کا منصوبہ ہے یا نکای آپ جو مسلم باغ یا قلعہ سیف اللہ، مکران یا فلاں جمل مگی کہاں ہے۔ اس پر اگر آپ اسکیم کی نشاندہی اور اس کا تعین کرائیں تو ہم اسے پاس کر سکتے ہیں اگر پچاس کروڑ روپے اتنی خلیر رقم یعنی پنچیس کروڑ روپے میں نے اس میں نکالے ہیں اگر اس میں آسانی سے کوشش کر لیں تو پچاس کروڑ روپے اس سے نکال سکتے ہیں تو اتنی خلیر رقم آپ ہم سے اور اس عزیز ایوان سے کس طرح پاس کر سکتے ہیں اور اسے آپ کس طرح منصفانہ اور عوام کی بہبود کا بحث کہتے ہیں تو جناب اپنیکر اگر ہم نصب اور تنقید برائے تنقید سے بالا تر ہو کر بلکہ حقیقی انداز سے مطالعہ کریں اور اسی بحث کو ہم اپنی عزت نفس کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ ایک اس طرح کہ ہم سب بلوچستان کے خیر خواہ کی حیثیت سے بلوچستان کے لوگوں کی فلاں و بہبود کی حیثیت سے ہم اس کا مطالعہ کریں تو جناب اپنیکر اس بحث میں بہت سی ایسی کوتایاں ہیں کہ ہم نے بلوچستان کے عوام کی زیادہ ترقی ہم اس سے کر سکتے ہیں۔ تو ہم کیوں اسے عزت نفس کا مسئلہ بناتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کر سکتے یہ دوبارہ نہیں بنا سکتے ہیں اس پر دوبارہ نظر ٹھانی نہیں کر سکتے ہیں تھیک ہے جناب اپنیکر میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ یہ بحث ختم کر کے دوبارہ ایوان میں پیش

کریں یعنی یہ تو آپ کر سکتے ہیں اگر انہیں آپ کر سکتے ہیں بیٹھ کر اس سے کچھ خامیاں تو نکالیں اور یہ پیور و کرت اور ان افسروں کی خدمت میں یہ عرض کریں کہ جناب اس طرح اس صوبے پر عوام کی حکومت ہے اور صوبے پر افسروں اور پیوروں کریں کی حکومت نہیں ہے تو کل ہم عوام کے پاس کس طرح جائیں گے عوام ہمیں کہیں گے کہ جب آپ لوگوں نے سکریٹریوں کے رحم و کرم پر ہمیں چھوڑا آپ لوگوں کے مقبب ہونے کا کیا فائدہ تھا آپ لوگوں کو وہاں جانے کا کیا فائدہ تھا پسلے ہی یہ پیور و کسی موجود تنہی پسلے یہ سیکریٹری اور آفیسر ہمارے لئے موجود تھے تو پسلے بھی وہ کچھ حصہ اپنے لئے رکھتا تھا اور کچھ حصہ ہم کو دیتے تو آپ لوگوں کے منتخب ہونے کا ہمیں کیا فائدہ ہو گا تو جناب اپنے اس سلسلے میں بالکل یہ گزارش کرتا ہوں سب ساتھیوں سے کہ اس کا مطالعہ کریں میں نے جو باتیں کی ہیں یہ کوئی حقیقت رکھتی ہے تو پھر اس کو مخالفانہ انداز اور تنقیدی انداز سے نہ دیکھیں بلکہ اس کو ایک دوست اور ایک بھائی کے انداز سے دیکھیں اور اس بجٹ کی یہ خایی یہ گھبہ جو انہوں نے کر رکھا ہے یہ بجٹ سے نکالیں تاکہ بلوچستان کے عوام کی بہتری کے لئے کچھ کیا جائے بہت سے ان کے لئے امکانات پیدا کریں۔ تو جناب اپنے اس کے علاوہ میں اس سلسلہ پر آتا ہوں کہ امن و امان کے لئے اس بجٹ میں جو اتنی خطیر رقم خرچ ہوتی ہے اس امن و امان پر اور آپ تو جناب اپنے آپ بتائیں کہ اتنی خطیر رقم خرچ ہوتی ہے کوئی امن و امان نہیں لیکن اب بتائیں کہ اس میں چوتھا حصہ بھی امن و امان موجود ہے کوئی امن و امان نہیں لیکن اب میں یہ کہتا ہوں کہ اب بلوچستان میں اگر کچھ امن و امان قائم ہوئی ہے تو وہ بھی ایک ارب چوڑیں کروڑ سے نہیں ہوتی ہے پسلے بھی میں یہ کہ چکا تھا کہ بلوچستان کے عوام کی شرافت ہے یا وہاں افغانستان میں جو طالبان کی حکومت قائم ہوئی ہے اس حوالے سے ہمارے صوبے پر بہت اثرات مرتب ہوئے جب کوئی چور اور ڈاکو کو وہاں رہنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تو اب ہمارے صوبے میں کچھ بہتری آئے گی یہ ہماری وجہ سے نہیں نہ

ہمارے اس خلیفہ قم کی وجہ سے بلکہ بلوچستان کی اس سرحد پر یا سرحد سے میران شاہ سے والبندین تک وہاں جو حکومت قائم ہوئی وہاں جن لوگوں کی حکومت قائم ہوئی اس وجہ سے ہمارے بلوچستان پر بھی کچھ بہتر اثرات مرتب ہوئے ہیں تو جناب اپنے میں یہ گزارش کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھیوں نے کچھ اس قسم کی باشیں کیں کہ ہماری یہ خامیاں ہیں یہ قوموں کے اور فلاں کے حقوق کے تعین وغیرہ میں ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ صحیح ہے ان کا بھی ایک نقطہ نظر ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ خامیاں جو ہوتی ہیں نہ ہمارا امن و امان بحال ہوتا ہے نہ کروشن ختم ہو سکتی ہے نہ ہم کسی پر قابو پاسکتے ہیں تو یہ ساری خامیاں نظام کی ہوتی ہیں جب تک نظام یہاں درست نہیں ہوتا جب تک اسلامی نظام یہاں قائم نہیں ہو گا۔ اس وقت تک ہم کسی چیز پر قابو نہیں پاسکتے ہیں نہ ہم چوری پر قابو پاسکتے ہیں نہ ہم امن و امان بحال کر سکتے ہیں آج تو ہم نے ایک ارب چوبیں کروڑ روپے رکھے ہیں اگر ہم دو تین ارب روپے رکھیں تو بھی یہی حال ہو گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب اپنے اگر ان چیزوں پر اور اس ناکامیوں پر ہمیں قابو پانا ہے تو یہاں نظام کی تبدیلی ضروری ہے اور نظام میں تبدیلی لانے کے لئے ہم یہ ایوان تخدیہ ہو کر اس طرح نظام لاسکتے ہیں کہ اس نظام میں کوئی ایک دوسرے پر دست دراز نہیں ہو سکتے ہیں اور ایک دوسرے پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کریں گے جناب اپنے ساتھیوں نے کہا کہ بلوچ اور پشتون اور فلاں فلاں کے حق تعین نہیں ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اگر اس حوالے سے دیکھا جائے کہ مظلوموں کے حق کا تعین نہیں ہے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر نام سے کسی کو یہ حق ملتا ہے اور کسی کا پیٹ بھرا ہے اور کسی کی پیاس ختم ہوتی ہے تو پشتون کا اگر پشتونستان کا نام نہیں ہے تو آج سے ان کے لئے پشتونستان کا نام رکھ دیں تو پھر کیا تمہارے کردار کر سکتے ہیں لیکن کیا کر سکتے ہیں اگر بلوچوں کو آج اپنا نام حاصل ہے اپنا نام ان کا ہے یعنی بلوچستانی سے تو پھر کر سکتے ہیں تو بلوچوں میں اس طرح اپریا نہیں ہے بلوچوں میں اس طرح علاقے نہیں ہیں کہ اب تک وہ زندگی کی

بنیادی سولیات سے محروم ہیں بھلی اور آہنگی سے محروم ہیں یعنی زندگی کی جتنی بھی بنیادی سولیات ہیں ان سے محروم ہیں تو کیا اگر نام سے کچھ حاصل ہوتا اگر نام سے کسی کام سلسلہ حل ہوتا تو اب بلوچوں کو بلوچستانی کا اعزاز حاصل ہے بلوچستانی کا نام حاصل ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسئلے کا حل یہ نہیں ہے اگر آپ بلوچ علاقے میں جائیں تو میں آج بھی یہ کہتا ہوں اس ایوان کے سامنے کہ جتنی پسمندگی بلوچ ملاقوں میں ہے پشوون ایریا میں اتنی پسمندگی نہیں ہے تو یہ اس وجہ سے نہیں کہ ہمیں نام حاصل نہیں اس کو یہ نام حاصل ہے بلکہ ہم میں یہ ہونا چاہئے.....

**جناب ڈپٹی ایسپیکر :** مولانا صاحب آپ کو بولتے ہوئے میں منٹ ہو گئے ہیں باقی معزز مبران نے بھی بولنا ہے آپ مختصر کریں اپنی تقریر کو۔

**مولانا عبدالواسع :** تو جناب ایسپیکر ہمیں نظام کی تبدیل کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہماری زندگی میں وہ نظام آجائے تاکہ کوئی ایک دوسرے پر دست دراز نہ کر سکے کوئی ظالم کوئی مظلوم پر ظلم نہ کر سکے تو ہمیں اس نظام کی ضرورت ہے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے جناب ایسپیکر اس خواہی سے کہ بحث سے میرے اپنے حلقت کے خواہی سے اس بحث میں کچھ عرض کروں گا کہ جناب ایسپیکر اس بحث میں نہ پہچلنے بحث میں میرا حلقة جو انتخاب ہے قلعہ سیف اللہ جو بلوچستان کا سب سے پسمندہ ضلع ہے اس کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے وہاں جناب ایسپیکر لوگوں کا یہ حال ہے کہ پینے کا پانی یعنی پیتاوی ایک علاقہ ہے وہاں پینے کا پانی نہیں ہے گائے کتے اور انسان ایک تالاب سے پینتے ہیں اور وہ تالاب بھی پارشوں سے بھر جاتا ہے تو جناب ایسپیکر وہاں پانی مہیا کرنے کے لئے جو میں نے کسی مرتبہ اے ڈی پی میں اسے شامل کیا اور مجھ سے پہلے مولانا عصمت اللہ صاحب نے شامل کیا تھا لیکن وہ سارے اے ڈی پی سے نکال دیا گیا ہے اور ان کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے پہلے سال کچھ رقم رکھی گئی تھی پیتاوی ووڈ گئی دولت زمی کے لئے وہ بھی خرچ نہیں ہوا اس مرتبہ ختم ہو گیا اس مرتبہ اے ڈی پی میں

بھی نہیں ڈالا ہے وہاں دو تین روڑز تھے وہ روڑ پسلے اے ڈی پی میں تھے اور اس دفعہ  
اے ڈی پی سے نکال دیئے ہیں ان گونج کی مد میں ان کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی  
ہے اور اسی طرح اگر وہاں تعلیم کی حالت کو دیکھا جائے پانچ چھ سیل پر آپ کو ایک  
پرائمری اسکول نہیں ملے گا اس مرتبہ نہ پچھلے سال میرے حلقة کو ایک پرائمری اسکول دیا  
گیا اور نہ اس مرتبہ میرے حلقة کو دیا گیا ہے تو جناب اپنیکر سحت کے حوالے سے اگر  
دیکھا جائے تو ہمارا ضلع قلعہ سیف اللہ وہاں آپ جائیں ادویات تو نہیں پہنچائے کے  
لئے ڈاکٹر آپ پیدا نہیں کر سکتے ہیں اور نہ کوئی گولی وہاں ہوتی ہے کہ آپ اپرو گولی کسی  
کو دے دیں جناب اپنیکر یہ تمام زندگی کی جو سویات ہیں میرا حلقة اس سے محروم ہے  
اس حوالے سے ایک اور اسکیم کی نشاندہی کروں گا کہ پچھلے سال اے ڈی پی میں میرا  
حلقة مسلم باغ کا شہر ہے شرکے لئے چالیس لاکھ روپے نکای آب کے لئے پچھلے سال کے  
اے ڈی پی میں رکھا گیا تھا لیکن ایک پائی بھی خرچ نہیں اس مرتبہ سات لاکھ روپے تھے  
اس دفعہ نہ کوئی اسکیم میں ڈالا گیا ہے نہ اے ڈی پی میں نہ ان کے لئے کچھ رقم رکھی گئی  
ہے اس حوالے سے اگر اسی طرح انتقامی کارروائی ہو کیا میرا حلقة اور علاقہ یہ بلوچستان  
میں نہیں ہے یہ بلوچستان کا حصہ نہیں اگرچہ میں حزب اختلاف میں ہوں تو یہ ان گونج  
اسکیم میں نہیں ہے ان گونج میں ساری اسکیمیں شامل کی گئی ہیں لیکن میرے حلقة کی  
ساری اسکیمیں نکالے گئے ہیں میں وزیر خزانہ صاحب اور قائد الیوان کے نوش میں لانا  
چاہتا ہوں کہ میرے حلقة کے ساتھ یہ امتیازی سلوک ہو کیا جا رہا ہے یہ ختم کرنے کی میں  
ان سے گزارش کرتا ہوں جناب اپنیکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ختم کرنے سے پہلے  
حسب سابق اس دفعہ بھی تمام اسکیم کے ملازمین بی اینڈ آر کے ملازمین اور ڈسینسوی  
اٹاف جو اجلاس کے دوران یہاں کام کرتے ہیں ان کے لئے ایک ماہ کی بونس تنخواہ کا  
اعلان کیا جائے جناب اپنیکر اس پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور تمام معزز ارکین کا  
شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا عبدالواسع صاحب کے بعد جناب حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب کو تقریر کی دعوت دیتا ہوں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر سماجی بہبود) :** بسم اللہ الرحمن الرحيم  
 جناب اسپیکر میں سب سے پہلے آپ اور قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ  
 لوگ واک آؤٹ ختم کر کے اسیلی میں آئے ہیں۔ جناب اسپیکر ہم لوگ اس دن شش و  
 بیج میں پڑ گئے تھے اور میں رات کو سوچتا رہا کہ ہم نے کہاں غلطی کی ہوئی ہے میں کافی  
 عرصہ سے اس ایوان میں بیٹھا چلا آ رہا ہوں اور یہ پہلا بجت تھا جو عوامی نمائندوں نے  
 بنایا ہے لیکن میں شش و بیج میں اس لئے رہا اس بجت میں کیا خامی ہے کہ اپوزیشن ساتھی  
 اور اپوزیشن ساتھیوں نے اس پر واک آؤٹ کیا۔ کہ وہ اس بجت میں شرکت نہیں کر  
 رہے ہیں۔ اس کے متعلق میں ایک مثال ذیتا ہوں ہم لوگ سبی میلے گئے تھے وہاں پر  
 ایک شیٹ کے سامنے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ کہ رہا تھا کہ اگر آپ اس شیٹ کے اندر  
 دیکھیں گے تو تب بھی آپ پیشان ہوں گے اور نہیں دیکھیں گے تو بھی پیشان ہوں  
 گے۔ اگر یہ اجلاس میں والپس نہیں آتے تو یقیناً ہم پیشان ہوتے۔ کہ ہم نے کونسی  
 غلطی کی ہے۔ شاید ہم کو لوگ نہیں بخشیں گے جب وہ اجلاس میں آئے تو قائد حزب  
 اختلاف نے اپنی تقریر کا آغاز کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ تقدیم برائے تقدیم ہے اور کچھ نہیں  
 ہے یہ واک آؤٹ کسی اور مقصد کے لئے ہوا ہے یہ بجت پر نہیں ہوا ہے۔ جناب اسپیکر میں  
 یہ ثابت کروں گا اخترینگ صاحب تقاریر کے بڑے مقرر ہے وہ چار آنے کی غلطی  
 پر چار دن تقریر کر سکتا ہے میری طرح نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بجت میں ایک پیے  
 کی غلطی نہیں نکالی ہے۔ جو انہوں نے ذکر کئے ہیں میں اس کی طرف بھی آؤں گا تفصیل  
 سے ہتا دوں گا انہوں نے اس بجت پر کچھ نہیں کیا انہوں نے اس بجت کو سٹڈی نہیں کیا۔  
 اور نہ ہی اس بجت کو دیکھا نہیں ہے۔ انہوں نے صرف تقدیم برائے تقدیم کی ہے۔ اور  
 وہاں سے انٹا فون پر آواز آئی ہے یا فون کے ذریعے اطلاع ملی ہے اسیلی سے واک

آوٹ کر دیا۔ میں مانتا ہوں کہ یہ انسانوں سے ہوتا ہے ہر انسان میں ایک کمال ہوتا ہے کسی کو اللہ تعالیٰ تقریر کا کمال دیتا ہے کسی کو اللہ تعالیٰ وحی کا کمال دیتا ہے کسی کو اللہ تعالیٰ مسجد کا کمال دیتا ہے۔ مولانا پاری صاحب دوسرے علماء ہیں وہاں پر زیادہ جاتے ہیں۔ اور کس کو کرپشن کی توفیق دیتے ہیں جناب اسکیکر قائد حزب اختلاف نے ایجوکیشن کا ذکر کیا ہے اور صحت کا ذکر کیا ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ صحت کے ملکے کے لئے ایک کروڑ ۸۳ لاکھ رکھے گئے ہیں۔ اور جناب ۵۷ منصوبے ہیں جن پر ابھی سے کام جاری ہے جس میں ڈپنسریاں ہیں دوسری چیزوں ہیں۔ یہ سک ہیلتھ بھی ہیں۔ مسلم باغ میں مولانا واسع صاحب نہیں تھے۔ وہ افغانستان میں تھے ان کی نمائندگی میں نے کی تھی۔ جناب مسلم باغ کے ہسپتال کو اپ گریڈ کیا ہے۔ قلعہ سیف اللہ کے یہ سک ہیلتھ یونٹ کو اس بجٹ میں اپ گریڈ کیا گیا ہے اگر وہ پشتوں خواہ والا اس پر دعویٰ نہ کرے وہ اس زمانے میں کوئی اور ہاتھیں کرتا تھا وہ بھی آج کل ڈولپنٹ کی طرف آئے ہیں۔ اس لئے قائد حزب اختلاف نے ایجوکیشن کے متعلق کہا تھا کہ فذذ نہیں رکھے ہیں میں اس کو اس کی تفصیل تا دوں گا جناب والا یہ پلا سال ہے جو میں نے یہاں دیکھا ہے صوبہ بلوجستان میں پانچ کالج رکھے گئے ہیں۔ جس میں ایک مسلم باغ ہے جس کا ہمارے دوست دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کو کہا ہے شاید وزیر اعلیٰ صاحب یہ بھول گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں اس کی اے ڈی پی کمیٹی کے لئے نامزد کیا تھا لیکن یہ میں نے رکھوایا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)

ایک ساتھی نے اعتراض کیا ہے کہ اس نے اپنے علاقے میں کوئی اسکول نہیں بنایا ہے۔ جناب جب میں اپنے اسکولوں کی فہرست بتاؤں گا تو آپ تھک جائیں گے آپ تین سال بعد بھی ہمارے مقام تک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کیا بات کرتے ہیں پشتوں خواہ تو آج آیا ہے۔ میں وہ شخص ہوں ٹوب ڈوب ڈوب ڈوب کی قرارداد بھی شروع میں نے کی میں نے ہی پاس کرائی تھی۔ (ڈیک بجائے گئے)

آج پشتوں خواہ والے اس کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ صرف باتیں کرتے ہیں۔ اس میں ایک ہمارا عزیز بھی ہے۔ دور کا عزیز رشتہ دار ہے۔ وہ عثمان کاڑ ہے وہ سرگزہ ہے۔ بالکل ہمارا عزیز ہے۔ اس کو ایس اینڈھی اے ڈی کی گاڑی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب دے رکھی ہے اور اسے میرے خلاف لگادیا ہے کہ نواب ایاز صاحب نے یہ کیا۔ حاجی صاحب نے یہ کیا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ نواب ایاز میرا بہت نزدیکی رشتہ دار ہے اور بہت اچھا آدمی ہے میں اس کا احترام کرتا ہوں لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ وہ اس کو بدنام کر رہا ہے اس لئے کر رہا ہے کہ یوروکرنسی کو معلوم ہے کہ کس نے ڈالوایا ہے۔ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ پشتوں خواہ کی پارٹی ایک کالج سے زیادہ لے جاتی ہے میں کس کی نام لگاتا۔ یہ پشتوں خواہ نے ڈالا ہے۔ جناب والا اب میں انجوکیشن کی طرف دوبارہ آتا ہوں جس کی بات اندر صاحب نے کی ہے یہ پلا سال ہے کہ انہوں نے ٹھیکانے اسکول کو ہائی کا درجہ دیا ہے وہ باون 52 ہیں بلوجستان میں۔ آپ نے کبھی پہلے دیکھا ہے کہ 52 ہائی اسکول پہلے بلوجستان میں کبھی اپ گرید ہوئے ہیں۔ آپ نے بالکل بجٹ دیکھا نہیں ہے۔ آپ نے کیسے بات کی ہے۔ جناب والا۔ میں بتاتا ہوں کہ پرانگی سے کتنے اسکولوں کو ٹھیکانے دیا گیا ہے۔ وہ سڑا اسکول ہیں۔ جو اس اے ڈی پی میں ہیں۔ میرا خیال ہے بلوجستان کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ سڑا اسکول ڈالے گئے ہیں۔ یہ عوام کے اسکول ہیں یہ یوروکرنسی کے نہیں ہیں۔ یہ سڑا اسکول جو کہ بلوجستان میں 26 چھیس اخلاق ہیں تو ہر ضلع میں یہ حصہ پہنچتا ہے۔ جناب والا نئے اسکول دو سو ہیں میں سمجھتا ہوں یہ بلوجستان کے 26 اخلاق کے لئے بہت کافی ہے۔ 26 اخلاق میں دو سو نئے اسکول کھوں دیں تو بہت بڑی بات ہے۔

اور لڑکیوں کے یعنی طالبات کے 120 ہیں یہ پہلے آپ نے کسی بجٹ میں نہیں دیکھا ہوا گزشتہ سال جب آپ نے واک آؤٹ نہیں کیا اس بجٹ میں ایک بھی نہیں تھا جہاں اس بلوجستان میں چھیس اخلاق ہیں اس سے پہلے کسی ضلع میں ڈی او آفس نہیں تھا اس

سال اکیس ڈی او آفس رکھے گئے ہیں۔ اور ایس ڈی او کے آفس اٹھائیں ہیں بلڈنگ کے اضافی کمرے دو سو بیس ہیں آپ کس طرح کہتے ہیں کہ انجوکیشن میں کچھ نہیں ہے اگر آپ نے سب کو نہیں دیکھا ہے تو یہ ہم لوگوں کی ذمہ داری نہیں بنتی ہے یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے جناب اضافی ہال کمرے ہو بنتے ہیں وہ سو ہیں مرمت پر اسکو لوں کی وہ پانچ سو پہپاں ہے نوٹل اس انجوکیشن کے لئے پیسے نہیں رکھیں گے ہیں آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ انجوکیشن کے لئے پیسے نہیں رکھے گئے ہیں اگر آپ بحث میں خالی کالنے کی کوش کرتے تھے مجت کرتے تھے تو آج ہم لوگ جواب بھی دیتے ہیں تو اس بحث کو مشان قرار دیتا ہوں۔ (ڈیک بجائے گئے)

اور اس بحث پر ہمارے وزیر اعلیٰ مکی صاحب نے ایک سکھی تھکیل ڈی تھی یہ سرا ان کے سر ہے کیونکہ یہ عوامی نمائندوں کی سکھی تھی اور اس سکھی کے سربراہ جام محمد یوسف صاحب تھے جو روز میٹنگ کرتے تھے یا ان کے بعد عطا جعفر صاحب تھے جنہوں نے بیس سے زیادہ میٹنگ کئے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان میں یہ لوگ نہیں آتے تھے جناب کچھ لوگ کام پر یقین رکھتے ہیں کچھ لوگ تقریروں پر یقین رکھتے ہیں ہم پر یقین رکھتا ہے تقریروں پر یقین نہیں رکھتا تقریب ہم غلط کرتے ہیں صحیح کرتے ہیں میں کام پر یقین رکھتا ہوں اگر یہ عوام کے مخلص ہوتے تو اس بحث میں کوئی بھی غیر حاضری نہیں کرتا میں جب بھی میٹنگ میں جاتا تھا۔ تو وہاں غرف دو چار آتے تھے حالانکہ اچھی سکھی وزیر اعلیٰ صاحب نے بھائی تھی یہ پہلا بحث ہے جو کہ عوامی نمائندوں نے بنایا ہے جناب بھلی کے سکیز میں جو کہ وفاقی حکومت کا سبھیکٹ ہے اس کا صوبے کے ساتھ تعلق بھی نہیں ہے اس کے لئے صوبائی اے ڈی پی کی میں تین کروڑ رکھے گئے ہیں اسی طرح روڈ کے لئے اور ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے رقم رکھی گئی ہے صرف پی ایچ ای میں ۶۹ کروڑ رکھے گئے ہیں اگر اس بحث میں کم رقم دی گئی ہیں تو صرف مسجدوں اور مدرسوں کو کم رقم دی گئی ہیں۔ یہ ہماری بد بختنی ہے اس کے لئے صرف میں ہوں جو کہ بست میں اس

کے لئے روتا ہوں لیکن پھر بھی اس سال مسجدوں کے لئے بیس لاکھ رکھے گئے ہیں  
سارے بلوچستان کے لئے صرف ستر سو ہزار روپے بنتے ہیں اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ  
صاحب نے ریکویٹ کرتا ہوں اس کو کچھ اور بڑھادیں۔ یہ مسجد ہمارے پیور و کسی نے  
سمجھا ہے کہ یہ عوام کا کام ہے بھائی یہ عوام کا کیوں کام ہے عام اگر مسجد بنائیں گے۔  
مدرسہ نمائیں گے تو وہ اسکول بھی نہ سکتے ہیں۔ میں تو یہ کرتا ہوں کہ یہ اسلامی ملک ہے  
اور مسلمانوں کا ملک ہے ہر ایک آتا ہے وہ دعویٰ تو کرتا ہے اسلام کے لئے مگر عمل نہیں  
کرتا ہے محل کے ضرورت ہے مدرسون کے لئے اصل رقم ہونی چاہئے مدرسے کو گلے  
جائیں جو سیاست سے بالکل پاک ہوں سعودی عرب جائیں تمام مساجد حکومت بنا رہی  
ہے انہوں نے صرف مرمت کے لئے بیس لاکھ رکھے ہیں خیریہ تو مولانا صاحب حکومت  
میں نہیں آتے ورنہ وہ ہماری مدد تو کرتے دوسرا بات اپوزیشن نے کہی کہ پریم کو نسل  
بناؤ پڑھ نہیں کیا کیا بناؤ اور کینٹ کا سائیز کم کرو بے شک میں مانتا ہوں کینٹ میں تھے  
چھ ممبر جمیعت کے تھے چھ چھ کے وزیر کیوں آپ نے اس وقت قرآنی نہیں دی کہ کم  
کر لیتے کہ ہم تین کافی ہو جائے یہ بدنتی ہے بدنتی سے کما جا رہا ہے۔ اگر نیت خلصانہ  
ہوں تو یقیناً "آپ ہمارے ساتھ ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں جب ہم نے ان کی رائے  
کو دیکھایہ خلصانہ نہ تھی پریم کو نسل بناؤ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب حاجی صاحب آپ کو بولتے ہوئے بیس منٹ ہو گئے  
ہیں اور بھی مقررین نے تقاریر کرنی ہے اب آپ مختصر کریں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی :** جناب اسپیکر پریم کو نسل بنایا کیا تھا کس نے پریم  
کو نسل پر عمل کیا آپ کی طبیعت خراب تھی آپ نے بجٹ کو بھی نہیں دیکھا اور بجٹ

کے لئے تو آپ نے پہلے سے طے کر کے رکھا تھا کہ ہم ہائیکٹ کریں گے جیسے آپ نے کیا اور آپ کو میلی فون آیا۔ میں اب ڈاکٹر گلیم اللہ کی طرف آتا ہوں کل ڈاکٹر صاحب نے بڑی لمبی اچھی تقریر کی قوموں کا تشخض اور قوموں کے حقوق میں یہ کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب میں ہاتھ پر عمل نہیں کرتا ہوں میں عمل پر یقین رکھتا ہوں آپ کام دکھاؤ یہاں پر تو صرف ایجوکیشن میں پوشیں تھیں اور جب نے اسکول کھلیں گے تو پوشیں بھی آئیں گی ڈاکٹر صاحب کے منہ میں ایک زیرے کا دانہ ڈالا گیا تو وہ چپ ہو کر بیٹھ گئے اور کسی حقوق کا دعویٰ نہیں کیا۔ میں پہلے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گیا کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ وہاں قلعہ سیف اللہ لورالائی اور ڈوب میں اکتوبر قوم ہیں لیکن قومیت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب نے چین میں چار لڑکے بھرتی کئے اور چپ بیٹھ گئے ہمارے ساتھ بے انسانی ہوئی ہے اس میں مولانا صاحب کا ساتھ دیتا ہوں کہ حق حق ہوتا ہے اگر ہم بلوچ پنجاب کی بات کرتے ہیں تو ہم کو گھر میں بھی حساب کرنا ہو گا ہمیں جلتے میں بھی بات کرنی ہو گی۔

جانب والا میں پیسوں کا نمائندہ نہیں ہوں۔ میں یقین دلاتا ہوں میں قوم کا نمائندہ ہوں میں نے کبھی کلاشکوف پر ووٹ حاصل نہیں کئے ہیں میں نے شرافت پر ووٹ حاصل کئے میں نے پیسوں کے زور پر ووٹ حاصل نہیں کئے میں پہلی دفعہ منتخب نہیں ہوا ہوں کہ لوگ فلٹ ہو گئے ہیں میں نے چہ ایکشن لڑے ہیں میں نے چہ ایکشن جیتے ہیں اور سات لڑے ہیں ایک ایکشن میں اپنی قوم کی وجہ سے ہار گیا اس میں بلدیات اور صوبائی اسیبلی کے جیتے اس طرح میں نے ٹوٹی سات ایکشن لڑے ہیں میں قوم کا نمائندہ ہوں صرف بدختی یہ ہے یا آپ ہماری اسے بدختی سمجھیں کہ ہمارے وزراء صاحبان بھی

علاقوں کے دورہ نہیں کرتے ہیں گو کہ ان کے پاس اچھے بھگے ہیں ان کی ذمہ داری کے بھگے ہیں اگر ڈاکٹر مالک صاحب ٹوب کا دورہ کرتے تو یقیناً "انہیں پتہ چلتا تھا کہ وہاں پر کون کو نی قوم آباد ہے یہاں پر صرف ایک آدمی کو دیکھا جب لست سمجھتے ہیں تو وہ بھی اپرول دیتے ہیں میں اس کے خلاف ہوں۔ ان کے اور بھگہ ناموں کا میں احترام کرتا ہوں آج میں غصہ میں آیا تھا اور سارا مسئلہ بیان کر دتا لیکن کچھ دیر ہو گئی اور اس میں ڈیلے ہو گیا۔ ورنہ میں بتایا، میں صرف ڈاکٹر صاحب کو یہ بتاتا ہوں کہ اس میں ہماری امداد کریں آپ حق نہیں مانتے ہیں اگر آپ حق مانتے تو حق جو بڑا ہو یا چھوٹا ہو حق حق کو کہتے ہیں چاہے آپ اس پر ایک سوئی کے برابر ظلم کریں یا ایک لکڑی کے برابر ظلم کسی کے ساتھ کریں۔ ظلم تو ظلم ہے حق تو حق ہے آپ کون سے حق کی باتیں کرتے ہیں کہ اگر آپ حق کی باتیں کرتے ہیں تو آپ ہمارا ساتھ دو وہاں پر تو آپ سو بیان دیتے ہیں کہ کافی ہم نے منظور کیا ہے یہاں پر جب بات آجائی ہے حقیقت کی۔ وہاں کا کڑ بھی ہیں اور قوم بھی وہاں رہتی ہے ٹوب میں اکثریت قوم کس کی ہے وہ ہے ستر خیل قوم جس میں عبداللہ زنی ہے اس میں مردان زنی سارے رہتے ہیں۔ تو آپ نے کبھی یہ دیکھا ہے کہ یہ پچاس آدمی ٹوب میں لگے ہیں۔ ایک ڈی سی کی بات میں نہیں کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی میں تعریف بھی کرتا ہوں۔ یہ بہت ایماندار آدمی ہیں لیکن پتہ نہیں اسے یہاں پر اسے کیا ہو گیا۔ اگر اس کی کوئی اور خامی ہوتی میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان میں پیسوں کا لالج نہیں ہے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے یہ پسیے بالکل نہیں کھاتے جو میرے علم میں ہے میں اس فکور پر یقین سے کہتا ہوں کہ یہ صاف سحرآدمی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ صرف صاف سحرآہونے کی بات نہیں چلتی انصاف بھی ہونی چاہئے۔ وہاں پر لیویز ہے۔ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ میں ایک دن چیف نسٹر کے پاس گیا تھا کہ یہ ڈی سی ٹرانسفر کریں یہ ڈی سی کام نہیں کر رہا ہے فلاں بات ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ ذرا چھوڑیں میں فلاں قوم سے فیصلہ کرو ادؤں گا۔ پھر میں انہیں ٹرانسفر

کردوں گا میں افسوس کی بات کرتا ہوں ٹوب کا ذی سی تھا تو جعفرخان صاحب نے کہا تھا کہ میں مندوخیلوں والا فیصلہ ذی سی سے کروادوں گا پھر اسے ٹرانسفر کرتے ہیں کیا مندو خیل، مسلمان خیل ہمارے رشتہ دار نہیں ہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہیں انصاف، ہم انصاف چاہتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر :** جناب حاجی صاحب آپ کو بولتے ہوئے تمیں منٹ ہو گئے ہیں آپ اپنی تقریر ختم کریں۔

**محمد شاہ مردان زیلی وزیر :** جناب والا میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ دیکھیں قبائلی مسلکوں میں بہت سی چیزیں تجھیہ ہو جاتی ہیں معمولی چیزیں۔ میں جعفرخان صاحب کا بھی احترام کرتا ہوں لیکن وہ دوست کے ساتھ دوست نہیں رہتے اس نے کل مجھے بہت سارے لوگوں کے سامنے کہا کہ آپ سے بھی لوگ ناراض ہیں مجھ سے کوئی اسکم پر ناراض ہو گا میں سب کو اسکیمیں تو نہیں پہنچا سکتا ہوں کوئی ہمارا سیاسی مخالف ہو گا اور اس پر ناراض ہو گا ورنہ اور کوئی بالکل نہیں ہو گا انہوں نے ایک کنوں دیا تھا اس پر تین قتل ہوئے کیا یہاں پر جو عوام ہڑتا لیں کر رہے ہیں روڈ پر نکل رہے ہیں یہ صرف ایک ٹیکسی کے لوگ تھے جو انہوں نے میخترا کا روڈ بلاک کیا تھا چار دن سے لوگ کمرے ہوئے تھے ملبوشیاء کے ذریعے اس روڈ کو کلیئر کیا اور کشف نے اور لیویز کی ایجنٹی نے وعدہ کیا اور پھر انہوں نے چھوڑا تو کیا کل یہ مسئلہ آگئے نہیں آ سکتا ہے۔ میں اور تو کچھ نہیں کہنا چاہتا ہوں۔ میں ڈاکٹر صاحب کا یہ دعویٰ غلط قرار دیتا ہوں۔ (آوازیں کونسے ڈاکٹر ڈاکٹر کلیم اللہ وہ جو حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تشخض کا دعویٰ کرتا ہے وہ پیتوں کا دعویٰ کرتا ہے نہ وہ پیتوں کا نمائندہ ہیں نہ وہ تشخض مانگتے وہ صرف اور صرف اخبار پر یقین رکھتے ہیں کہ ہماری یہ بات اخبار میں آجائے کہ ڈاکٹر صاحب نے اسیبلی میں یہ بات کی ہے اگر وہ واقعی ایمانداری سے کام کرتے ہیں تو وہ میرا ساتھ دیں میرے ساتھ حقوق کی جگہ لیں تو میں دیکھتا ہوں کہ ہم کیسے حقوق حاصل نہیں کرتے

ہیں اور پشتوں قوم کے لئے آپ کے ساتھ جاتا ہوں اور میں یہ کسی چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ تو انھیں۔ اگر بے انصافی ہوئی ہے اور اگر نہیں ہوئی تو پھر آپ کے منہ کی میں ایک ذرا سی بات آپ نے باہت کو بھی چھوڑ دیا مجھے بھی چھوڑ دیا اور قلعہ سیف اللہ کو بھی چھوڑ دیا آپ نے ساری قوم کو چھوڑ دیا۔ پھنانوں میں سزہر خیل سب سے بڑی قوم ہے۔ (آپس میں باقی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** اگر حقوق کی بات ہے تو چاہے کاڑ کے ہوں یا شتریا ہزار کی ہوں جناب والا۔ باقی تو بہت ہیں اب میں حج پر آتا ہوں یہ وزیر اعلیٰ صاحب نے آج مجھے خراب کیا۔ میں اسے یہیں چھوڑ دوں گا۔ میں حج پر آتا ہوں جناب والا۔ میں حج پر گیا تھا جب ہم وہاں حج کے لئے گئے تو میں نے دیکھا کہ لوگ وہاں پر روڑ پر چھوڑ کر چلے گئے۔ کیوں؟ پندرہ سو تھریال صرف کعبہ شریف میں اکوڈیشن کے انہوں نے لئے وہاں پر لوگوں اور حید خان صاحب نے بھی نہ ہو گا، مگل زمان صاحب نے بھی نہ ہو گا میں قسم سے کہتا ہوں میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں لوگ کہتے ہیں کہ پیسے سارے زرداری لے گیا۔ جب ہم نے منی میں حاجی یکپ کا دورہ کیا کیمپوں میں ہم گھستے ایک حاجی نے پوچھا کون آ رہا ہے انہوں نے جواب دیا حج کا نظر آ رہا ہے اس نے کا کہ خورشید احمد شاہ پھر اس نے کہا کہ اس نے تو ہمارا سارا خون چوسا ہے اسے اندر لے آؤ تاکہ اسے کوئی چپل وغیرہ ماریں میں تو چھپ ہو گیا اور میں نے کہا کہ میں تو وزیر وغیرہ نہیں ہوں۔ (لہجہ) میں تو ویسے ہی ان کے ساتھ ہوں ورنہ وہ لوگ مجھے بھی مارتے تھے جناب والا لوگوں کا مکان نہیں ملا یہ اول کون لے گیا مجھے پڑھ نہیں ہے زرداری لے گیا یا کوئی اور خورشید احمد شاہ کا بھی انہوں نے بتایا کہ وہ پیسے لے گیا ہے۔

**میر محمد صادق - عمرانی :** جناب والا وہ بحث سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** حاجی صاحب آپ نے بہت نام لیا ہے۔ کافی مقررین ہیں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی :** جناب والا یہ ہمارا اسلامی سلسلہ ہے۔ میں یہ کہنا

چاہتا ہوں اور میرے کئے کام مقصود یہ ہے کہ گورنمنٹ پر بار بار یہ ملکم لگ رہا ہے چاہے آصف زرداری ہو چاہے میں ہوں چاہے نواز شریف ہو تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ حاجی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیں وہ خود اپنی اکاؤنٹین کابنڈوبست کرے۔ انہیں ان کی مرضی پر کیوں نہیں چھوڑ سکتے ہیں یہ کون سی بڑی بات ہے۔ جبکہ سب دنیا نے حاجج کو اپنی مرضی پر چھوڑا ہوا ہے۔ تو ہماری کیا انتہست ہے کہ ہم ان کے پیچے بھاگ رہے ہیں کہ ہم تمہارا بندوبست کریں گے ہم تمہارا بندوبست کریں گے۔ آپ حاجج کو ان کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیں۔ جو اپنا بندوبست خود کرتا ہے وہ تھا کہ اپنا بندوبست خود کرے گا اگر وہ خود نہیں کرتا ہے تو تھا کہ گورنمنٹ ان کا بندوبست کرے گی۔

جناب والا حج کے دو مسئلے ہیں۔ اس کا مجھے ذکر کرنا چاہئے ابھی مجھے یاد آیا ہے حج پر لیدز جو ہیں وہ بغیر حرم کے نہیں جاسکتی۔ ہمارے لوگ جن کو توجہ کا پتہ نہیں ہے وہ تو مسلمان کی گھرپیدا ہوئے ان کو پھر بھی مسلمانوں کا پتہ بھی نہیں ہے اخا نہیں تاریخ کو لیدز کے لئے نکٹ کیا گیا۔ اور پہنچن تاریخ کو اس کے مرد کا نکٹ دیا گیا۔ یہاں پر ہم لوگ پریشان ہو جاتے ہیں کہ بھائی یہ کیا ہے آپ کو یہ مسئلہ بھی معلوم ہے کہ وہ بغیر حرم کے کوئی خاتون نہیں جاسکتی پھر آپ نے اس کو کیسے الگ الگ کیا ہے حج کے موقع پر تو پینک والوں کو بھی رینگ دینی چاہئے۔ میرے پاس ایک آدمی آیا تھا پینک والے نے وہ فارم بھرا تھا۔ جس میں کلی مینگل چانگی، ضلع ٹوپ درج تھا۔ اب کلی مینگل کدھر ہے چانگی کدھر ہے ضلع ٹوپ کماں ہے یہ پینک والے نے جلدی جلدی فارم بھرا تھا یہ انہوں نے لکھا ہے تو میں اس کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پینک کے عملے کو بھی رینگ دینی چاہئے کہ وہ کس طرح سے فارم بھریں.....

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب والا آپ نے ان کو تین بار وارنگ دی ہے وہ نہیں بیٹھ رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** حاجی صاحب آپ کی تقریر کافی لمبی ہو گئی ہے آپ اپنی

تقریر کو مختصر کریں۔ ختم کریں ہاتی کافی مقررین نے بولنا ہے۔ آپ تقریر کو ختم کر لیں۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی : جناب والا اپنے حلقة کی بات تو بہت ضروری ہے لوگ مجھے وہاں نہیں چھوڑیں گے۔ جب ہم وہاں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ کی اسکیمیں نہیں بھی ہیں۔ آپ کوئی اچھا منصوبہ نہیں لائے ہیں یہ وفاقی حکومت کہتی ہے۔ میں اپنے پہمانہ علاقے کے لئے نہ سہا کے ایک اسکیم بنوائی تھی جس پر بارہ تینہ لاکھ روپے خرچ بھی ہوئے تھے وہ تین کروڑ روپے کا چیک ڈیم تھا۔ وہ ڈیم دس ہزار ایکڑ زمین سیراب کر سکتا تھا۔ اور جب جام محمد یوسف صاحب وہاں پر تھے تو انہوں نے اعلان بھی کر دیا تھا کہ یہ اسکیم منظور ہو گئی ہے جب ہیلپز پارٹی کی حکومت آئی تو یہ غائب ہو گیا۔ وہاں پر کاکڑ خراسان مال مویشیوں اور بھیڑوں کا علاقہ ہے سارے پاکستان کو ہمارا بلوجستان گوشت پلاٹی کرتا ہے کیا وہاں پر مرکلہ کے لئے تو کافی انتظامات ہو سکتے ہیں۔ سندھ میں ہو سکتے ہیں کیا یہاں پر بلوجستان کے ایسے علاقوں کے لئے جیسے دشت ہے۔ جیسا کاکڑ خراسان ہے۔ موئی خیل ہے وہاں پر یہ اسکیمیں نہیں بن سکتی ہیں۔ کہ چھوٹے چھوٹے ڈیم بنانا کر دیئے جائیں۔ مال مویشی کے لئے ہوں۔ اور نسل افزائی کے لئے کوئی منصوبہ ہوں۔ یہ کوئی نہیں ہوا۔ جناب والا۔ میں اپوزیشن سے بھی بات کرتا ہوں یہ مجھے بھول گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حقوق۔ میں اس مسئلے پر آیا تھا لیکن بھول گیا۔ بالکل میں آپ کو حقوق دینے کے لئے تیار ہوں میں آپ کو سپورٹ دیتا ہوں آپ کے ساتھ ہوتا ہوں لیکن جب ہیلپز پروگرام آتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا اکیلا ہے میں ہیلپز پارٹی کا ہوں۔ وہ کیسے۔ آپ کی ہیلپز پارٹی کے تو ہمارے علاقے میں دو آدمی نہیں آپ وہاں کیسے نامزد کرتے ہیں۔ آپ نے ایک ڈسٹرکٹ کو تین تین کروڑ روپے سو شل ایکشن پروگرام کے لئے دیا ہے۔ آپ نے یہ کس کو دیا ہے اگر انصاف کی بات ہے تو یہاں پر آپ نہیں ملنا چاہئے اس لئے کہ آپ کو تو وفاقی حکومت فائز دے رہی ہے یا آپ مجھے بھی اس سے شیر دے دیں۔ میں اس سے شیر دے دوں گا۔ برابر ہو جائیں

گے۔ انصاف بھی ہو جائے گا انصاف کے قضاۓ بھی پورے ہو جائیں گے۔ اور ساتھی بھی بن جائیں گے۔ اگر آپ اس کو اکیلا لے جاتا ہے وہ کسی نہ بھی آپ لے جاتا ہے۔ اور فہریز بھی آپ لے جاتا ہے۔ اور جناب والا وہ جونقد والا ہے بیت المال وہ بھی لے جاتا ہے۔ نقد ہے میرے پاس ایک آدمی آیا تھا کہ مجھے اسکیم دے دو۔ میں نے کیا بولا کوئی اچھا والا اسکیم چاہو کوئی دیم سیم۔ کوئی واٹر سپلائی کما کہ نہیں نہیں۔ کوئی نقد والا تسلیم ہزار روپے والا اسکیم۔ میں نے کہا یہ تو ہم نہیں کر سکتے ہیں تسلیم ہزار روپے والا اسکیم کیسے دے دیں۔ اب وہ میں نقد والا بیت المال والا اسکیم کا بات کرتا ہوں۔ جو زکوٰۃ فہد سے لیا ہے۔ اور تقسیم پہنچ پارٹی والے کرتے ہیں یہ کیوں ہے۔؟ میں یقین سے کہتا ہوں اور پرنس والوں سے بھی کہتا ہوں کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے یہ زکوٰۃ نہیں ہے۔ جو کوئی شخص زکوٰۃ کے پیسے پینک سے کٹوائے ہر شخص کو دو بارہ اپنا زکوٰۃ دینا ہو گا۔ اس لئے کہ زکوٰۃ ایک سیاسی رشوت نہیں بنانا یا جاسکتا ہے۔ زکوٰۃ مستحق لوگوں کا ہے جو سب سے غریب ہوں سب سے نادار ہوں یہ ان لوگوں کا حق ہے۔ لیکن آج کل زکوٰۃ سیاسی رشوت بنا دیا گیا ہے یہ کونا انصاف ہے۔ یہ آپ میں سے کوئی شخص مجھے تادے کہ آپ کس فورم پر بھی ہوادیں۔ کہ یہ زکوٰۃ کے پیسے آپ کے پاس کیسے آئے ہیں۔

وہ ذمہ دار ہے تھے ان کو چیزیں نہیں مل رہا تھا۔ پھر میں نے دیا کہ یہ فی الحال آپ کی پارٹی کا چیزیں ہو جائے۔ پرواہ نہیں ہے وقتن طور پر یہ ہو جائے پھر ایکشی میں دیکھیں گے۔ آپ یہ سوچتے نہیں۔ کہ آپ ایسے تو ایکشی نہیں جیت سکتے۔ وقتن طور گزارہ کر لیتے ہیں سب بدل جاتے ہیں۔ آپ نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے عوام کے ساتھ کیا ہے۔ یہ عوام کا پیسہ ہے۔ یہ وفاقی حکومت کے پیسے نہیں ہیں۔ یہ زکوٰۃ ہم لوگوں کے پیسے سے بنا ہے۔ یہ صرف غریب لوگوں کا حق ہے۔ یہ غریب نادار لوگوں کو دینا چاہئے۔ کس پالیسی کے مطابق دینی چاہئے۔ مجھے بے شک نہ دیں اس گورنمنٹ کے حوالے کر دیں آپ کی اسکیم تو گراڈ پر کچھ نہیں ہے۔ جو پہنچ پروگرام تھا۔ 1989ء

میں یہاں پر نواب اکبر بھٹی صاحب نے اسے بند کر دیا تھا۔ پھر وہ اس کے چیک سکھر سے کیش کرتے تھے۔ ہمارے علاقوں میں انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپے دینتے۔ میں حلقیہ طور پر کہتا ہوں کہ وہاں پر ایک ٹریکٹر پھر کی ٹالی نہیں ڈالی گئی تھی وہاں پر کوئی نام و نشان بھی نہیں تھا۔ آج آپ میپلز پر گرام کی ایک اسکیم بھی گراڈنڈ پر ہتا دیں۔

میں آپ کے ساتھ تربت سے لے کر کاٹر خراسان تک جانا چاہتا ہوں۔ اور اگر میرے ساتھ کوئی جانا چاہتا ہے میں سب اپوزیشن کو لیتا ہوں پس تو خواہ سمیت۔ کہ میں اپنے حلے میں کتنے اسکول ہمارتا ہوں میں کتنے پسک ہیلتھ یونٹ کھونے۔ میں نے کتنے روڑ دیئے۔ دیگر کام بھی بتاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے جرات سے کام کیا ہے میں اس کو شاباش دینا چاہتا ہوں۔ اگر حقوق ہیں تو سب کے حقوق کے لئے انصاف کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر :** حاجی صاحب آپ اپنی تقریر کو ختم کریں۔ دیگر بارہ مقررین نے بھی تقریر کرنی ہے۔ حاجی صاحب رات کے ہارہ نج جائیں گے آپ کو پیشنا پڑے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

**حاجی محمد شاہ مزادان زی** : جناب والا آخر میں پر لیں والوں کے جو حکومت اشتخار دیتی ہے وہ پڑھا دیں تاکہ وہ صحیح نما سند گی اور میں سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اگر میرے منہ سے کوئی ایسا لفظ لکلا ہو تو میں مذدرت چاہتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر :** حاجی محمد شاہ مزادان زی کے بعد ڈاکٹر سردار محمد حسین صاحب کو دعوت تقریر دیتا ہوں ڈاکٹر صاحب مختصر کریں کافی مقررین نے تقاریر کرنی ہیں۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین :** جناب اسپلیکر ہمارے صوبائی خزانہ نے اپنی تقریر میں وفاقی حکومت پر یہ الزام لگایا تھا کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جو آن گونگ اسکیم ہیں ان کے حوالے سے وہ پیسے دینے میں تأخیر کر رہے ہیں جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک میکنیکل مسئلہ ہے اس کے لئے طریقہ کار کیا ہوتا ہے جب بھی وفاق کی طرف سے ایک منسوبے کے لئے پیسے دینے جاتے ہیں ان پیسوں کے لئے ان کے استعمال کے لئے

طیقہ کاریہ ہوتا ہے کہ جب بھی جوں کامیاب نزدیک ہوتا ہے یا تو یہ پیسے lapse کے جاتے ہیں یا دوسری صورت میں یہ پیسے پی اینڈ ڈی یونائیٹڈ کو سرندر Surrender کے جاتے ہیں میرے خیال میں وفاقی حکومت کی طرف سے اسی کوئی بات نہیں آپ بے شک اپنے طور پر معلومات کر لیں جہاں تک بولان میڈیکل کالج کی بات ہے وفاقی حکومت نے حال ہی میں جتنے پیسے دیئے صوبائی وزیر خزانہ کو اس کا علم ہے یہندک پروجیکٹ کے لئے وفاقی حکومت نے جتنے پیسے دیئے وہ بھی ہمارے معزز رکن کو معلوم ہے لیکن انہوں نے اس بات کو اپنے سیاسی حوالے سے وفاق پر ایک الزام لگایا تو میں کم از کم ان کو اس ایوان میں کہنے کا جائز ہوں کہ وہ اس قسم کے اختلافات مخالفت یا الزامات آئندہ کے لئے نہیں لگائیں۔ جہاں تک آپ کو پتہ ہے کہ وفاقی حکومت نے وفاقی بحث کے حوالے سے آئی ایم ایف نے مرکز یا وزیر اعظم پر بہت کوشش کی کہ وہ اس مرتبہ باعیسیں ارب روپے کا تیکس لگوائیں یہ ہمارے وزیر اعظم کی سمجھداری ہو شیاری یا دلیری سمجھیں انہوں نے اس بوجھ کو عوام پر لانے کی کوشش نہیں کی انہوں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ یہ بوجھ عوام پر آجائے۔ انہوں نے اس پروگرام کو اپنے حوالے سے اخھایا ان کی بھی کوشش ہے کہ ملک اقتصادی حوالے سے ترقی کرے جناب اپنے آپ کو معلوم ہے۔ کہ غیر ملکی قرضے ہم پر کتنے ہیں اس مرتبہ پہلی بار وفاق نے بہت زیادہ غیر ملکی قرضے واپس کئے میرے خیال میں ہماری حکومت کی ایک بہت کامیابی کا نیک ٹکون ہے۔ اس مختصر حصے میں پونے دو سال میں ہمارا ملک اقتصادی حوالے سے آگے جا رہا ہے میرے خیال میں یہ ہمارے لئے ایک بڑی کامیابی ہے جہاں تک پیپلزور کس پروگرام کی بات میرے دوستوں نے کیا جاتا ہے پیپلزور کس پروگرام ایک آدمی کے لئے نہیں ہوتا ہے ایک شخص کے لئے نہیں ہوتا ہے پیپلزور کس پروگرام بلوچستان کے لئے ہوتا ہے باقی صوبوں کے لئے ہوتا ہے اگر مرکز بلوچستان کی ترقی کے لئے مختلف ذرائع میں پیپلزور کس پروگرام کے حوالے سے کوئی فائدہ ٹھاکرتا ہے تو میرے خیال میں ہمارے دوستوں کو اس سے خوشی

ہونا چاہئے یہاں کیا صورتحال ہے ہم لوگوں نے جو پیپلزورس پروگرام کے حوالے سے جتنے ہپتا لیں دیئے ہیں جتنے اسکول دیئے ہیں جتنے واٹر سپلائی اسکیمیت دیئے ہیں ہماری صوبائی حکومت نے سختی سے آرڈر پاس کیا کہ ان اسکولوں کا ان ہپتا لوں اور ان واٹر سپلائی اسکیمیت کو لیتا نہیں چاہئے اس وجہ سے جو بھی کنسٹرکشن ہوئی ہے یہ ضائع ہو رہا ہے جناب ایمیکر کیا یہ اسکیمیت ہم لوگوں نے اپنی ذات کے لئے استعمال کئے ہیں یا ہم نے پلک کے لئے استعمال کئے اگر پلک نے ہمیں روٹ دے کے اس ایوان میں بھیجا ہے تو انہوں نے یہی سوچ کر بھیجا ہے کہ ہم ان کے لئے ترقیاتی کام کریں ہم ان کے لئے اجتماعی کام کریں آج ہمارے ٹریوری ہنجزوں والے جموروں کی بات کرتے ہیں جناب جموروں کیاں گئی یہ جموروں ہے کہ ایک علاقہ جس میں گورنمنٹ نہیں ہے ..... ہم اپنے پیپلزورس پروگرام گورنمنٹ کے لئے خرچ کر رہے ہیں اور آپ کی طرف سے اس قسم کے انسٹرکھنزوں ہیں تو کیا یہ ملک ترقی کر سکتا ہے جناب ایمیکر آج قائد ہایوان یہاں تشریف رکھے ہوئے ہیں میں ان سے پہ پوچھتا ہوں کہ جب ان کی حکومت بن گئی ان کی حکومت کو دو مینے کا عرصہ گزر چکا تھا ان کی ایک وزٹ کمران کی ہو گئی لیکن بد تعمیق سمجھو یا خوش تعمیق ان کی ایک وزٹ میرے حلقہ تحصیل پسند میں ہوئی روٹ یہی تھا وہ مجبور تھے پسند میں ایک Delegation نے ان سے ملاقات کی انہوں نے اس سے ایک درخواست کی کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کا علاقہ بست و سعی ہے پسند تھصیل کا علاقہ دو سو میل اس کی لمبائی ہے پسند سے ساٹھ میل Towards Panjgur ایک علاقہ جس کو کہتے ہیں ہاگ۔ ہاگ کے لئے لوگوں نے ان سے درخواست کی کہ جناب یہ بست و سعی علاقہ ہے اس کو ایک سب تحصیل یا تحصیل کنٹرول نہیں کر سکتا ہے اسی لئے آئے دن ڈاکے ہوتے ہیں آئے دن قتل و غارت ہوتی ہے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے ہاگ کے ایک وفد نے ملاقات کی جس کی سر کردگی میں نے کی وزیر اعلیٰ صاحب سے ایک ہی درخواست کی گئی کہ آپ ہاگ کو سب تحصیل کا درجہ دیں ہمارے محترم وزیر اعلیٰ

صاحب نے لوگوں کے سامنے اعلان کیا یہ بات اخباروں میں الی لیکن مجھے آج اس ایوان کے سامنے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک پونے دو سال میں وہ سب تحصیل نہیں جناب اپنیکروہ سب تحصیل کیوں منظور نہیں ہوئی وہ اس لئے منظور نہیں ہوئی کہ خاران ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے میں ہوں اور میرا تعلق اپوزیشن سے ہے کہاں گئی جمیوریت کماں مجھے وزیر اعلیٰ کے پیانات کماں مجھے لوگوں کے سامنے اعتراف کیا۔ معلوم یہ ہوا کہ جب بھی کیس وہ یہ اعلیٰ کے سامنے گیا انہوں نے اس پر لکھا کہ Please discuss by Please pending میں دیا آپ اس صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں ایک سب تحصیل کے لئے لوگوں کو میری وجہ سے نقصان دیتے ہو لوگوں کا قصور یعنی ہے کہ میں اپوزیشن میں ہوں میرے خیال میں یہ جمیوریت نہیں ہے اس کو جمیوریت نہیں کہتے ہیں آپ یہ نہیں سمجھیں کہ آگز میں آج اپوزیشن میں ہوں اور میری وجہ سے ایک ڈسٹرکٹ کو Ignore کر رہے ہو اک اپنے طور پر Pending میں رکھا رہے ہو۔ تو کیا یہ معاشرہ آپ کو صحیح کے گا کیا آپ اپنے Statement میں رکھا اس سب تحصیل کے لئے جب انہوں نے اخباری Statement دیا جب انہوں نے وہاں پر لوگوں کے ساتھ اعتراف کیا اس کے لئے رینجمنڈ پارٹی نے نوٹیفیکیشن کیا اب ایک نائب تحصیلدار وہاں پر بیٹھا ہوا ہے لیکن لیوریز کی کوئی اپو انٹشمنٹ نہیں ہوئی ہے کیونکہ Peon,Clerk کی کوئی اپو انٹشمنٹ نہیں لیکن جب معلوم کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے لکھا ہے کہ Please Discuss جناب اگر آپ جمیوریت چاہتے ہو آپ اپوزیشن سے تعاون چاہتے ہو آپ اپوزیشن سے رذاداری چاہتے ہو۔ رواداری ایک ہاتھ سے نہیں ہوتی ہے۔ بہرہاں وقت کی بات ہے آپ برسر اقتدار ہیں آپ وزیر اعلیٰ ہیں آپ کے پاس اختیارات ہیں آپ جائز کریں ناجائز کریں لیکن آپ بمحیثت ایک Gentleman Educated بمحیثت Stand لیتے ہیں۔ آپ کا اچھا Gentleman ہو آپ جو بات کہتے ہیں اس پر اشیفہ

ایک موقف ہے آپ کس سے بلیک میل نہیں ہوتے ہو تو ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہاں گئی یہ باتیں اس کا مقصد ہے کہ آپ مجھ سے ذاتیات کر رہے ہیں مجھ سے انتقام لے رہے ہیں اگر آپ مجھے اپنے مقابلے کا آدمی سمجھتے ہیں کہ میں ایم پی اے ہوں آپ وزیر اعلیٰ ہیں بے شک آپ انتقام لے لیں میں نے ایک استشنا کشتر کی بات کی آپ یقین کریں میرا وہ استشنا کشتر ڈالنے والا پھر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے عرب کے ..... ابوظہبی کے شیخوں کے جو نمائندے ہیں ان کے ذریعے سے اس استشنا کشتر کا ڈالنے کیا حالانکہ وہ اے سی ایماندار ہے میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا Recently دو میئنے پہلے اس اے سی کی وجہ سے یہ چور پکڑے گئے یہ ڈاکو پکڑے گئے اس اے سی نے پانچ دن اتنی محنت کی کہ میرے خیال میں بلوچستان کی تاریخ میں آج تک بلوچستان کے کسی انتظامیہ کے آفسرنے اتنی محنت کی ہو گئی لیکن مجھے افسوس ہے وزیر اعلیٰ صاحب پر کہ انہوں نے ابوظہبی کے شیخوں کے نمائندے کے کھنپ پر اس آفسر کو واپس ڈالنے کیا آیا میں ایک ایم پی اے ہوں میرا اتنا حق نہیں ہے کہ میں اپنے علاقے میں ایک اے سی - ایک ڈی سی کے اپوانشنٹ کے لئے آپ سے Request کر لوں بہر حال یہ میرے اختلافات ہیں یہ میرے سوالات ہیں میں نے آج ایوان کے سامنے وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے خود پیش کئے گئے وہ یہ نہ کہیں کہ بھی مجھے اس چیز کا علم نہیں تھا جماں تک لاءِ اپنڈ آرڈر کا تعلق ہے آپ کو پوچھے ہے کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے آئے دن ..... میں آج اس ایوان میں گئوں گا آپ صرف خاران ڈسٹرکٹ کے کمسنڈر یعنی پر اپر خاران ناؤن کے - خاران ناؤن میں کم از کم سو سے زیادہ چوری اسی ناؤن میں ہوئے ہیں - میں تحصیل کی بات نہیں کر رہا ہوں میں باقی تحصیل کی بات نہیں کر رہا ہوں پر اپر ناؤن کی بات کر رہا ہوں یہ کیوں ہو رہا ہے یہ کس کی وجہ سے ہو رہا ہے کیوں اس پر کنٹرول نہیں کیا جا رہا ہے جس چیز کے لئے ہمارے صوبے کو ضرورت ہے ہمارے صوبے کے لئے نار کو نکس کا مسئلہ ہے نار کو نکس کی وجہ سے آج جو بھی صورتحال ہے جو بھی حکومت

ہے وہ غیر ملکیم ہیں اسی نار کو نکس کی وجہ سے ہمارے صوبائی بجٹ میں نار کو نکس کے لئے صرف چھتیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں کیا ہم لاے اینڈ آرڈر کا مسئلہ ختم کر سکتے ہیں کیا اس سے لاے اینڈ آرڈر کا مسئلہ ختم ہو سکتا ہے جو ملک کے لئے ایک کینسر کا مسئلہ ہے جو ملک کے لئے کینسر کا وجود رکھتا ہے جس سے سیاسی حکومتیں ختم ہوتی ہیں ہم اس کے لئے نہیں سوچتے ہیں اور لاے اینڈ آرڈر کے لئے اتنے پیسے رکھتے ہیں لاے اینڈ آرڈر کے لئے بارہ سو بیالیس ملین روپے رکھے گئے ہیں لیکن نار کو نکس کے لئے چھتیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اگر وہ اپوزیشن کو اعتماد میں لیتے اگر وہ ہمارے ساتھ مینگ کرتے ضروری نہیں کہ وہ *Hundred Percent* ہمارے کرنے پا جاتے لیکن ہمیں بھی حق حاصل ہے ہمیں بھی لوگوں نے دوڑ دیا ہے ہم بھی اس ایوان کے مجرم ہیں بہتر حال جو لاے اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا جتنے پیسے رکھے گئے کس لئے رکھے گئے غلط کیوں رکھے گئے ہیں نے آج ایوان کے سامنے پیش کی ہے۔ جب تک آب رسانی کا مسئلہ ہے ایک ٹیوب دیل کے لئے پانچ لاکھ روپے رکھتے ہیں اور ایک ٹیوب دیل سے کم از کم پانچ چھ آدمی مستفید ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے نان ڈولپمنٹ فڈ کے حوالے سے ایک وزیر کے لئے چینتیس لاکھ روپے کی گاڑی خریدی جاتی ہے اگر ہمارے وزراء کی تعداد کم ہوتی اور یہ نان ڈولپمنٹ پیسے اتنے زیادہ خرچ نہیں ہوتے اور آب رسانی کے حوالے سے ہم مختلف اخلاع میں لوگوں کو دیتے جس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا آیا یہ ایک اچھی بات نہیں تھی آیا ہم اس بجٹ کو اچھا بجٹ کر سکتے ہیں۔ جس میں لوگوں کے فائدے کی بات نہیں ہے ہم اس ایوان میں آئے ہیں لوگوں کی وجہ سے عوام کی وجہ سے عوام نے ہمیں نہیں کہا ہے کہ آپ اپنی ذات کے لئے ادھر جا کر بات کریں آپ گاڑی خریدیں آپ بنگلوں میں رہیں آپ عیش و عشرت کریں۔ جہاں تک مری میں بلوچستان ہاؤس کی بات ہے آپ مجھے بتائیں کہ بلوچستان کا کون سا غریب مری جاتا ہے۔ کون سے غریب کو مری میں جانے کی ضرورت پڑتی ہے کیا ہم ایم پی ایز یا ہم مشرز مری میں بلوچستان ہاؤس کے حوالے سے

ایک فیصلہ جو ہم نے کیا ہے کیا پہ ایک اچھا فیصلہ ہے کیا ہم نے یہ بجٹ اس جیز کے لئے رکھا ہے یہ ایک اچھا قدم ہے میرے خیال میں یہ سرا سر غلط ہے اگر ہم اپنی ذات بیکے لئے اپنی مراعات کے لئے سوچتے ہیں تو پھر ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ یہ بجٹ صرف اور صرف مشرز یا ایم پی ایز کے لئے ہے میرے خیال میں ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے جناب اسٹیکر آپ کو پڑھے ہے کہ آج سے چھ مینے پہلے قائد ایوان نے سارے مشرز کو دو لاکھ روپے جج کے لئے دیئے تھے عمرہ کے لئے دیئے تھے جناب اگر یہ دو لاکھ روپے غریبوں کے لئے خرچ ہوتے مشرز کے پاس اتنے اختیارات ہیں اتنے وسائل ہیں اتنی Salary ہے اتنا ان کا گمراہ کرایہ ہے اتنے ٹیلی فون کے پیسے ہیں کہ وہ اپنے پیسے سے عمرہ کے لئے جا سکتے ہیں لیکن انہوں نے سیاسی حوالے سے ان کو دو لاکھ روپے اس لئے دیئے کہ وہ خوش ہو جائیں میرے خیال میں اگر آپ قرعہ اندازی کرتے یہ دو لاکھ روپے اگر آپ غریبوں کو دے دیتے تو وہ آپ کے لئے دعا کرتے آپ کے لئے شاید آخرت کے لئے یہ کام آتا۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر :** ڈاکٹر صاحب میں منٹ ہوئے ہیں آپ کی تقریب کو ڈاکٹر سردار محمد حسین : جناب اسٹیکر آپ نے باقی ساتھیوں کو چھوڑا ہے اس سے پہلے بھی میں فیصلہ ہوا ہے کہ بجٹ اجلاس کے لئے جو بھی بات کرنا چاہئے ہیں ان کو حق حاصل ہے۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر :** جناب آپ کے باقی ساتھی بھی بولیں گے مولاانا باری صاحب بولیں گے آپ زر اعف کریں پلیز۔

**ڈاکٹر سردار محمد حسین :** اچھا جہاں تک بجٹ میں صحت اور تعلیم کی بات ہے صحت اور تعلیم کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں میرے خیال میں وہ کافی ہیں میں اس جیز کو Appreciate کرتا ہوں کہ یہ پیسے کافی ہیں لیکن بشرطیکہ یہ پیسے صحیح استعمال ہوں۔ جناب اسٹیکر آج میں اس ایوان کو کہوں گا آپ پچھلے سال کا بجٹ دیکھیں اس سال کا

بجٹ دیکھیں خاران ڈسٹرکٹ میں نہ بچھلے سال کوئی ہپنال ملا ہے نہ اس سال کو ہپنال  
ملا ہے خاران ڈسٹرکٹ کونہ بچھلے سال کوئی وہنروی اشاف ملا ہے نہ اس سال ملا ہے  
خاران ڈسٹرکٹ کونہ بچھلے سال کوئی واٹر پلائی ملا ہے نہ اس سال ملا ہے۔ ہم جوان ہیں  
کہ جب بھی کوئی بجٹ پیش ہوتا ہے کہتے ہیں کہ جناب یہ پیے ان گو ٹنگ On going  
کے لئے ہیں ابھی اس بات کی آپ معلومات کریں کہ آن گو ٹنگ اسکیمیت کماں کے  
لئے ہیں۔ آن گو ٹنگ اسکیمیت نشر صاحبان کے لئے ہیں ان کے Constituency  
کے لئے ہیں وہ ایک دفعہ آن گو ٹنگ کے حوالے سے پیے خرچ کرتے ہیں میرے خیال  
میں دس سال تک On going.....On going.....On going.....On going.....On going.....  
ہمارے ڈسٹرکٹ میں آن گو ٹنگ نہیں ہیں تو پھر ہم لوگ کیا کریں آپ کیوں ہمارے لئے  
ایسا بجٹ پیش نہیں کرتے ہیں کوئی ایسی اسکیمیت کیوں سامنے نہیں رکھتے ہیں تاکہ وہ  
بھی ہمارے ڈسٹرکٹ کے لئے ہو۔ آج میں اس ایوان میں کوئی گاہ خاران ڈسٹرکٹ نظر  
انداز ہوا ہے سراسر نظر انداز ہوا ہے بچھلے سال اور سال دونوں کو باقی ڈسٹرکٹس کے  
ساتھ Compare کریں ٹھیک ہے اگر وہ میرے ساتھ ذاتیات کرتے ہیں تو کریں اس  
میں کوئی حرج نہیں لیکن میں آج اس ایوان کے سامنے حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ جناب  
اپنے باتیں بہت ہوئیں اور میں آپ کے کہنے کے لئے مطابق اپنی Speech ختم کرتا  
ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب سردار محمد حسین کے بعد ڈاکٹر عبد المالک صاحب کو  
دعوت تقریر دیتا ہوں۔

**ڈاکٹر عبد المالک (وزیر تعلیم) :** جناب اسپیکر صاحب میں سب سے پہلے  
فائل نشر جناب جعفر خان مندوخیل صاحب اور سینٹر نشری، اینڈ ڈی جام صاحب اور  
فائل کے دوستوں کو مبارک ہاد پیش کرتا ہوں جن لوگوں نے یہ بجٹ بنایا اور اس بجٹ  
کے بارے میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں۔

کسی زین کو گزار نہ کر سکے  
 کچھ کار کم تو کر گئے گزرنے جدہ سے ہم  
 شاید یہ بلوچستان کی انقلابی تبدیلیوں کا بحث نہ بنے لیکن شاید کچھ بچوں کو اسکوں کچھ  
 لوگوں کو پسروں اور کچھ لوگوں کو واڑ پلائی میسا۔ کر سکیں بحث ہمیشہ معاشی منصوبہ بندی  
 کو کرتے ہیں اور لفظ معاشیات یا آکنامک سے لٹلا ہے جس کا مطلب گھر بار ہوتا ہے یا اس  
 کے انتظام کو سنجھانا ہوتا ہے اور اس گھر بار کو بنانے کی خاطر بابا آدم نے اللہ تعالیٰ کی  
 حکم عدوی کر کے جنت کو خیر بار کہا اور اس خوبصورت دنیا کو بسالیا اور شکر ہے کہ بابا آدم  
 نے یہ غلطی کی اور یہ خوبصورت دنیا بس گئی اور آج اگر ہمیں پتہ ہو کہ جنت میں حور اور  
 شراب طورہ ملے گی پھر بھی میں کم از کم مرنے کے لئے تیار نہیں ہوں مولوی صاحب کا  
 مجھے پتہ نہیں ہے جناب اپنے صاحب پیسہ کا تقسیم برا Complicated مسئلہ ہے جیسے  
 کسی نے کہا "اے زر تو خدا نیستی لیکن بخدا۔ لیکن ستار عیوبی و قاضی الحاجات"۔ یہ زر  
 شروع دن سے کیونٹی اور کیون زم سے لے کر ترقی یافتہ سرمایہ داری تک اس کی تقسیم  
 بنیادی تفاصیر ہی ہے۔ افلاطون، ریکارڈو، آدم سمعتہ اور کارل مارکس نے اس تفاصیل کو  
 بنیادی طور پر اپنی فلسفیانیہ بحث کو بنیاد بنا کر اس کو ڈسکس کیا ہے لیکن بد قسمی سے  
 پاکستان میں شروع دن سے ہی اس تقسیم زر کا جو فارمولہ تھا اس کو کچھ مخصوص لوگوں  
 نے اپنے حوالے سے ہی رکھا جس کا سبب آج پاکستان میں معاشی بحرانوں کی ٹھیک میں رہا  
 ہے اس لئے کہ یہاں معاشی بحران اس لئے ہے کہ یہاں کبھی بھی سیاسی احکام نہیں رہا  
 ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم جیخ پکار رہے ہیں صحیح سے لگے ہوئے ہیں اپوزیشن کے  
 دوست ٹریوری کے دوست بنیادی مسئلہ اس وقت جو کہ پاکستان میں کل بھی تھا آج بھی  
 ہے کہ یہاں اسٹبلشمنٹ نے جو ڈکشنری میں اس کا مطلب ایک مفبود با اختیار گروہ کا  
 معنی رکھتی ہے اس نے کبھی بھی عوام کی بالادستی کو قبول نہیں کیا ہے اور آج پاکستان میں  
 قوموں کے حقوق کا مسئلہ ہو یا معاشی تقسیم کا مسئلہ ہو یہ اس وقت تک حل نہیں ہو گا

جب تک پاکستان میں پارلیمنٹ میں عوام کی بالادستی کے حصول کو اسٹیبلشمنٹ ایکسپٹ نہیں کرے اور اس کے لئے یہاں کی تمام پارٹیوں کو چاہئے کہ وہ اپوزیشن کی شکل میں ہو مسلم لیگ کی شکل میں ہو یا ہمپلز پارٹی کی شکل میں ہو ان کو مل بینہ کر اس مسئلے کو صحیح معنوں پر حل کرنا چاہئے جیسا کہ کل میرے دوست کچکول علی صاحب نے کہا کہ 73 کا آئین وہ خود پامال کرتے ہیں جو چیزیں ان کے حق میں نہیں وہ اس کو (اذان کے بعد) تو جناب اپنیکر صاحب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس ملک میں بنیادی مسئلے عوام کی بالادستی کی ہے اور وہ بالادستی آج تک قائم نہیں ہوئی ہے اس کے لئے یہاں اپوزیشن کو اور ٹریوری ٹھنڈھ کو مل بینہ کر پاکستان کی معاشی اور سیاسی مسائل کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے کہ کیا جس ملک کا 65 فیصد بجٹ دفاع اور قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہو رہا ہو اور جہاں تعلیم پر صرف 2 فیصد خرچ ہو تو کیا یہ ایک حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ ملک ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں کبھی بھی نہیں آج ملک کے حکمرانوں کو یہ بات فیصلہ کرنا ہو گا کہ ہم کب تک اپنی دفاع کو مضبوط کرنے کی بجائے تمام عوام الناس کو بھوکے اور پیاسے مروا دیں گے کیا آج کے حالت کا یہ تقاضا نہیں ہے ہم کیوں ہندوستان سے لڑنا چاہتے ہیں کیا ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ کشمیر ہے یا ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہاں کا غریب عوام ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں اپوزیشن اور ٹریوری کو یہاں کے سیاسی مسئللوں کا ازسرنو جائزہ لینا چاہئے کہ 73 کا آئین یہاں کے قوموں کی یہاں کے مظلوم عوام کے حقوق کی دفاع کر سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں نہیں آج یہاں پر ضرورت ہے کہ ہم سو شل کنٹیکٹ کے حوالے سے نئے آئین کے فارمولیشن کی طرف جائیں اور بلوچستان کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں کیا ان کا ازالہ ایک خوبصورت چاہئے ہمپلز پارٹی کی حکومت ہو چاہے وہ نواز شریف کی حکومت ہو کہ جی ہم بلوچستان کو ترقی دینا چاہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہر ہمارے حکمران نے یہ بات کی ہے لیکن بلوچستان آج بھی وہی بلوچستان ہے آج ہمیں مرکز ایک چھوٹا سا معمولی سلاس کا گلزار دیتا ہے اس پر ہم لڑ رہے ہیں بلوچ

کہتے ہیں کہ پشتون لے گئے پشتون کہتے ہیں بلوچ لے کے گئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اصل مسئلہ اصل مال وہاں پر رکھا ہوا ہے جس نے ہماری زندگیوں کو برپا کی ہے بلوچستان کو پسمندہ کر رکھا ہے وہ تو اصل حکمران ہے جو بلوچستان کی سوئی گیس کو یہاں کے مانیہنوز کو لوٹ کے لئے جا رہے ہیں اس میں کوئی تک نہیں کہ ہم نے باقی ضرور کی ہیں لیکن ہم نے جیسا کہ سچکول صاحب نے جیسا کہ کلیم اللہ صاحب نے کہا کہ ہم نے ایک ٹھوس سڑھجی نہیں بنائی ہے اب ضرورت ہے کہ ہم اپنی ان رائیش کی اسٹرگل کر کے ایوانوں تک پہنچا دیں چاہے وہ انٹرنس فورم ہو یا ہمارے پارلیمنٹ کے اندر ہو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہ ہماری بد قسمتی ہے یا ہماری خوش قسمتی ہے کہ لوگ جو ہے ہمیں ووٹ دیتے ہیں لیکن ہم لوگ ووٹ دینے کے قابل نہیں ہیں جیسے میں ایک تاریخی واقعہ عرض کرتا ہوں کہ چچل جب اپنے ایکشن کپین پر جا رہا تھا تو اس نے اپنے ایک جلے میں کہا کہ آپ مجھے ووٹ دیں تو ایک عورت نے اٹھ کر کہ دیا کہ میں آپ کی بجائے ابیش کو ووٹ دوں گی لیکن آپ کو ووٹ نہیں دوں گی میں شیطان کو ووٹ دوں گی تو چچل نے کہا کہ شیطان ایکشن نہیں لڑ رہا ہے لہذا آپ ضرور مجھے ووٹ دو گی یہ خود ایک الیہ ہے کہ ہم لوگوں کے معمولی سائل حل نہیں کر سکتے ہیں۔

یہ خود ایک سوال ہے کہ انڈر ڈیلب کثری ہے وہاں جسموری کی چھوٹیش خود ایک سوال ہے کہ انڈر ڈیلب کثری میں جہاں پر پیداوار 65 پرسنٹ دفاع پر جا رہا ہے وہاں عوام انس کے لئے کیا ہو سکتا ہے تو میں عرض کرتا چلوں کہ آج ہمیں بہت سی چیزوں کو از سرنو ان کا جائزہ لینے کے ضرورت ہے فاراگز امہل کیا سوئی گیس کے برابر تقسیم کے فارمولے پر اتفاق کرتے ہیں لیکن ڈویزیبل پل وہاں پر رکھا گیا ہے اگر سوئی گیس کی تقسیم میں ڈویلپمنٹ سرچارج کی تقسیم میں ہم سب بھائی بھائی ہیں تو آولٹیکسیز کلکٹ کرو اور اس کو بھی بھائی بھائی میں تقسیم کرو وہاں پر آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کو کاشن دوں گا جس کی دو سال سے کوئی ڈیوٹی نہیں ملی ہے اور آپ نے اس کو محدود کیا رکھا ہے

تمام ایتم ڈویڈ بیل پول بیچ بینہ ڈال دو اس کو برابر تقسیم کرو جتنا ہمیں ملے گا ہمارے سر  
آنکھوں پر لیکن جماں پیسہ ہے جہاں ترقی کی بات ہوتی ہے وہاں فیڈریشن اپنے پاس رکھتا  
ہے اور میں یہاں پر اس ایوان کے سامنے یہ عرض کرتا چلوں کہ آپ کے اختیارات  
ایڈمشنریو اٹانوی کوئی معنی نہیں رکھتے جب تک آپ کے پاس، فناشل اٹانوی نہ ہو  
آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں ہم صرف یہاں اپوزیشن کے دوست ہم پر تنقید  
کریں گے۔ ہم ان پر تنقید کریں گے۔ پتہ چلتا ہے مال ہی نہیں کچھ دیا ہی نہیں ہے یہاں  
پر میرے ساتھ بہت سے پروپوزل ہیں شاہد دوست بور ہو رہے ہیں میں اپنی تقریر منحصر  
کرتا ہوں صرف میں اپنے بارے میں شاہد میرے ہارے میں یا انجکیشن ڈیپارٹمنٹ کے  
ہارے میں دوستوں کو بہت اعتراضات ہو سکتے ہیں اپوزیشن اور ٹریڈری کو میں صرف اتنا  
عرض کرتا ہوں۔

شعر۔

کہ ہر داغ اس دل میں ہے  
بہ جز داغ ندامت

میں نے کوشش کی ہے کہ اس ندامت کے داغ کو شاید مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں  
شاید اعتراضات ہو سکتے ہیں مجھ پر لیکن میں نے کوشش کی ہے کہ ندامت کے داغ کو  
اپنے بے پرے رکھوں اور دوستوں نے جو اعتراضات کئے خاص طور پر نہمازے سردار  
حسین صاحب نے کہ ہسینہ کو کچھ نہیں دیا ہسینہ میرا بھی راستہ ہے میں کہتا ہوں جو اس  
فارم ٹومار کیت روہ ہسینہ کو دیا گیا ہے فارس ارب ٹو ہسینہ ہسینہ ٹوناگ اگر اس  
حکومت کی اہمیت یہ ہوتی کہ میں اپوزیشن و کلمائز کروں گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک  
اسکول سے ایک ہبتال سے ہزار گنا زیادہ بتر پرو جیکٹ ہے جو آپ کو ملا ہے اس سے  
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نے اپوزیشن کو کبھی اپوزیشن نہیں سمجھا ہے اور جماں تک  
ہو سکے جوان کے مسئلے ہیں ایڈمشنریو اون۔ کے ڈیٹیل میں نہیں جاوں گا اور بلوجستان کا جو

اس وقت برا مسئلہ میں سمجھتا ہوں جو ہمیں اس کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے وہ بیروزگاری ہے بیروزگاری کے مسئلے میں میرے ساتھ کچھ پروپوزل ہیں شاید وقت نہیں ہے کہ میں یہاں دے سکوں میں چیف مشر صاحب کو دے دوں گا اور بلوچستان کی بھسک اکاؤنٹی جو مائنائز اور ایگر لیکچر میں ہے حید خان صاحب نے اس کی تفصیل بتا دی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری پلانگ کی ڈائریکشن مائنائز اور ایگر لیکچر کی جانب ہونی چاہئے کیونکہ ہماری اکاؤنٹی یہی ہے بسکلی مشر فناں تو بیٹھے نہیں ہیں سینکریٹری فناں بیٹھے ہیں ایک عرض ہے کہ اسمبلی کی لاہبری کو صرف ایک لاکھ ملتے ہیں وہ بھی کٹ لگا کر 80 ہزار بن جاتے ہیں اور بچھلے سال میں تھوڑا آؤٹ ایئر جو ہے لاہبری میں ایک نئی کتاب بھی نہیں آئی ہے میں چیف مشر صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ کم از کم لاہبری کی بکس کے لئے ایک لاکھ اور دے دیں تاکہ نئی کتابیں آجائیں 80 ہزار صرف پہنچ پر چلا جاتا ہے میں آخر میں اپنے تمام دوستوں کا ملکوں ہوں اور اپوزیشن کے دوستوں کا بھی کہ وہ آئے اور یہاں پر مردان زئی کی تقریر کے بعد ویسے ہماری تقریر کی ضرورت نہیں تھی لیکن روپیتا ”ہمیں کہنا پڑی۔ تھیں یو دیری تھی

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** شکریہ ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر عبد المالک صاحب کی تقریر کے بعد میں جناب سلیم اکبر بھٹی صاحب کو دعوت تقریر دیتا ہوں۔

**نو بزادہ محمد سلیم اکبر بھٹی :** مسٹر اسپیکر وفاقی بجٹ کا اثر برآہ راست صوبے پر پڑتا ہے تھیں کا لگانا اور ان کی وصولی کی بھی ذمہ داری وفاق پر عائد ہوتی ہے وفاقی بجٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک دیوالیہ ہو چکا ہے بجٹ میں خسارہ ہی خسارہ کے سوا کچھ نہیں منگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے قوت خرید جواب دے چکی ہے مسائل روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں جس کا تمام بوجھ غریب کو برداشت کرنا پڑتا ہے وفاقی بجٹ میں صوبہ بلوچستان کے لئے جو رقم مخصوص کی گئی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے صوبے کے وسائل سوئی گیس اور اگر وفاق کے زیر کنٹرول ہے حالانکہ آئین کے تحت قوموں کو

اپنے وسائل اور قدرتی وسائل سے استفادہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے ہر مکروہ و فاقہ کی جانب سے ہمیں جو کچھ دیا جاتا ہے ہم بھیک نہیں اپنا حق مانگ رہے ہیں مسٹر اسٹینکر و فاقہ پہلے سے ہی پانچ سو ارب روپے ہمارا بلوچستان کا مفروض ہے اگر وہ ہمیں رقم دے دیں تو بلوچستان کی عوام کی تقدیر بدلتی ہے اور انہیں ان گنت وسائل سے نجات مل سکتا ہے ہر مکروہ و فاقہ حکومت بلوچستان کو ترقی کی راہ پر دیکھنا نہیں چاہتا پانچ سو ارب روپے قرض کی ادائیگی تو کجا اس دفعہ وفاقی بجٹ میں بلوچستان کو صرف چار ارب روپے دیئے گئے ہیں تین ارب روپے کی کٹوتی کی گئی ہے اس سے ظاہر ہے وفاق کی یہ خواہش ہے کہ بلوچستان پہمانہ رہے مسٹر اسٹینکر یہ بتانا ضروری ہے کہ توہین اپنے حقوق اور اختیارات سے کبھی دستبردار نہیں ہو سکتی ہر فیلڈ میں بلوچستان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا جائے ہے صوبے کو واپڈا کی جانب سے لوڈ شیڈنگ اور اس کے علاوہ کم وولٹیج نے یہاں پر چھوٹے زمینداروں کو کروڑوں روپے کا مفروض بنادیا ان کی فصلیں برپا ہو چکی ہیں ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ صوبے کو ان کے حقوق لے کر اپنا حق نماہندگی ادا کریں مسٹر اسٹینکر صوبائی بجٹ جس حالت میں بنایا گیا ہے اس کے متعلق صرف یہ کہوں گا کہ اس سے عوام کے وسائل کے حل میں کوئی پیش رفت دکھائی نہیں دیتی اس خطیر رقم سے وزیر یورو کریں کی تحریکیں ٹی اے ڈی اے اور موڑ گاڑیوں کے لئے پڑوں یہ شاید پورا ہو جائے حالانکہ صوبے میں ٹکر کس مزدور اور غریب طبقے کی حالت پر شان کن ہے ہر تالیں اور احتجاج عرصے سے جاری ہیں ان کی جائز ڈیمانڈ کو پورا کرنا حکومت کا فرض ہے مسٹر اسٹینکر اس کے متعلق میری تجویز ہے کہ کابینہ میں وزراء کی تعداد کم سے کم کی جائے کرپشن کو کنٹرول کیا جائے بڑی عائشان گاڑیوں کی خرید پر پابندی عائد کی جائے اس طرح غیر ترقیاتی اخراجات کم ہو جائیں گے اور ترقیاتی اسکیوں پر توجہ دی جائے گی اور سیکریٹریٹ اسٹاف کو ان کے جائز سیکریٹریٹ الاؤنس بھی دیا جائے گا اور ان کی بے چینی کا مدارک بھی ممکن ہو سکے گا اور بلوچستان کے عوام کو پینے کے لئے صاف

پانی بھی میر آجائے گا جو آج کل انہیں نصیب نہیں ہوتی۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** سلیم اکبر بھٹی صاحب کی تقریر کے بعد اب پندرہ منٹ کا وقہ دیا جاتا ہے۔

(دونج کر پانچ منٹ پر اجلاس ملتوی ہو گیا)

اجلاس دوبارہ دونج کر چالیس منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر شروع ہوا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** بحث پر عام بحث بابت سال ۱۹۹۵ء پر عام بحث چل رہی ہے اب میں دعوت تقریر جناب عبید اللہ بابت صاحب کو دیتا ہوں۔

**مسٹر عبید اللہ بابت (وزیر لیبر)** : اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر صاحب قادر الیوان۔ معزز ارائیں وزراء صاحبان میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا کہ میں بحث پر تقریر کروں یہاں پر ساتھیوں نے بھی کہا ہے اور میں بھی وقت کی کمی کی وجہ سے اختصار کے ساتھ کچھ کوں گا اور جو مسائل ہیں وہ ہمارے علاقے کے حوالے سے ہیں ان کے متعلق بات کروں گا سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگنی کا اور حزب اختلاف کا یہ ہمارے صوبے کے دوسو سامنہ کروڑ روپے تھے جن کے لئے ہماری اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد پاس کی جو ہمارے مرکز نے ہمارے پیسے روکے طے ہوئے تھے جو کہ پانچ سو کروڑ تھے جو کہ دو سامنہ کروڑ ملے اس میں ہمارے جو ساتھی ہیں اس کے علاوہ ان صاحبان کا جن میں ہمارے منتخب نمائندے اور ہمارے نیشنل اسمبلی کے اور سینیٹر صاحبان جنہوں نے اسلام آباد میں ایک متفقہ لا جمہ عمل اختیار کیا۔ جس کے نتیجے میں وہاں سینیٹ میں بھی جس میں ہمارے سینیٹر صاحبان نے اس کے لئے بڑی دلچسپی لی۔ یہاں میں اپنی پارٹی کا اور اپنی پارٹی ایم این اے اور خاص کر ہماری پارٹی کے چیئرمین جناب محمود خان جنہوں نے خود اسلام آباد میں اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ اگر میں اس میں کچھ اضافہ کروں تو خاص کر ہماری پارٹی پتوں خواہ ملی عوای پارٹی۔ اس کے ایم این اے اور اس کے سینیٹر

نے حصہ لیا اور اس وقت جو سینیٹ کا وفد جیونا جا رہا تھا ان سے بھی درخواست کی کہ آپ یہیں رہیں اور متفقہ طور م پر ان ساتھیوں کو کراچی سے بلا یا گیا اور اسلام آباد میں اس پر متفقہ رائے ہوئی تو میں ان تمام ساتھیوں کا خاص کر ان سینیٹر اور ایم این اے کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کے نتیجے میں ہمارے صوبے کا بجٹ نہیں بن رہا تھا۔ ہمیں جو پیسے ملے ہیں یہ ہمارے حقوق تھے جو ہمیں ملے ہیں اور جو ہمارے جائز حق ہمیں ابھی تک نہیں ملا ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ جس میں ہم اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی سے جو محنت کی ہے اور ابھی بھی ہمارے ساتھی صاحبان کتے ہیں کہ درمیان میں ایک اور بات کا اضافہ کر دیتے ہیں اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں مورثی ہیں اور اس کو گھن کرتے ہیں اس دنیا میں جو جگہ کی ابتداء ہوئی ہے وہ اس چیز سے ہوئی ہے۔ جس نے سب سے پہلے کہا کہ یہ چیز میری ہے اصل مسئلہ جو اس وقت ہے وہ یہ ہے کہ جو بھی یعنی پادر میں ہوتا ہے طاقت میں ہوتا ہے وہ اپنے لئے اور اپنے قوم کے لئے کرتا ہے۔ یہ مسئلہ ہم پاکستان کے لیوں پر دیکھیں تو پاکستان جو چار قوموں کا ایک ملک ہے اس سے پہلے یہ پانچ قوموں کا ایک ملک تھا۔ جس میں بگالی بھی ہمارے ساتھ تھے بگالی کے ساتھ ہم نے Parity کا قانون رکھا۔ کہ ہم برابر ہیں مگر پاکستان کے اندر جو چار قومیں تھیں پھر ان میں برابری کا معیار نہیں رکھا گیا بلکہ اس میں جو چار قومیں رہ گئے ہیں جس میں پنجابی سندھی بلوچ اور پشتون۔ سب سے پہلے یہ اس ملک میں بھیشہ پنجاب کی پالادستی رہی ہے اور پنجاب کی مونولپی Monopoly رہی ہے اور یہاں تک ہمارے تمام وسائل پر جب یہ صوبہ نہیں تو ہم ایک معمولی سے کام کے لئے لاہور جاتے تھے۔ جب ہمارے اکابرین نے ہمارے لیڈر صاحبان نے ان چیزوں کو محسوس کیا کہ اس ملک میں جس کا نام پاکستان ہے اس میں قوموں کے درمیان برابری نہیں ہے۔ دولت کی صحیح تقسیم نہیں ہے۔ دولت یہاں شاذ و نادر کوئی ممبر منتخب ہوتا تھا وہ بھی ہمارے عوام کی رائے سے نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ وہ چند لوگ تھے جن کو ووٹ کا حق حاصل تھا۔ عام ہمارے عوام کو یہ حق حاصل

نہیں تھا۔ جس کے لئے اس ملک میں بہت سے لوگوں نے قربانی دی۔ یہ نہیں کہ صرف ہم نے دی ہے بلکہ دوسرے سیاسی لوگوں نے جس میں بلوچ لیڈر شپ تھے ہجاب کے لوگ تھے۔ سندھ کے لوگ تھے۔ اس میں ہماری پارٹی کے لیڈر خان عبدالصمد خان جب انہوں نے وون مین وون ووٹ کے لئے یہاں جدو جمد کی۔ یہاں جیلیں کائیں۔ تمیں سال سے زیادہ عرصہ وہ جیل میں رہے اور نظر بند رہے اور یہاں کے عوام کے لئے بلکہ قوم کے لئے اور تمام ملک کے عوام کے لئے کوشش کی۔ پھر جب اس صوبے کے بنانے میں ہمارا اور ہماری پارٹی کا بہت بڑا روول ہے۔ 1968ء اس کوئی میں ہمارے جو آر گناہزیشن پیتوں پیتوں خواہ آر گناہزیشن جو اس وقت پیتوں اسٹوڈنٹ آر گناہزیشن تھا۔ پہلی بار اس حقوق کے لئے عوام کی بالادستی کے لئے انہوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ٹریف شید اور ان کی وجہ سے اور بہتوں کی وجہ سے آپ اس صوبے کے مالک بننے ہیں لوگوں کو یہ فکر تھی کہ یہ صوبے نہیں بن سکتے ہیں اس ملک میں ون یونٹ رہے گا اور وہاں پر ایک امتحان کے لئے ہمیں ملکان بورڈ جانا ہو گا اور ہمیں اپنے کام کے لئے لاہور جانا ہو گا۔ تو اس کے لئے ہم نے بڑی محنت کی ہے پھر جب یہ صوبہ بنتا ہے اس صوبے میں حقیقت ہے کہ ہم اس میں شامل ہیں۔ اور اس صوبے میں ہمیشہ جب بھی جمورویت کا سوال آیا ہم نے جمورویت کے لئے اور اس صوبے کے حقوق کے لئے جنگ لڑی ہے۔ اس طرح جب 1983ء میں مارشل لاء تھا۔ آمریت تھی اس آمریت کے خلاف تمام پاکستان میں جس نے شہیدوں کا نذرانہ پیش کیا جس پارٹی نے یہ اعزاز حاصل کیا اگر آپ کو معلوم ہے آپ ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو اس ملک کی تمام کراپیز کا معلوم ہے۔ اور سیاسی عمل معلوم ہے۔ اس طرح ہماری پارٹی جو کہ ایک چھوٹی سی پارٹی ہے ہماری پارٹی 1983ء میں تاریخ کی بدترین آمریت میں ضیاء الحق اور اس کے حواری جو اقتدار میں تھے۔ انہوں نے بنیادی حقوق پر قوموں کے حقوق پر یا صوبائی خود مختاری پر حالانکہ ہر چیز پر ان کی پابندی تھی اور جب اس ملک میں ایم ار ذی کی تحریک شروع کی تو

ہم نے کہا ہم ایم آرڈی میں شامل ہوں گے اور ایم آرڈی کے راستے سے اس ملک میں آمادت کو ختم کریں گے مگر ایم آرڈی میں لینے سے انکار کیا کہ آپ کی پارٹی پشتون خواہ پارٹی جو محدود پارٹی ہے۔ نہیں آسکتی ہے پھر ہم نے ایم آرڈی کے ساتھ تعاون کیا۔ ہم نے تعاون کے لئے کوئی شر میں نکلے جس میں ہم سب شامل تھے میں خود شامل تھا اس وقت ہمارے جلوس پر گولیاں برسائی گئیں ہمارے محبوب ییدر محمود خان اچکزی اس جلوس میں شامل تھے اس پر اندر ہادھنڈ فائزگ ہوئی۔ اس وقت کے گورنر رحیم الدین خان پشتون دشمن بلوچ دشمن جمورویت دشمن اس نے باقاعدہ ایک آرڈر دیا تھا کہ محمود خان کو شہید کرو مار دو۔ تو اس پر ہمارے چار ساتھی شہید ہوئے۔ پھر اس ملک میں باقاعدہ تحریک شروع کی جب بونجوکی حکومت کو برخاست کیا گیا اور ضیاء الحق جو آسمان پر اپنے اعمال سے پہنچا۔ جس کو یہ زمین بھی راس نہیں آئی۔ اور آسمان پر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم ہوا اس کے بعد جب اس صوبے میں ۸۸ء میں الیشن ہوئے اور اس الیشن میں حصہ لیا۔ اور اس میں ہماری ایک سیٹ تھی ہم اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو بجٹ ہے آج جو اس صوبے کی بات ہو رہی ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پشتون خواہ پارٹی کی بنیاد نفرتوں پر ہے ہم نے تاریخی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ جمورویت کے لئے صوبے کے حقوق کے صوبے کے بجٹ کے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ اور پھر جب نواب اکبر خان بگٹی وزیر اعلیٰ ہے تو صادق صاحب کی پارٹی نے اس حکومت کو برخاست کیا ہم بجائے ہمارے تعلقات میپلز پارٹی سے ۱۵-۲۰ سال سے اچھے تعلقات تھے مگر اس عمل سے ہم نے مخالفت کی ہماری اس میں ایک سیٹ تھی ہم نے تمام پشتون ایریا میں جلسے کے جلوس کئے اور اس اسمبلی کی بھالی کے لئے بھی ہم نے اپنی کوشش کی۔ تو صاحبان اس کے بعد ہماری پارٹی ہمارا قام عمل اس صوبے کی بھتری کے لئے رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جو کہ رہے ہیں میں اس کے متعلق ایک مثال دیتا ہوں۔ پشتون میں کہتے ہیں۔ یعنی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نہیں کہتا ہوں تو میری یہ لنگری جو ناگہ ہے وہ کے گی۔ ابھی آج کا

جو بجٹ ہے ہم جتنا بھی کہیں کچکوں صاحب نے ارجمندان کا بھی مثال دیا میں بالکل خوش ہوں مالک صاحب سے بھی تمام ساتھیوں سے ہم اس اسمبلی میں افہام تقسیم کی فضا قائم کریں ہم اس صوبے میں آج بھی پشتوں خواہ پارٹی کی طرف سے لکھ کر دیتے ہیں۔ اگر آج بھی جمورویت کا سوال آیا اور آج بھی حقوق کی بات آئی انشاء اللہ ہم کسی سے بچھے نہیں بات اصل یہ ہے کہ بھائی جو بھی منصوبے پہنائے گئے ابھی سردار اختر صاحب بھی اس پر خاموش ہے کیونکہ وہ تو کہتا ہے کہ "شور میں سور و ایا بلوچ کا وران" کچکوں صاحب نے جو جذباتی تقریر کی ہے ہم کو تو کتنے ارب روپے مل رہے ہیں۔ چلوبولو جنگ ہم لڑتے ہیں اکرم صاحب نے بہت خوب صورت بھترن تقریر کی۔ مگر میں نے کہا کہ کچھ تو کچلاک تو کراس کرو۔ بھائی واقعی آپ بلوچستان کی بات کر رہے ہیں پشتوستان یا پشتوں خواہ یا جنوبی پشتوں خواہ یا شمالی بلوچستان اس کی بات تو کچھ کریں یعنی آپ کو میں جمارت کر کے کبوں گا۔ اور محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے آج تک ہمارا علاقہ نہیں دیکھا ہے یعنی وزیر اعلیٰ نے ہمارا علاقہ نہیں دیکھا۔ کچکوں تو ملامت نہیں ہے اس نے تو ہمارا علاقہ نہیں دیکھا ہے۔ ایک دن میرے گمراہ آیا وہ بھی ہنگاب جا رہا تھا۔ جب تک ہمارا سائل کا علم کسی کو نہ ہو ٹھیک ہے ابھی سیندک پر اجیکٹ ہے زندہ باوپت فیڈر زندہ باد، یہ گوارڈ فش ہاربر زندہ باد ہنگوں ڈیم زندہ باد، فلاں زندہ باد یعنی اربوں روپے کے کام ہیں۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں خوش ہیں۔ ہم لوگ مولانا صاحبان حاجی محمد شاہ صاحب ہم لوگ آپس میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک بولا ہے میں کاکڑ ہوں۔ میں اگر بولوں تو پھر کہیں گے کہ تم تقسیم کر رہا ہے بلوچوں میں بھی۔ اور وہ باقاعدہ دو قویں وہ اپنا نام نہیں لیتے ہیں۔ اور ہم لوگ اپنے درمیان بحیثیت اس صوبے میں تقسیم ہے۔ اور حیدر خان اور ڈاکٹر صاحب نے فارم ٹومارکیٹ کی بات کی ہے اچھی بات ہے اس کے لئے ہم عطا صاحب پر بھی حیران ہیں یعنی حقیقت دس سال سے نام پشتوں کا باقاعدہ اس سیٹ پر بیٹھا ہے۔ فارم ٹومارکیٹ کی تعریف ہونی چاہئے۔ اس پر ہم نہ بولیں تو کب بولیں۔ ہم لوگوں

کو لوگوں نے اسیلیٰ میں بھیجا ہے ابھی جعفر خان کہتا ہے کہ بات نہ کرو آج اگر میں بات  
نہیں کروں گا تو ہماری پارٹی کے کارکن کیا کہیں گے لوگ کہیں گے تم تو محمود خان سے  
رجیم تک۔ اکرم شاہ تک اور کوئی نہیں تھا وزیر اعلیٰ اس کی گواہی دے گا کچکوں اس کی  
گواہی دے گا جو اسلام آباد گئے ہیں وہ سارے گواہی دیں گے۔ کہ اس بات پر سب سے  
زیادہ اسٹینڈ کس کا تھا۔ فارم ٹومار کیث نہایت اہم روڑ ہے ابھی ہر نائیٰ کی میں ایک مثال  
دوں کل ہر نائیٰ میں چالیس ٹرکیں بزری کے بھرے ہوئے تھے اور ایک بزری کے ٹرک کی  
قیمت ایک لاکھ روپے ہے چالیس لاکھ روپے کا نقصان ہے چھپر لیک جو پانچ چھے کلو میٹر کا  
ہے یعنی کوئی دیکھتا نہیں ہے، سخاویٰ دکی اور وہاں سے لے کر بیس میل کا ٹکڑا ہے یعنی  
اب اس پر آدمی جانہیں سکتا ہے۔ اسکے علاوہ حاجی صاحب اس کے لئے خود تو نہیں کہتے  
۔ میخترا اور مرغہ اور اس وقت ہمارے تمام صوبوں سے زیادہ اس وقت پہل مرغہ پیدا  
کر رہا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے بزری کے حالت بھی یہی ہے۔ پشتو میں کہتے ہیں یعنی یہ جو  
گندم کاشتے ہیں بہت خواری کا کام ہے۔ موئی خیل کو تو بالکل چھوڑو کا کڑ خراسان کو تو  
بالکل چھوڑو کا کڑ خراسان کے لوگوں کو ابھی تک پہنچتے نہیں ہے کہ میں پاکستان کا شری  
ہوں یا افغانستان کا اور ہم لوگ اتنے گذوڑ ہوئے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ پاکستان نے ہمیں  
کچھ نہیں دیا ہے ہم لوگوں کا پاکستان کا کیا ہے۔ (پشتو) یعنی اگر مولانا واسع صاحب نے  
پشتو میں تقریر کی ہوتی تو ہر ایک سمجھ جاتا اب آپ یعنی مولانا صاحب اردو میں تقریر  
کریں تو پہلے میں نہیں سمجھ سکتا میں اور وہ دونوں مل کر تقریر کرتے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولوی صاحب اسیل کے نقدس کا خیال کریں اور جناب  
بابت صاحب آپ کو بولتے ہوئے میں مت ہو گئے ہیں مختصر کریں۔

**مسٹر عبداللہ بابت :** پہلے مجھے کسی نے نہیں چھوڑا ہے ابھی کا کڑ خراسان ہے  
یعنی افغانستان کے پار ڈر تک حاجی صاحب نے تو کہہ دیا ہے اور جو اسکوں بنائے ہیں وہ  
بھی مجھے معلوم ہے کہ کتنے گھروں کے لئے بنایا ہے۔ کا کڑ خراسان کے اتنے ملتے ہیں۔

ابھی بھی اس علاقے کا تمام کافیز بلٹی بنایا جائے۔ اس تمام علاقے کا سروے کیا جائے تمام ہمارے ایریا کو دیکھا جائے اس پر تو ہمیں مگر ہے کہ ہمارے تمام علاقے کی بالکل فیز بلٹی بنائی نہیں گئی ہے۔ کہ ہماری ضروریات کیا ہیں۔ فارم ٹومار کیٹ میں ہمارا کوئی شیر نہیں ہے لائیو اسٹاک نہیں ہے۔ لائیو اسٹاک میں ہمارا موئی خیل کا کٹھ خراسان وہاں پر بارش اکیس انج ہے وہاں اتنے جنگلات ہیں مگر وہاں لائیو اسٹاک کے لئے فارم کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور موئی خیل میں واٹر نیبل کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اس میں صرف اور صرف آپ کو وہاں دیر بنانے ہیں۔ دیر بننا کہ موئی خیل کا سارا کاکٹھ خراسان کا سارا اس کے لئے آپ جنگ عظیم کے لئے آپ سب کچھ بناسکتے ہیں یعنی اتنے ہمارے ریسورسز ہیں۔ ابھی کاکٹھ خراسان ہے موئی خیل ہے لورالائی ہے۔ آپ لورالائی کو دیکھیں یہ ایک زرعی علاقہ ہے وہاں ایک ڈیلے ایکشن ڈیم نہیں ہے تمام لورالائی میں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دو کروڑ روپے سے ایک علاقے کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے یہاں ہمارے جمالی صاحب نے بہت اچھا کہا ہے کہ صرف پندرہ کروڑ نوکنڈی کو واٹر سپلائی کے لئے دیا ہے اور ۵۶ کروڑ دیا ہے ہم نے آکڑہ کو کیا مسئلہ ہے کچھ مسئلہ نہیں ہے ہمیں کتنے کروڑ ملے ہیں۔ حید خان نے بھی نہیں دیئے ہیں۔ ہمارے علاقے میں جو ریلوے لائن ہے یہ لائن انگریزوں نے بنایا تھا اسی لائن کو آج کس طرح سے اکھیز رہے ہیں یہ باقاعدہ ٹوپ سے کوئی تک اس پر کوئی بات نہیں کرتا ہے کہ اس کی کتنی اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ لورالائی کے ایئر پورٹ کے لئے کبھی کہتے ہیں کہ ہوا کا رخ ایسا ہے اور کبھی ایسا ہے بھی جو وہ علاقہ ہے آپ اس پر ایئر پورٹ بنائیں وہ ایک زرعی علاقہ ہے وہاں سے لوگ پنجاب جاتے ہیں وہاں سے لوگ پشاور جاتے ہیں کراچی جاتے ہیں کوئی آتے ہیں اگر آپ اس پر غور کریں۔ انجوکیشن کے متعلق تو ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا ہے میں ان کو مبارک ہادریتا ہوں نصیر مینگل جب مگر ان وزیر اعلیٰ بنے تھے۔ اس نے تمام کے تمام سیٹ دیئے اور ہر سے وہ منتخب ہو کر آیا کہ میں بلوچستان کے لئے کام کروں پارہ لے بارہ

اسکول پتہ نہیں کس نے کدھر ہڑپ کئے۔ تربت میں دیئے ہیں کدھر دیئے ہیں میں  
پوزیشن ہمارے کوئہ کا ہے اس میں انجکو کیشن کا۔ یعنی ہیلٹھ کا ہے۔ ابھی آپ سول  
ہسپتال کو دیکھیں اور یہ ہسپتال انگریزوں کے وقت کا بنا ہوا ہے اس میں کوئی اور  
ہندو بست ہونا چاہئے

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** خان صاحب ذرا مختصر کریں۔

**مسٹر عبداللہ پابت :** ہمارے نیشنل ہائی ویزاں کے لئے ہم پریزڈنٹ صاحب  
سے بار بار طے ہیں۔ جو پارٹی آج مرکز میں بر سر اقدار ہے حقیقت یہ ہے کہ محترمہ اور  
اس کی پارٹی۔ اب وہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میں سندھ کی پنج ہوں میں سندھ کی ہوں ابھی  
کراچی کو ایک سو میں ارب روپے دیئے اور تقریر میں بھی کہتی ہیں کیونکہ میں سندھ کی  
ہوں اس ملک کی وزیر اعظم ہوں میں نے کراچی کو ایک سو میں ارب دیئے ہیں۔ یہ جو  
چھوٹے چھوٹے کام ہیں انہیں تو آپ چھوڑ دیں کہ آج سکھر میں اسٹینڈیم ہمارے ہیں آج  
لاڑکانہ سے اتنے لوگوں کو باہر بھیجنा ہے یہ میں پاور کا ہمارے صوبے میں ایک ڈائریکٹریٹ  
ہونا چاہئے جس کا ہم نے بار بار مطالبہ کیا ہے مگر وہ کمہ رہے ہیں کہ میں پاور میں جتنے  
لوگ ہیں وہ باہر کے ہیں۔ یعنی سندھ کے جائیں گے پنجاب کے جائیں گے ہمارے صوبے  
میں کوئی دفتر نہیں ہے ہمارے صوبے میں ایک ڈائریکٹریٹ ہو اس کے علاوہ وہ جو  
دوسرے محلہ میں کر رہے ہیں جیسے نیشنل ہائی وے نیشنل ہائی وے کا تو میں نے خود جا کر  
روڈ دیکھا ہے اور اس کی روپرست میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی دی ہے۔ آج جو روڈ  
لور الائی رکھنی بن رہا ہے اس روڈ کی جو ہم حالت دیکھتے ہیں تو ہمیں رونا آتا ہے اس پر  
کروڑوں لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں گمراں کے بدلتے ہمیں ملا کیا ہے ڈائیورشنس  
میں ہماری پانچ چھ گاڑیاں الٹ جاتی ہیں اس میں جو ہمارا فروٹ اور سبزی ہوتی ہے وہ  
تمام کا تمام برباد ہو جاتا ہے ہم کہتے ہیں یہ نیشنل ہائی وے ہے پہلے ہمارے لوگ کہتے تھے  
کہ لی ایڈ آر ایسا ہے فلاں ایسا ہے جب ہم نے اس کو دیکھا اور حقیقت یہ ہے کہ آپ

خود اپنے صاحب یہ دیکھیں آپ جا کر ان کی مشینریاں دیکھیں ان کے پاس کوئی مشینری نہیں ہے۔ اس کا اشیئنٹ نہیں ہے جو ورک ڈن Work done ہے اس کے مطابق وہ کام نہیں کر رہے ہیں وہ کام صرف اور صرف اس طریقہ سے کر رہے ہیں کہ اپنے اپنے من پسند لوگوں کو دے کر کروار ہیں۔ رکھنی کے ساتھ تمام روڑا کھڑکا ہے باقاعدہ اکھڑچکا ہے میں سو شل ایکشن بورڈ کی بات کر رہا ہوں حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جو سو شل ایکشن بورڈ بنایا ہے اس میں غیر منتخب نمائندے ہیں آج ہمارے بلوچستان کے تقریباً چھتیں کروڑ روپے ہمارے عوامی نمائندوں کے انہوں نے کالے ہیں یہاں اللئے گناہ بھتی ہے آج وہ یہ کر رہے ہیں کہ یہاں کے منتخب نمائندوں کو چھوڑ کر وہ کام دوسروں کو دے رہے رہے ہیں ان کے کام بھی ہم دیکھتے ہیں آج لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے جو ایم پی اے صاحبان ہیں ہم کمپریزن Comparsion کرتے ہیں اپنے کاموں کے اور ان کے کاموں کے یہ کمپشو کریں یہاں پر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایم پی اے کو پچاس لاکھ روپے ملے ہیں ہم اس کا باقاعدہ مقابلہ کرتے ہیں جو کام ہم لوگ لوکل گورنمنٹ کروار ہے ہیں میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جو کام ہم نے کئے ہیں جن کاریزات پر ہم نے کام کیا ہے جن ہشتالوں میں ہم نے کام کیا ہے جن روڑا ہم نے کام کیا ہے ہمارے پچاس ہزار روپے ان کے تین چار لاکھ روپے یعنی یہ حالت ہے کہ جو انہوں نے روڑا بنایا ہے مجھے حاجی محمد شاہ نے کہا اور مجھے حید خان صاحب نے کہا باقاعدہ انہیں ایک قسم کا غلام بتاتے ہیں ایک ایسی فکر وہ ذوبھب کر رہے ہیں کہ اس صوبے میں لوگ بھسکاری بن جائیں یعنی باقاعدہ یہاں سے ٹی وی والے یہاں سے کمروں والے جا رہے ہیں آج پشین، کل لورالائی اور خپدار میں ان کی تصویریں کھینچتے ہیں اور جا رہے ہیں زہری میں، باقاعدہ ہنگ کر رہے ہیں ہمارے عوام کی۔ ہمارے عوام کے بے عزتی کر رہے ہیں ہمارے عوام کو لائیوں میں کمرا کر کے ان کے ایک جوڑا ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ان کا ایک مکمل سیل ہے باقاعدہ ہمارے ساتھ

اواقف کا مکمل ہے ہمارے ساتھ زکوٰۃ کا مکمل ہے یہ صوبائی معاملات میں سراہ مرد اغلت ہے سو شل ایکشن بورڈ ہو یا یہ ہمارا بیت المال ہے یہ جو طریقے ہمارے زکوٰۃ کے ہیں وہ باقاعدہ اس طرح سے کر رہے ہیں میں اس ایوان میں ایک بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقوں کو وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ تمام ساتھیوں سے ہم یہ ریکووٹ کرتے ہیں کہ ہمارے پشتون ایریا کے لئے خصوصی میں چکوں صاحب اور اکرم صاحب کو یہ کہتا ہوں کہ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ مل جل کر کوشش کرنا ہے آپ ہمیں پیچھے نہیں پہنچیں گے اگر آپ نے ہمیں دوستی کا ہاتھ دیا اگر آپ نے ہمیں بھائیوں کا ہاتھ دیا اور اگر آپ نے ہمیں بھائی تسلیم کیا اور اگر آپ صادق عمرانی کی طرح بلوچ بنیں گے تو یہ غیر حقیقی بات ہے ہم اپنے شخص کو ہم اپنی افغانیت کو ہم اپنی پشتون کو، ہم تمام دنیا کے سامنے یہ کہتے ہیں کہ ہم پشتون ہیں ہم اس بات کی اجازت کسی کو نہیں دیں گے ہم اس صوبے میں جب ہوں گے تو دسرے درجہ کی شریعت کبھی قبول نہیں کریں گے یہ بات ہم نے ہیشہ کی ہم نے کہا ہے کہ آج جو ہمارے ساتھ پنجاب نے جو حالت بنائی ہے۔ آج پنجاب اور پنجاب کا وہ جھوٹ، پنجاب کا وہ غلط منسز آج ثابت ہو رہا ہے پنجاب نے لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا تھا قوموں کے ساتھ دھوکہ آج جب سندھ آج جب شمالی پشتون خواہ اور آج جب ہمارے صوبے میں صحیح مردم شماری ہو گی ہم کہتے ہیں کہ بلا تاخیر مردم شماری ہونی چاہئے آج حلقة اتنے بڑے ہیں کہ ہم اپنے حلقوں کی خدمت نہیں کر سکتے آج میں اس ایوان میں یہ کہتا ہوں کہ ان تمام منصوبوں میں ایک منصوبہ ہمارے علاقے کا سروے کیا اور فیز بیلتی دیکھی یہ کالج ان کے لئے تین چار علاقوں میں چاؤں کیا گیا جب اس کالج کے لئے ایک زمین منتخب کی گئی ایک جگہ منتخب کیا گیا تو پھر کہا گیا کہ یہ کالج نہیں بننے کا ہم کہتے ہیں کے دوستی، مگر یہ دوستی ہمارے سر کے سودے پر نہیں ہو گی دوستی ہو گی بھائی بندی ہو گی ہم ایک صوبے میں ہوں گے ہو یہاں رہیں گے مگر ہم حقوق کے لئے بھی لڑیں گے۔ مگر جہاں تک ہمارے حالات ہیں اور ہمارے دسرے بھائیوں

نے ہمارے خلاف جو باتیں کی ہیں جو حاجی محمد شاہ صاحب نے کی ہیں ٹھیک ہے جیسے محمد شاہ نے کہا ہے دوسری نے کہا ہے بس ٹھیک ہے یہ ہماری قسمت یہ ہمارے حالات ہیں یہ ہماری قوم ہے آج میں آفرین کھتا ہوں دوسرے ساتھیوں کو جب ان کی قوم کا مسئلہ آتا ہے وہ اتفاق کرتے ہیں ہم بھی اپنے قوی حقوق پر اتفاق کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بندی کی فضاع میں رہیں گے۔ ایک بات جو ہماری قوم کے متعلق.....

**جناب اپسیکر :** جناب خان صاحب آپ کی تقریر بڑی طویل ہو چکی ہے آپ اسے ابھی ختم کریں۔

**عبدیل اللہ پاپت :** جناب ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ بوج  
ہے۔ اور گورنر پشتوں ہے۔ یہ جدھر سے بھی ہے۔ ہم لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے گورنر  
ہیں۔ گورنر اس لئے نہیں بنتا ہے میں گورنر کو آپ کے توسط سے اس اسمبلی کے توسط  
سے کہتا ہوں کہ گورنر صاحب اور مغل محمد خان اور درانی، عمران اللہ خان صاحب جو تم  
آج اس کری پر بیٹھا ہوا ہے یہ ہماری وجہ سے ہے تو پشتوں کا بھی خاص خیال رکھیں۔  
اب طالبان کی بات مولانا واسع صاحب نے کی ہے طالبان سے افغانستان میں  
انہوں نے ان سے بات کی ہے یہ مسئلہ ہم سے تھا۔ ہمارے پارٹی سے تھا اب طالبان جو  
ہمیں اس سے پہلے چودہ سال سے افغانستان میں بد امنی رہی ہے جو حالات رہے ہیں جو  
قتل و غارت ہوا ہے آج چودہ سال کے بعد بھی مولانا صاحبان کے نہیں بھرے ہیں ذرا  
آپ افغان پر رحم کرو آج ان کے پائکٹ۔ آج ان کے ڈاکٹر آج ان کے انجمنیوں آج  
ان کے طالب علم آج وہ اس حالت پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آج یادہ بھکاری نہیں یاد رہد  
کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ مگر آپ نے اور آپ کی پارٹی کا دل ابھی تک نہیں بھرا ہے  
ہم کہتے ہیں کہ خدا را افغانستان میں امن قائم کرو یہ ہم نے صدر صاحب سے بھی التجاکی  
ہے محترمہ سے بھی کہتے ہیں نواز شریف سے بھی کہتے ہیں کہ بھائی چھوڑو یہ دعویٰ کہ  
جلال آباد آپ نے فتح کیا نواز شریف اور بے نظیر کا یہ بھگڑا ہے کہ ایک

کہتا ہے جلال آباد ہم نے فتح کیا ہے ہم کہتے ہیں چھوڑو افغانوں کو اتنا نہ مارو۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ازبکستان، تاجکستان وغیرہ سے تجارت کریں گے۔ آج تجارت کا کیا نتیجہ لکھا ہے آپ نے کوئی تجارت کی ہے؟

آپ نے تو افغانستان کو ملیا میٹ کیا ہے آپ نے جو افغانستان کے وسائل تھے شر تھے وہ تباہ کئے ہیں آج آپ کیا کر رہے ہیں۔ ان افغانوں کو بے چاروں کو ملتان کی نکیاں، فیصل آباد کے کپڑے، گوجرانوالہ کا گڑ اور اس طرح کی آپ کی دوسری جنیں ہیں وہاں ہے آپ نے تو افغانستان کو پنجاب کی منڈی بنایا ہے آپ خوش ہیں کہ افغانوں میں اتحاد آرہا ہے اتفاق آرہا ہے آج آپ پھر طالبان کے نام سے پھر شروع کیا جو پشتو میں کہتے ہیں۔ (پشتو)

یہ کہاں سے گرے ہیں۔ یہ کہاں سے پیدا ہوئے ہیں کہاں ٹریننگ کی ہے۔ آج آپ پھر طالبان کے نام سے جنگ کر رہے ہو یہ تصور نہیں ہے ایک بلوچ خواجہ بلوچ ہو گا ایک سندھی خواجہ سندھی ہو گا یہ ہمارا تصور نہیں ہے افغانستان میرا وطن ہے۔ افغانستان کی طرف بڑی نظر سے دیکھے گا جو بھی افغانستان پر چھڑائی کرے گا اگلا ہمارا بس ہوا تو ہم افغانستان کے ہر دفاع کے لئے تیار ہیں یہ ہمارا وطن ہے آج افغانستان میں اسلام کی جنگ نہیں ہے آج پنجاب کے مفادات کی ایران کے مفادات کی سعودی عرب کے مفادات کی آج ان کے مفادات کی جنگ ہے افغانستان میں وہ لوگ ہیں جو افغانستان کو نیست و نابود کر رہے ہیں۔

بنا نہیں بلکہ آکنامکس کا مسئلہ ہے اس پر آکنامکس کا ماہر بلا کر بحث بنائیں عام دنیا میں جس طرح ہوتا ہے۔ جناب اپنے کردار ابھی آئیں اخراجات کی طرف یہ تو ہماری کل آمنی ہے۔

(آپس میں باقی آپ دو وقت میرے مہمان ہیں)

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب آپ کے بیس منٹ ہو چکے ہیں۔

**مولانا عبد الباری :** جناب اسپیکر آپ ہماری خواری کو بھی سمجھتے ہیں اور شاید آپ کو احساس بھی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب بالکل احساس ہے لیکن ابھی چار مقررین نے بحث پر تقریر کرنی ہے۔

**مولانا عبد الباری :** جناب اسپیکر میں مقررین کا احترام کرتا ہوں لیکن ہماری بیان جو تقریریں ہوتی ہے جس طرح میزان چوک پر یا صادق پارک میں کسی سیاسی جلسے میں کھڑے ہیں تو کم از کم سیاسی اور پولیٹیکل باتوں کو دوسری طرف رکھنا چاہئے اسے میں آکنا مکس کا، اقتصادیات کا مسئلہ سمجھتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

**مولانا عبد الباری :** جناب اسپیکر آپ ابھی آئیں اخراجات کی طرف، ٹوٹل پیش کردہ بحث برائے سال 1995-1996 وہ بنتا ہے پدرہ سو عشاریہ آٹھ ہیکن غیر ترقیاتی اخراجات گیارہ سو چوبیس اور ترقیات اخراجات اٹالیس سو اکتیس ملین۔ جناب اسپیکر اس کا میں پرستش اور فیصلہ کے حساب سے ایک جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی صوبے کے کل بجٹ کا انہترنیصد غیر ترقیاتی مدت پر خرچ ہوتا ہے صرف ہائی پرستش ترقیاتی مدت پر خرچ ہوتا۔ کل ترقیاتی بجٹ کا ہائی پرستش وہ عوام کے لئے اور باقی سب کچھ حکمران کے لئے اور پھر مذہرات کے ساتھ اگرچہ میں ان باتوں پر مذہرات بھی نہیں لینا چاہتا ہوں ہائی پرستش روشنوں اور کمیشنروں کی نظر ہو جاتا ہے تو پھر کیا بنتا ہے عوام

ووٹ دو اور تماشہ کرو۔ عوام کو یہاں تک محدود رکھا ہے۔

جناب اپنیکر اس بحث کو میں اپنے وجہ سے غیر متوازن آکنائیں اور اقتصادیات کے اصول کے خلاف سمجھتا ہوں کہ ہمارا بحث جو ہنا ہے اس ضابطہ کے مطابق جو ضابطہ فرنگی سامراج ویساۓ نے بنایا تھا جب انہوں نے تجدہ ہندوستان میں 1937ء میں انتخابات کرائے۔ تو اس وقت انہوں نے بحث کا یہی طریقہ کار وضع کیا تھا جو کہ بر صیری کی تمام قوموں کے ساتھ سراسر ظلم کا وجہ ہے جناب اپنیکر لیکن انگلزیزی بحث میں انہوں نے بحث ہنانے کے لئے جو ضابطہ رکھا تھا اس میں ایک چیز صاف لکھی تھی کہ کبھی یہ گزارش یہ جمارت نہ کریں غیر ترقیاتی اخراجات زیادہ ہو اور ترقیاتی اخراجات کم تو ہمارا بحث اس ضابطہ کے بھی خلاف ہے۔ جناب اپنیکر وائٹ ہائپر میں بحث پیش ہونے کے لئے تین اصول وضع کئے گئے ہیں۔ دستیاب وسائل کا بھرپور استعمال کرنا اور دوسرے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنا تیرے افراد زر کے اڑات کو قبول کرنا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور اثر کی بات بھی رکھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی بھیشنگ میں ایک ضابطہ ایک روائز سے پہلے اخراجات کو دیکھتے ہیں اور پھر اخراجات کے مطابق وہ آمدی ڈھونڈتے ہیں اور ہمارے لوگ پہلے آمدی کو دیکھتے ہیں پھر اخراجات کے پیچے ہوتے ہیں یہ دنیا کی بھیشنگ ہے اس کے اصول کی خلاف ورزی کی ہے اسی وجہ سے انہوں نے بحث کے اصول کی خلاف ورزی کی ہے جناب اپنیکر بحث کے لئے تین اصول مقرر کئے گئے ہیں۔ دوسرا اصول ہے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنا انہوں نے اپنے بحث کے جوابے کے لئے اپنے اصول ثانی ہے اس کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ ان کے غیر ترقیاتی اخراجات المہتو نیصد ہیں اور ترقیاتی اخراجات وہ صرف بائیس پرسنٹ ہیں جناب اپنیکر میں نے پہلے گزارش کی تھی تمہید میں کہ بحث تین قسم کے ہوتے ہیں اور یہاں پر جو بحث پیش کیا گیا ہے وہ سرہلس بحث ہے۔ فاضل بحث ہے جو کہ عام طور پر ملک اور صوبے کے لئے ایک خوشحالی کی علامت ہے لیکن اگر ایک دوسرے ریٹ کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوجستان جس

طرح ایک پسمندہ صوبہ ہے اس صوبے کے لئے سرہلس بجٹ بالکل غیر موضوع ترین بجٹ ہے جس میں کچھ قباضتیں اور بھی بیان کر دوں کیونکہ آج آپ کے پاس سورزاں، وسائل ہیں اور وسائل کے ساتھ آپ کے پاس بڑے بڑے منصوبے پڑے ہوئے ہیں آپ کے بلوچستان میں نہ صنعت کا کوئی نام نشان ہے نہ زراعت کا کوئی پروگرام ہے نہ اور کوئی چیز ہے آپ جو چیز آج خرید سکتے ہیں کل اگر آپ خریدیں تو وہ ممکن پڑے گی آج آپ کو سستی پڑے گی۔ اس حوالے سے اگر یہ فاضل بجٹ کسی منصوبے پر یا ڈولپمنٹ کے لئے رکھا جائے تو اصول کے حوالے سے ہمارے لئے یہ مفید ثابت ہو سکتا ہے اور تیری قباحت فاضل بجٹ میں یہ ہے کہ فاضل بجٹ کے حوالے سے ہم دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بلوچستان صوبہ اتنے چیزوں سے مالا مال ہے اور دولت سے زیبا ہے کہ ہمارا بجٹ منصوبوں سے بالا ہے اور بالا تر ہے اس وجہ سے ہمارے پاس ہاتھ پیسے پڑے ہوئے ہیں دو ارب کے آس پاس ہمارے منصوبے نہیں ہیں تو وفاقی گورنمنٹ اور ہاہر کے ادارے آپ پر کبھی بھی رحم نہیں کریں گے۔ تو میں آکنا مکس اور اقتصادیات کے حوالے سے اس بجٹ سے اختلاف اسی وجہ سے رکھنا چاہتا ہوں کہ بجٹ کے جو اصول ہیں دنیا میں اقتصادیاتی بجٹ پیش کرنے کا جو اصول ہیں اسے انہوں نے نظر انداز کیا ہے۔

جناب اپنیکر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے گیس کی جو قیمت ہے وہ ان دونوں صوبوں سے بہت کم ہے مثلاً ”گیس کی جو اس وقت قیمت شروع ہوئی بلوچستان گیس کی قیمت فی مکعب فٹ پانچ روپے۔ اور سندھ کا گیارہ اور ہنگاب کا اس سے بھی زیادہ۔ حالانکہ دنیا کے ماہرین کا اس پر اتفاق ہے کہ بلوچستان کن گیس کی کوالٹی سب سے بہتر ہے میں سمجھتا ہوں کہ گیس کے ریٹ بڑھانے کا دعویٰ اور مطالبہ قوی مالیاتی کمیشن میں یا قیتوں کو رقبے کی بنیاد پر مہیا کرنا مشترکہ مفادات کی کونسل میں سامنے رکھا جائے اور حکومت بلوچستان بلوچستان کے عوام کا وکیل ہے اور خاص نہ ہے جناب اپنیکر یہ ایک قسم کی ہماری ۰

آمدی ہے جو کہ گیس کی آمدی ہے اور دوسری قسم کی آمدی جو مرکز سے مل رہی ہے وہ  
قال قسم محصولات میں بلوچستان کا حصہ ہے وہ آبادی کی بنیاد پر دے رہے ہیں بلوچستان  
کی آبادی پانچ فیصد ہے اور اس پانچ فیصد کے حوالے سے جو مل رہا ہے وہ صرف پانچ  
ارب تینالیس کروڑ ہے۔ احکم ٹیکس کی آمدی دو ارب بیانوے کروڑ ہے اور سیز ٹیکس دو  
ارب تیرہ کروڑ۔ اور چینی اکیسائیز ٹیکس چھبیس کروڑ۔ ایکسپورٹ ڈیوٹی تباہ کو وہ ہے  
پچاس کروڑ کل بتا ہے پانچ ارب تینالیس کروڑ۔

جناب اسٹیکر بلوچستان کی حکومت اور بلوچستان کے عوام کا ایک پرانا دعویٰ ہے اور  
مطالبہ ہے کہ وفاق میں بلوچستان کا جو حصہ بتا ہے وہ آبادی کی بنیاد پر نہیں بلکہ رقبہ کی  
بنیاد پر دینا چاہئے اگر رقبے کی بنیاد پر نہیں دیتے ہیں تو رقبے اور آبادی کو مشترکہ بنیاد بنا  
کر بلوچستان کی آمدی کا حصہ مقرر کرنا چاہئے۔ جناب اسٹیکر بلوچستان کی حکومت کی بڑی  
کمزوری ہے کہ اس حوالے سے مشترکہ تناسب کے حوالے سے ہجاب فرنٹیئر سندھ نے  
مرکزی حکومت سے اپنا دعویٰ منوالا ٹیکن بلوچستان کا مطالبہ۔ دعویٰ ابھی تک ادھورا پڑا  
ہوا ہے جناب والا۔ مشترکہ تناسب کی معمولی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں بلوچستان کا رقبہ  
ہے کل پاکستان کا تینالیس فیصد۔ اور آبادی ہے پانچ فیصد اگر اس کا مشترکہ تناسب نکالیں  
43 اور 5 کو جمع کریں یہ اڑتالیس بنتے ہیں اور جب اڑتالیس کا مشترکہ تناسب ہم نکالنا  
چاہتے ہیں تو اڑتالیس کو دو پر تقسیم کریں وہ چوہیں بتا ہے تو یہ ایک فنی پاور ٹیکنیکی  
اور اکنامک پوائنٹ ہے تو اس تناسب کے حوالے سے جب آبادی کی بنیاد پر جب گیس کی  
آمدی بنتی ہے سات ارب بارہ کروڑ۔ اگر ہم مشترکہ تناسب سے لے لیں تو گیس کی  
آمدی ٹیکس ارب تک جا پہنچتی ہے اور وفاقی محصولات چار ارب کی بجائے تینالیس  
ارب بنتی ہے جناب اسٹیکر میں نے بحث کے حوالے سے کافی خواری کی ہے اور اکنامک  
کے ماہرین سے بھی میں نے استفادہ کیا ہوا ہے یہ ایک معمولی سی نظر و فاقہ آمدی پر ہے  
اور تیسرا قسم کی پراؤ نسل آمدی ہماری صوبائی محصولات جائز یا ناجائز مدت سے صرف

مجھپن کروڑ تکیں صوبائی حکومت کو ملتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خرد برداری ایک واضح علامت ہے وہ اس لئے جتاب والا کہ پراؤ نسل محصولات وہ مختلف قسم کے تکیں ہیں۔ ایکسائز ڈیبوٹی، پر اپرٹی تکیں لینڈ ریونیو، رجسٹریشن تکیں، موڑو بیکل تکیں، پیشہ درانہ اداروں پر تکیں اوزان میاٹش پر تکیں۔ یہ مختلف قسم کے تکیں جس کی کل آمدی مجھپن کروڑ بنتے ہیں میں سمجھتا ہوں اگر ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو پراؤ بناز کرے تو ایک ہی ایکسائز ڈیبوٹی سے مجھپن کروڑ مل سکتے ہیں اور دوسرا تجویز ہے کہ یہ پراؤ نسل حکومت کے جو محصولات ہیں جن مدد سے ہم حاصل کرتے ہیں اگر ان مددات کو بلدیاتی اداروں کے حوالے کرے میوپل کار پوریشن کو میوپل کیٹیوں کو دیا جائے تو ہمارے صوبائی محصولات دگنا ہو سکتے ہیں بلکہ تین گنا ہو سکتے ہیں بشرطیکہ بلدیاتی اداروں کے عملہ پر کڑی نظر ہو اور اعلیٰ حکام کرپشن سے توبہ کریں جناب اسیکر اب میں ٹوٹل آمدی کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں 56 فیصد گیس کی آمدی۔ جس پر صوبے کا زیادہ دار مدار ہے اور پینتالیس فیصد وفاق کے محصولات جو مجموعی طور پر 99 فیصد بنتے ہیں تو ایک فیصد ہاتھی رہ گیا تو ایک فیصد کا پینتالیس فیصد۔ یعنی ایک روپیہ کا پینتالیس فیصد وہ صوبائی حکومت کے محصولات ہیں جو کہ پینتالیس کا بقیہ جو مجھپن بتتا ہے۔ وہ وفاقی گرانٹ ہے جناب یہ مختصر جائزہ میں نے اس لئے پیش کیا کہ میں اس غلطی کا تذکرہ کروں اور اس کتاب میں جو ایک خط کھینچا ہے اور ایک کہ کی خلکل دیا ہے یہ کالارنگ کا جو ہے یہ وفاقی گرانٹ ہے اس میں لکھا ہے کہ وفاقی گرانٹ جو دو لکیر کھینچی ہے اس میں لکھا ہے صفر عشاریہ صفر برابر اڑتالیس فیصد۔ اس میں غلطی ہے 58 فیصد اور جو حساب میں نے دیا ہے اس حساب کے حوالے سے 58 یا پچاس بتتا ہے اس میں غلطی ہے یہ ہے ٹوٹل آمدی کا ایک مختصر جائزہ۔

جناب اسیکر ابھی جو ترقیات کی مددات ہیں قرضوں کی ادائیگی کے سود کے لئے انہوں نے رکھا ہے اکیس فیصد۔ یعنی 221 کروڑ۔ جناب اسیکر سود تو شرط بھی حرام ہے

اور بقول حضرت محمد یہ اللہ اور ان کے رسول کے خلاف اعلان جنگ بھی ہے۔ پاکستان کے آئین کے بھی۔ اس میں خلاف ورزی ہے۔ اور مختلفہ حکومت کی بھی ناالحلی ہے کیونکہ وقت پر قرضہ ادا نہیں کرتے ہیں تو ان پر سود لائے ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے قرضہ وقت پر ادا نہیں کیا ہے اس وجہ سے سود آپ پر لگ گیا ہے جناب اپنیکر امیں صوبائی حکومت کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ وفاقی حکومت کو صاف انکار کر دیں کہ ہم آپ کو سود ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ جس طرح 1988ء میں مولانا عصمت اللہ صاحب وزیر خزانہ تھے انہوں نے سود ادا کرے سے انکار کر دیا تھا۔ ہاں آج بھی میری یہ تجویز ہے کہ سود ادا نہ کریں۔

جناب اپنیکر یہ دنیا میں خاص کر ہمارے ملک کے ماہرین ہیں جو ہماری حکومت ہے وہ قرضہ لینا اپنی کامیابی سمجھتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اقتصادی نظام میں خود کفیل کرنا صوبے کو اقتصادی لحاظ سے خود کفیل کرنا یہ خوشحالی اور کامیابی کی علامت ہے جناب اپنیکر اس نے وفاقی بھٹ انہوں نے دفاع کے لئے 35 فیصد رکھا ہے اور قرضہ جات کے لئے 43 فیصد جس کا ٹوٹی 78 فیصد بنتا ہے اور سماجی معاشری اور معاشرتی خدمات کے لئے صرف پانچ فیصد رکھا تھا تو جناب اپنیکر اگر ہم وفاقی بھٹ پر نظر بدوڑائیں تو انہوں نے بچپنے دفعہ دفاع کے لئے 2 فیصد رکھا تھا۔ اس دفعہ 35 فیصد رکھا ہے اور ڈولپمنٹ کے لئے انہوں نے پانچ فیصد رکھا ہے اور اگر آئندہ بھی پانچ فیصد رکھیں اگر دفاع کے لئے پانچ یا دس فیصد زیادہ رکھ دے تو وفاقی حکومت کے ترقیاتی کاموں کے لئے ایک فیصد بھی نہیں پچھا ہے جناب اپنیکر اس حوالے سے وفاقی بھٹ میں دو خوبیاں ہیں ایک یہ کہ سود کی بجائے تجارت پر انحصار کیا ہے تو مرکزی حکومت کو لوگ رقوم سود اور قرضے کی بجائے سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی ہے اور امداد کی بجائے تجارتی اداروں کو تجارت کرنے کی دعوت دی ہے جو ان کی خود کفالت کی ایک اچھی علامت ہے۔ تو اس وجہ سے سود کے حوالے سے صوبائی حکومت کھل کر سود کی ادائیگی کا انکار کر دے ک

ہم مذہبی لوگ ہیں ہمارا صوبہ مذہبی ہے۔ ہم بے شک وفاقی حکومت کے ساتھ تو رکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نہیں رکتے ہیں۔ جناب امیرکرانوں نے سروس اینڈ جزل ائمہ فخریش کے لئے 13 فیصد رکھا ہے جو کل 1623 ملین بنتا ہے۔ پچھلے سال 1441 رکھا تھا۔ جس کی خرچ رقم 78 فیصد ہو چکی ہے پھر سال سے 36 فیصد بچا ہے اس لئے پچھلے کے ساتھ تناسب کریں تو سروس اینڈ جزل ائمہ فخریش کا جو تیرہ فیصد ہے وہ ایک اپنے چار کم کریں۔

جنا اسیکر لا اینڈ آرڈر یعنی امن عامہ کے لئے انہوں نے 11 فیصد رکھا ہے جو 1242 ملین بنتا ہے جناب اسیکر اتنا بڑا خلیر رقم قانون کے لئے تو میں سمجھتا ہوں کہ قانون ہے کہاں۔؟ جو قانون کے مجرم ہیں قانون کے ملزم ہیں وہ نہ جیل میں ہیں وہ بر سر عام پھر رہے ہیں اور وہ کسی سے چٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسیکر ہماں کوئی قانون نہیں ہے بلکہ بالادست قوت کی بالادستی ہے ان پر اور قانون کو انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے جناب اسیکر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایک اسمبلی یا سروس سے ٹرمینیٹ شدہ آدمی وہ قانون ساز ادارے میں کیسے بیٹھ سکتے ہیں میں جانتا ہوں کہ ایک بی اینڈ آر کا ایکیں جو بی اینڈ آر کے محکمے سے ٹرمینیٹ شدہ ہے وہ ابھی ایوان بالا میں بیٹھا ہوا ہے اور پاکستان کے لئے قانون بنانے رہے ہیں اور اس طریقے سے ہماری اسبلی میں بھی اکا دکا ہو گا۔ جناب اسیکر امیں سمجھتا ہوں کہ کل جو ہمارے قانون ساز اداروں کے ممبر ہوتے ہیں۔ امید اوار ہو کروہ انتخاب کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ان کے لئے دو شرائط رکھیں۔

ایک شرط نظریہ پاکستان کی وفاداری۔ دوسری شرط ان کی اپنے کریکٹر اور اپنے آپ کو صاف کرنا ہو۔ ایسے لوگ ہمارے ایوانوں میں بیٹھیں تو اتنی مشکلات سے دو چار نہ ہوں گے۔

جناب اسیکر! قانون نافذ کرنے والے جو ادارے ہیں پولیس کے تھانے آپ

ویکیں سالانہ اجارہ داری پر فوری فروخت ہوتے ہیں اور ٹھیکے پر دیتے ہیں جو انصاف فراہم کرنے والے ہیں۔ وہ انصاف کی بولی لگاتے ہیں جو زیادہ پیسہ دے گا وہ ان کے حق میں فیصلہ دے گا خاص کر ہمارے جو بھرپور صاحبان ہیں جنہوں نے اپنی جیب اور منہ پیسے کے لئے کھلا رکھا ہے ان لوگوں سے ایسے قانون ساز ادارے سے اور ایسے قانون نافذ کرنے والوں سے کبھی انصاف اور عدل کی امید نہیں ہے تو جناب اپنے سفر الزمات ہیں ہلکہ حقیقت پر جتنی ہیں۔ میں صرف اس غریب صوبے کی بات کرتا ہوں اور اگر میں پورے ملک کی بات کرتا تو شیخ سعدی کی ایک کتاب گلتان سعدی بن جاثی جو ایک بڑی مولیٰ کتاب ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب آپ کے 35 منٹ ہو گئے ہیں برائے صربانی کر کے آپ مختصر کریں چونکہ آپ کے بعد اور چار مقررین اور ہیں مختصر کریں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب اسپیکر آپ مجھے وقت دیں۔ کیونکہ میں پارلمنٹی لیڈر ہوں اور اس بحث پر نہ کسی نے مطالعہ کیا ہے اور نہ کسی نہ اتنی خواری کی ہے آپ مجھے وقت دے دیں جناب اسپیکر مچھلے سال اسیبلی میں میں نے ایک تجویز دی تھی۔ کہ جو امن عامہ کے پیسے ہیں یہاں نہ امن امان۔ پورے بلوچستان اور اسیبلی میں جو بیشے ہوئے لوگ ہیں وہ ذرہ بھر بھی یہاں محفوظ نہیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو اربوں روپیہ انہوں نے امن عامہ کے لئے رکھا ہے اگر یہ پیسہ ان غنڈوں کو دے دیں تو وہ بھی آرام سے بیٹھیں گے اور ہمارے عوام بھی اطمینان سے زندگی گزار لیں گے یہ ایک آپ گپ سمجھیں۔

جناب اسپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ زراعت کے حوالے سے بلوچستان ایک زرخیز زمین ہے۔ زراعت کے حوالے سے جو زمین میں کوئی پھل پیدا ہوتا ہے اس علاقے کے مطابق پھل کے مطابق ہم صنعت وہاں قائم کریں۔ جہاں سبب لگتا ہے وہاں سبب کے لئے کوئی صنعت کارخانہ لگائیں مثلاً "وہاں مرہ، چنی بنانے کے لئے کارخانہ قائم کریں

جیسا کہ ایران میں کارخانے ہیں۔

ایرینگھن کے حوالے مچھلے سال 21 کروڑ رکھتے تھے جو خرچ شدہ رقم میں کروڑ ہے تو اس سال جو انہوں نے رکھا ہے وہ بائیس کروڑ ہے تو تاب کے حوالے سے میں یہ کہتا ہوں کہ ایک بھڈ چار اس بجٹ سے کم کریں۔ عالمی موسیٰ حالات خاص کر بلوچستان میں برقراری اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی جو سطح ہے وہ روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے سطح آب 20 تا 25 فٹ سالانہ نیچے کی طرف جا رہی ہے۔ جو کہ بلوچستان کے لئے ایک بڑا الیہ ہے اس لئے اس کا تدارک کیا جائے۔ خاص کر چیک ڈیم بنائے جائیں۔ یا جو دنیا میں اس کے لئے طریقہ اختیار کئے جائیں ان علاقوں میں جماں شجر کاری ہو سکتی ہے شجر کاری کریں اور صحت مندانہ معاشرہ بھی اس سے تکمیل ہوتا ہے۔ درخت بارش کی شرح کو بڑھا سکتے ہیں جناب اپیکر انہوں نے صنعت کے لئے رقم رکھی ہے اور یہاں صنعت کا کوئی نام نہیں ہے صرف حب میں ایک صنعت کارخانہ ہے وہ بھی پورا پتہ نہیں کراچی کا ہے یا بلوچستان کا ہے مسیمنڈی کے لئے بھی انہوں نے رقم رکھی ہیں۔

**جناب ڈپٹی اپیکر :** مولانا صاحب چالیس منٹ ہو چکے ہیں مختصر کریں۔

**مولانا عبدالباری :** جناب والا انہوں نے مسیمنڈی کے لئے سائز سے تین فیصد رکھے ہیں یہ ایک نقصان بلا تاو ان ہے۔ یعنی ایسا نقصان برداشت کرنا جو کسی فائدے میں نہیں آتا ہے۔ تو جناب اپیکر مچھلے سال مسیمنڈی کی لئے بیچیں کروڑ رکھا تھا اور اس کی خرچ شدہ رقم سائٹ کروڑ ہے تو جناب اپیکر جب مچھلے سال کا خرچ شدہ سائٹ کروڑ ہے تو اس سال انہوں نے کیوں تیس کروڑ رکھے ہیں۔؟ ضرور اس میں کچھ معاملے ہیں۔

جب تک ہم اپنا نظام تعلیم اسلامی سائنسی بنیادوں پر استوار نہ کریں تب تک ہمارا نظام تعلیم فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ جناب اپیکر صحت کے لئے رکھا ہے

دوائیوں کے لئے میں کروڑ جناب اپنے آپ بھی اس صوبے کے رہنے والے ہیں اور  
بڑا سماجی ورکر جس طرح آپ شاعر ہیں فوج ہیں بلیغ ہیں۔ میرے خیال میں میں کروڑ  
دوائیوں کے لئے جو انہوں نے رکھا ہے میں کروڑ کا بھیں پرسند دوائی پر نہیں لگایا ہے  
بلکہ وہی دوائی جو گورنمنٹ نے ہسپتال کے لئے رکھا ہے وہی دوائی عام میڈیکلوں میں  
فروخت ہوتے ہیں اکثر دوائی میڈیکل میں ملتے ہیں سوال ہسپتال کا جناب اپنے میں نے  
جانا تک اندازہ کیا ہے جناب اپنے کیا ہے میں پر جتنے ڈاکٹر کی المحمدیت ہے کہ چار مریض پر  
ایک ڈاکٹر ہتا ہے باقی رہمات میں جائیں اگر بلڈنگ کو کسی نے پہنچنے  
سمان خانہ بنایا ہے کسی نے وہاں پر کتاب رکھا ہے کسی نے وہاں پر اونٹ پالا ہے میں نے  
خود دیکھا ہے جناب اپنے کم کبھی بھی ایسی بات نہیں بولتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہو  
خاص کر جناب اپنے لیبر اور افرادی قوت کو انہوں نے نظر انداز کیا ہے میں گورنمنٹ  
سے سفارش کروں کہ ایک حاس ڈیپارٹمنٹ افرادی قوت کے لئے انہوں نے پوشین  
رکھی ہیں جناب اپنے تین ہزار لیکن تیک ہزار کا تعین نہیں ہے کہ یہ کس کو دے  
رہے ہیں کون کون سے ڈیپارٹمنٹ کو میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ میں لیبر۔ افرادی قوت اور  
اوپاف کو بھی انہوں نے نظر انداز کیا ہے۔ اوپاف..... پہنچنے حاجی صاحب سن رہے  
ہیں یا نہیں سن رہے ہیں۔ یہاں پر اوپاف ہے نہیں جناب اپنے بلوچستان میں اوپاف  
ہے ہی نہیں انہوں نے مساجد اور مدارس کے لئے دو لیکن پچھلے سال بھی دو لیکن رکھا تھا  
اس سال بھی دو لیکن رکھا کیونکہ اس وجہ سے کہ اس بجٹ کا بنیاد ہے سودا کرنا اور  
اس بجٹ کا بنیاد ہے پرستیج اور کمیشن اور اس بجٹ میں انہوں نے اسلامی مدارس اور  
مسجد کو نظر انداز کیا ہے اس وجہ سے اس بجٹ کو میں غیر اسلامی بجٹ قرار دیتا ہوں اگر  
ہمارے پرائمی ایجوکیشن میں ستو سو لیکن خرچ ہوتے ہیں جو ہمارے مدارس ہیں جناب  
اپنے آپ کو معلوم ہے جو ہمارے مدارس ہیں جو ہمارے مساجد ہیں اگریز کے دور  
حکومت میں مساجد اور مدارس کے جو چار جز تھے گیس مل اور کنکھن وغیرہ وہ سب

محاف تھے جب مسلموں کی حکومت بنی تو یہ سارے چار جزو ہیں وہ لاگو ہو گئے جو سراسر اسلامی اقدار کی توہین ہے اور اسلامی عبادت گاہوں کی توہین میں سمجھتا ہوں فشریز کے حوالے سے جناب اپنیکر میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں جو جانور ہیں وہ پورے پاکستان کا آدھا حصہ ہے فشریز میں بھی انہوں نے میں سمجھتا ہوں کہ فشریز کو ڈبوں میں بند کرنے کے لئے وہاں پہ ساحلی علاقوں میں مختصر مختصر صنعتیں بنائیں تاکہ ہماری جو چیزیں ہیں یہ پوری ملک کو پوری صوبے کو اور پورے عالمی دنیا کو پہنچائیں۔ جناب اپنیکر بنی ایہڑ آر کے لئے انہوں نے رکھا ہے سات کروڑ چوبیں لاکھ ..... اور سات کروڑ چوبیں لاکھ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے جب وہ بجٹ کا سائز بنا رہے تھے جب میں ملا تو ہمیلا کہ چار کروڑ دے رہے ہیں اور مجھے کا ڈیماڈ تھا سولہ کروڑ جو کہ بالکل ناکافی ہیں جناب اپنیکر اکنامکس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ترقیاتی بجٹ کے دو ڈھانچے ہوتے ہیں ایک بالائی ڈھانچہ یعنی سرجس سے مغز شعور کا تعلق ہے اور ترقیاتی بجٹ کا دوسرا تعکلی ڈھانچہ ہے پیدل جو سڑک پہ پیدل۔ میں جناب اپنیکر سمجھتا ہوں کہ اگر کسی صوبے میں روڈز عام ہو جائیں کسی علاقے کو سڑک پہنچائیں تو اس علاقے اس صوبے اور اس شرک کو ڈولپمنٹ خود پہنچ سکتے ہیں تو جناب اپنیکر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے مختلف سیکریٹ کے لئے اتنا اتنا پرسنٹ رکھا ہے دس پرسنٹ گیارہ پرسنٹ تیرہ پرسنٹ اس کے بجائے اگر ایک سیکریٹ پہ ایک ہی مدپ ہم زور دیں جس کو بی ایہڑ آر سول در کس یا سی ایہڑ ڈبلیو کہتے ہیں تو جناب اپنیکر یہ میں نے جو تھا اس میں SAP پروگرام بھی ہے اور NON SAP بھی ہے جس کا جناب اپنیکر میں SAP اور NON SAP کا وقت کی اختصار کی وجہ سے نہیں تاسکتا ہوں لیکن صرف اتنا ہے کہ میری ایک تجویز تھی اور آپ اس کو مرکز سے مناویں کہ سیپ پروگرام میں جس طرح انجوکیشن ہے اور پی اچ ای ہے اور تیرا جو ہے ہیلٹھ ہے یہ بی ایہڑ آر کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ بی ایہڑ آر کا کچھ کام ہو جائے۔ جناب اپنیکر ہمارے پیشین کے جو روڈز ہیں تین روڈز جن کے لئے اس وقت دس کروڑ روپے مختص

کئے گئے اس جون میں حکومت اور ٹھیکنڈار کے درمیان جو ایگر ہمنٹ وہ پورا ہو چکا ہے  
مچھلے سال بھی صفر ہند صفر رکھا تھا اے ڈی پی میں اس سال بھی صفر ہند صفر پہ نہیں .....  
میں نے وزیرِ اعظم صاحب کو بھی درخواست دیا تھا انہوں نے چیف سینکڑی کو بھی لکھا تھا  
رہنماءں ذر بھی دیا تھا چند رہ طین ریلیز ہو چکا ہے وہ بھی وہ جو ایسی سڑک ہے جہاں پر زیادہ  
ضرورت نہیں ہے زیادہ ضرورت مند سڑک کو انہوں نے نظر انداز کیا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب تمام معزز ارائیں سے زیادہ آپ بول چکے  
ہیں آپ وقت کا تقاضا ہے فائز مشربھی بولیں گے قائد ایوان نے بھی بولتا ہے آپ پلیز  
منفر کریں۔

**مولوی عبدالباری :** کچھ تجویز ہیں جناب اسپیکر یہ ذرا میں اور بھی مختصر  
کروں جنگلات کو بھی انہوں نے نظر انداز کیا ہے حالانکہ جنگلات کے حوالے سے شجر  
کاری کے حوالے سے پانی کی جو نیلی ہے او سط ہے وہ بھی اس میں بڑی مددگار ثابت  
ہو سکتے ہیں جنگلات کو بھی انہوں نے نظر انداز کیا ہے جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ جس  
طرح انہوں نے 1988ء سے پہ نہیں یا 1985ء سے ہر ایک ایم پی اے کو پچاس پچاس  
لاکھ دے رہے ہیں اور اس سال جس طرح عام جنیں ہیں وہ ممکن ہو جاتی ہیں تو کم از کم  
ایم پی اے فٹ پچاس لاکھ کی بجائے ایک کروڑ رکھیں۔ کیونکہ جس طرح بابت صاحب  
نے کہا کہ ایم پی اے اگر اپنی گمراہی میں کچھ کام کریں تو تجھے سے بہتر ہو گا دوسری تجویز  
یہ ہے کہ سیف پروگرام بقول جام صاحب وہ ہے 42 کروڑ وہ ایم پی ایز پ تھیں کریں  
ماکہ ایم پی ایز کی گمراہی ..... بے شک ایم پی ایز کی گمراہی بھی ضروری ہے۔ جناب اسپیکر  
1988ء میں نواب صاحب کی دور حکومت میں جو رپورٹ بنی ہے اس رپورٹ کو اسملی  
کے قبور پر لایا جائے اور جناب اسپیکر 1988ء کے بعد 1990ء کے بعد جو ہمارے کام  
ہوئے ہیں مختلف ڈولپہنٹ اور نان ڈولپہنٹ کے حوالے سے ایک احتسابی کمیٹی تشكیل  
دیں ماکہ وہ پورے صوبے کا احتساب کرے اور وہ رپورٹ پھر وہ اور پیش کریں

اسٹینڈنگ کیشیوں کے حوالے سے قائد ایوان صاحب نے یقین دہانی کرائی اسٹینڈنگ کمپنی کا متصدی ہوتا ہے حکومت کی چیزوں کی چنان بین اگر حکومت خود فریق ہو اور خود چھان بین کرے تو اس صوبے کو کوئی ترقی نہیں ملے گی اس میں بہتر صورت وہی روایت ہے کہ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان آپس میں مل بیٹھ کر از سر نو اسٹینڈنگ کیشیوں کو تکمیل دیں اور جس طرح صادق صاحب نے کماکہ ہمارے ڈسٹرکٹ آفیسر کے جو پونٹنگ اور ٹرانسفر ہے اس کو Tenure اور ٹرانسفر قوانین کا پابند کریں۔ بے شک اس میں جو ایم پی ایز کی تجویز ہے ایم پی ایز کی تجویز کو اہمیت دینی چاہئے۔ جناب اسٹیکر بلاک الیکشن کا کیا فائدہ ہے جناب اسٹیکر بلاک الیکشن اس وقت رکھ سکتے ہیں جب کوئی منصوبہ نہ ہو۔ ہمارے پاس جو بڑے بڑے روڈز پڑے ہیں ہمارے پاس جو واثر سلانیاں پڑی ہیں ان کے لئے انہوں نے کیوں مخفی نہیں کیا ہے یہ بلاک الیکشن ایک نئیم چیز ہے اس کو واضح کریں اور دوسری چیز یہ ہے۔ جناب اسٹیکر یہ چون 54 ملین یا باون ملین انہوں نے آب نوٹی کے لئے رکھا ہے یہ ایم پی اے کی تجویز پر جناب اسٹیکر یہ گورنمنٹ کی کمیں بچھنے سال آپ کو یاد ہو گا آپ بھی اس صوبے کا ایم پی اے ہیں۔ سب ایم پی اے بچھنیں لاکھ روپے دیا گیا تھا سیف پروگرام آب نوٹی کے لئے بھی نہ حزب اختلاف کا اور نہ حزب اقتدار کا ایک پیشہ خرچ نہیں ہوا ہے جو گورنمنٹ کے منصوبہ ساز اداروں کی نااہلی ہے اور جناب اسٹیکر حکومت کی طرف سے بلوچستان حکومت کو ملا تھا ایک سو سانچہ و اڑ سلانیاں بھی تک انہوں نے ایک بھی نہیں لگایا ہے جناب اسٹیکر ان چیزوں پر ذرا غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے لئے ہر ایک پاریمانی پارٹی انہی کوشش سے ایک ایک وزیر کو بکال دیں جناب اسٹیکر ہم بھی نہیں آئیں گے انشاء اللہ آپ کو لکھ کر دیں گے آپ رہیں گے حکومت میں اور ہم حزب اختلاف میں رہیں گے جناب اسٹیکر نان ڈوپٹنگ کے حوالے سے مری ریسٹ ہاؤس کے لئے انہوں نے رکھا ہے تمن کوڑ میں نے خود دیکھا ہے تمن کوڑ صرف باونڈری وال

کے لئے جناب اپنیکر اگر پاؤ نہ ری وال کے لئے انہوں نے تین کروڑ روپے رکھا ہے جو اے ذی پی میں موجود ہے وزیر خزانہ صاحب جب خود تشریف لائے تھے انہوں نے انکار کر دیا ہاشمی صاحب نے کہا تھا کہ نہیں دس لاکھ روپے رکھا گیا ہے تو ایسی بجٹ جو وزیر خزانہ کے علم میں نہ ہو اور وزیر اعلیٰ صاحب کا یوم معاون خصوصی ہے جس کے پاس ملکہ بھی نہیں کم از کم وہ تو بچھ دیکھ لیں اپنا ہاشمی صاحب یہ بتا رہے ہیں کہ نہیں دس لاکھ رکھا ہے اور پتہ نہیں نیچر کا ..... نیچر کا مسئلہ ختم ہو گیا وہ آگیا ڈاکٹر صاحب نہیں بس چھوڑیں ..... جناب اپنیکر انہوں نے سب سیڈی کے بارے میں بتایا ..... فرنچر کے لئے رکھا ہے انہوں نے سات کروڑ بھے یاد پڑتا ہے جب میں نے سی ایم ہاؤس پر سوال اٹھایا تھا ہمارا کسی سے ذاتی بد نیتی نہیں ہے نہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اقتدار میں آئیں اللہ تعالیٰ اقتدار اس کے خوش نصیب کریں اور وہ اقتدار کے مزے لیتے رہیں سی ایم ہاؤس کو بنانے کے لئے انہوں نے رکھا ہے ایک کروڑ ستر لاکھ ابھی میں نے سنائے اور یقین سے سنائے ان کے گورنمنٹ کے آدمی نے بتایا ہے ایک کروڑ انہوں نے رکھا ہے فرنچر کے لئے ایسا پسمندہ صوبہ جس کا میز، ٹائل اور کابل کے لئے سات کروڑ روپے رکھتے ہیں یہ سراسر بے انصافی ہے سرکاری امارات کے لئے رکھا ہے چھیس کروڑ اور دوائی کے لئے میں نے بتا دیا مختصر، گاڑیوں کے ڈیزیل اور پیٹرول کے لئے بارہ کروڑ روپے رکھا ہے جناب اپنیکر پچھلے سیشن میں میں نے فلور پر ایک وہ لسٹ پیش کی ایک ہی وزیر کے پاس جو تیس گاڑیاں زیر استعمال ہیں علاقائی سکریٹریوں کو دیا ہے اس کا نمبر وغیرہ سب کچھ میں نے اپنیکر صاحب کے حوالے کر دیا وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین وحاظی کرائی کہ ہم اس پر کارروائی مگریں گے لیکن ابھی تک کچھ کارروائی نہیں ہوئی۔ ٹیلی فون کے لئے رکھا ہے ساڑھے آٹھ کروڑ اور ٹی اے کے لئے رکھا ہے گیارہ کروڑ جو سراسر بنا انصافی ہے جناب اپنیکر فلٹر بلاک جو بنائے ہیں اس کے لئے رکھا ہے تریسٹھ اعشاریہ چھ سو اٹھتر میں فلٹر بلاک کی ضرورت کیا ہے ہمارے سول سیکرٹریٹ میں جناب اپنیکر آپ خود بھی گئے

تھے ہمارے فشر آفس میں ملتے نہیں کہتے ہیں کہ فلاں گھر میں ہیں جب فلاں گھر پہ جاتے ہیں تو وہاں پر لوگوں کا دھوڑ دھاڑ ہوتا ہے تا رہے ہیں کہ چون ہاؤس گک کے گھر میں ہیں ہمارے فشر صاحبان ..... میں نے مگسی صاحب سے کہا تھا کہ آپ اپنی کینٹھ کو ذرا کنٹھوں کریں اور وہ بڑی مشکل سے ہمارے جو انجوکیشن فشر ہیں وہ آٹھ بجے آتے ہیں وہ بھی کبھی کبھی ایسی جگہ بیٹھتے ہیں کہ جن بھی اس کو پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر ابھی ذاتی کمرہ جات کے لئے اسلام آباد میں چار قلبیت بنانے کے لئے رکھا ہے آتنا یہ اعشاریہ چھیس ملین ہے کہہ رہا ہوں کہ اسلام آباد بلوچستان ہاؤس آپ نے خود دیکھا ہے وہاں پر ایک کمرہ ہے پانچ سو پر جو خستہ حالت میں بوسیدہ حالت میں کیوں ہمارے وزراء صاحبان ہمارے ایم پی اے صاحبان ہمارے سیکریٹری صاحبان جب وہاں میٹنگ کے لئے جاتے ہیں ایک اچھا ہوٹل میں وہ چار پانچ سو پر گزارہ کر سکتے ہیں تو فشر بلاک یا وہاں پر اضافی کروں کی کیا ضرورت ہے رہائشی پلاٹ اسلام آباد کے لئے انہوں نے رکھا ہے پندرہ اعشاریہ چھ سو انٹر کروڑ ملین ریسٹ ہاؤس جھل مگسی میں بنانا رہے ہیں چھ اعشاریہ دو سو یعنی باشہ ملین میرے خیال میں جھل مگسی میں بالکل ضرورت نہیں ہے وہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب اللہ تعالیٰ نے ان کو ویسے عزت دیا ہے کسی گھر پہ جب جائے تو انشاء اللہ اس کو ہر ایک گھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ریسٹ ہاؤس بنایا ہے ہمارے کسی پر بد نیت نہیں ہے مقدمہ یہ نواب مگسی وزیر اعلیٰ ہو میں ہوں انٹر ہوں ڈاکٹر مالک جو بھی ہوں ایسے پسمندہ صوبے کے لئے اتنی ریسٹ ہاؤسون اور اضافی کمرہ جات کی بالکل ضرورت نہیں جناب اسپیکر ایم سیکریٹری کے لئے چھیس اعشاریہ صفر نو پانچ رکھا ہے سی ایم رہائش گاہ کے لئے پندرہ اعشاریہ پانچ سو رکھا ہے یہ .....

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب مولانا صاحب 55 منٹ ہونے والے ہیں آپ تقریر ختم کریں جی ٹیز

**مولوی عبدالباری :** جناب اسپیکر آخری بات ہے۔ یہ جو ٹرست رکھا ہے

برائے بگشی سماجی بہبود تین اعشاریہ تین سو ملین یہ کیا رہت ہے یہ کس کے لئے بنا رہے ہیں جناب اسپیکر یہ میرے خیال میں آپ سمجھتے ہیں وہ فارم خضدار میں ایم ملین۔ جناب اسپیکر یہاں پر آخر میں مختصر ایک گزارش کروں کہ معیشت اور اقتصادی نظام کا بنیاد ہے اقتصاد اور میانہ روی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں (عربی) زندگی اگر آپ گزارنا چاہتے ہیں تو زندگی میں میانہ روی کریں اور جو میں نے آیت پڑھی اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (عربی) نہ آپ زیادہ سنجوی کریں (عربی) نہ آپ زیادہ تجزیہ اور فضول کرچی کریں (عربی) پھر آپ مایوس بھی ہوں گے اور ناممید بھی رہیں گے تو جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ تب تک نہ وفا قی لوگوں کو نہ صوبائی حکومتوں کو نہ صوبائی قوموں کو تب تک اپنا حق نہیں مل سکتا ہے جب تک مسلمانوں کا تیری نظام نافذ نہ ہو اسلامی نظام اللہ جل شانہ فرماتے ہیں (عربی) مسلمانوں کا فطری نظام جو ہے وہ اسلام ہے کیوں ہمارے جو حکمران ہیں ہمارے جو بڑے لیڈرز ہیں اور ہمارے جو قبائل مشیران ہیں نوابان سرداران صاحبان ہم اتفاق کریں اسلامی نظام کی نفاذ کے لئے جو پاکستان بنانے کا بنیادی مقصد ہے اور تب تک پاکستان کو انتشار کا سامنا جب تک یہاں پر اسلامی نظام نافذ نہ ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** اب میں وزیر خزانہ جناب جعفر مندو خیل صاحب کو دعوت دوں گا کہ وہ اس پر تقریر کریں۔

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :** جناب اسپیکر جناب چیف مشر صاحب نواب ذوالفقار علی گمی صاحب قائد حزب اختلاف سردار اختر مینگل صاحب میرے محترم ساتھیوں کو لیکر مشر صاحبان ایم پی اے صاحبان پریس گلری والے اور دوسرے صاحبان اسلام علیکم۔ سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے اور اپنے سب ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں جس کے اوپر تقریر کے اوپر انشاء اللہ ہماری Maximum ہے

کوشش ہوگی کہ ان مفید تجویز جو ہم Practically کر سکتے ہیں ان کو ہم بحث کے بعد بھی جد ہر ردو بدل کر سکتے ہیں ان کو شامل کریں گے انشاء اللہ اور کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ تجویز اس میں Accommodate کریں۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ایک شاندار ماضی رہا ہے میرے خیال میں آج تک اس ملک میں میں یہ دعوے سے کہ سکتا ہوں کہ سب سے اچھی اسمبلی یہ رہی ہے اپنی روایات کے حوالے سے کیونکہ ہماری بیک گرا اور بیک اچھے ماحول سے ہے وہی ماحول کی عکاسی ہمارے اسمبلی میں بھی ہوتی رہی ہے اور خصوصی طور پر اس بحث سیش میں جو آپ نے دیکھا ہے ماحول جب صادق عمرانی صاحب جب چیز کر رہے تھے اس وقت بھی ہمارے اپوزیشن والے ہائیکاٹ پر تھے یا انہوں نے واک آؤٹ کیا تھا اس کے بعد بھی جو تقاریر آئی ہیں تمام ممبران کی طرف سے ان میں اچھی تجویز لائے ہیں اور صبر و تحمل سے ایک دوسرے کی تند د تیز جملوں کو بھی برداشت کیا ہے اپنی تقاریر میں جواب دینے کی کوشش کی ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے ایک اور اچھی پیشافت ہے جو ہم نے کی ہے ہماری جو پارلیمانی نظام ہے اس وقت ملک میں ان کے بر عکس اب فیڈریشن میں ویکھیں اسلام آباد میں نیشنل اسمبلی میں اور بھائیا تینوں صوبوں میں دیکھ لیں میرے خیال میں بعض وقت ہاتھا پائی ہو جاتی ہے اور کچھ بھی کمی نہیں ہوئی ہے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی اسمبلی کو اس بات پر اور بلوچستان کے عوام کو۔

کہ انہوں نے اتنے اچھے لوگ بھیجے ہیں کہ ان میں سننے اور برداشت اور بولنے کی تیزی ہے ہماری کوشش رہی ہے کہ ہم اپنی اسمبلی کو اپنے عوام کو ہر سطح پر اعتماد میں لیں چائے فیڈریشن کے ساتھ معاملات ہو جائے صوبے کے اندر معاملات ہو اپوزیشن کو بھی اور ٹریئزری ہینجز کو بھی اور انشاء اللہ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے بعد بھی جو بھی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ معاملات ہوں گے یا پراؤنسٹل کے معاملات ہوں گے ان میں آپ لوگوں کو اعتماد میں لے کر چلے کی کوشش کریں گے اور آپ کے اعتماد سے ہی ہم

اپنے تمام حق حاصل کریں گے اور تمام چیزوں پر کنٹرول بھی حاصل کریں گے کیوں کہ اس وقت ہمارے بجٹ کا زیادہ تر انحصار جو ہے وہ فینڈرل گرافٹس پر ہے جو ہمارے شیئر بننے ہیں این 'ایف' سی کے تحت ہماری بجٹ کا 52 کروڑ جو ہمارا پراؤ نشل شیئر ہے اس کے مساوی ہم کو جو فینڈرل گورنمنٹ سے الوکیشن ملتی ہے گیس کے اوپر ہے اور ڈویژنیل پول کے اوپر ہے تو اس میں یہ کہ پہلے اخراجات دیکھا جائے اور پھر آمدنی بڑھائی جائے آمدنی بڑھائی ہماری بس میں نہیں ہے کیونکہ 52 کروڑ کو 55 کروڑ کر سکتے ہیں اس سے کوئی خاطر کواہ نتیجہ حاصل نہیں ہو گا کیونکہ ایک بڑا ہمارا ٹیکسٹسیشن بجٹ ہے نیرو ٹیکسٹسیشن بجٹ ہے تو لذما ہمارے بلوچستان کا جو بھی بجٹ بنے گا اس کے اوپر وہی جو رسپہنس جو میں گے اس کے اوپر ہم بجٹ کریں گے اور اس کے مساوی ہمارے ساتھ کوئی اور ذریعہ بھی نہیں ہے یہاں بجٹ کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ سپیلس بجٹ ہے خصوصی طور پر مولانا عبدالباری صاحب نے بڑی بھی چوڑی تقریر کی ابھی تک وہ بنیادی نہیں سمجھ سکیں سپیلس ٹھیک ہے میں مانتا ہوں سپیلس ہے دو سو کروڑ روپے ہم نے سپیلس رکھا ہوا ہے لیکن وہ کدھری بینک میں نہیں جا رہا یہ جو ڈوپہمنٹ میں آپ کو جو ہم نے شوکتے ہیں ..... (داخلت)

**مولانا عبدالباری :** جو بجٹ میں سمجھتا ہوں شاید وزیر خزانہ نہیں سمجھتے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب تشریف رکھے آپ اسے تقریر کرنے دیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :** میں یہ کہہ رہا ہوں دو سو کروڑ روپے ہم نے سپیلس رکھے ہیں وہ کدھری بینک میں نہیں لے جا رہے ہیں اور نہ کسی اور طرف دے رہے ہیں نہ کوئی بچت رکھ رہے ہیں بلکہ اگر آپ بجٹ کا توازن دیکھے آج بھی Defint Leficit میں ہے اور وہ ہم لوگ کٹ لگانے کے بعد بھی ہمارا بجٹ کوئی 12 کروڑ کٹ لگا کر اس کو ہم لوگ Set کریں دو سو کروڑ ہمارا سپیلس ہے جو ہم لوگ نان

ڈولپمنٹ سے سولہسیں یا بچا کر کے ڈولپمنٹ کو دیئے ہیں اسی کے اوپر تو ہمارا ڈولپمنٹ بجٹ بنا ہے اور اس سال جو ہم نے رکھا ہے جیسا کہ میں نے بجٹ پیچ میں کہا یوں ریسورسز کے اوپر ہے انسانی ضروریات کے اوپر جس میں آپ کا صحت پروگرام آتا ہے پلک ہیلتھ انجینئرنگ واٹر سپلائی ایجوکیشن اس پر ہم لوگوں نے توجہ دی ہے کیوں کہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جب تک آپ انسانی ضروریات ڈولپ نہیں کریں گے نہ آپ انسانی زندگی کا معیار برقرار رکھ سکیں گے نہ ہی صوبے کو ترقی دے سکیں گے اس کے علاوہ ہم نے روڈز کو بھی خاطر خواہ رقم دی ہے جو جاری اسکیمیں اکثریت اس میں وہی ہے جس میں مولانا عبدالباری صاحب کے روڈ بھی شامل ہے میرے علاقے کے اور سب بلوچستان کے شامل ہے اس میں ہم لوگوں نے جو چار پانچ سال کے پرانے چلے آرہے ہیں جس وقت مولانا حصمت اللہ پی، ایڈ، ڈی مشر تھے یا اس سے پلے کے جو روڈ چلے آرہے ہیں یہاں یہ کہا ہے کہ نان ڈولپمنٹ میں انہوں نے زیادہ رقم خرچ کئے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ پہلی مرتبہ ہماری گورنمنٹ نے پروڈنٹ اکاؤنٹی میجرز لے کر کے زبردست انتظامی اصلاحات کے بعد یہ اس قابل ہوئے ہیں کہ مجھے سال کا میں آپ کو فیکوز بتاتا ہوں یہ آپ کا جو ریوانہ بجٹ تھا۔ کہ ہم لوگوں کا امشیمٹ تھا (1030 کروڑ روپے کا نان ڈولپمنٹ میں لیکن پورے سال ہم لوگوں نے مختلف چیزوں کے اوپر کنٹرول رکھنے کے بعد سولہسیں ہم لوگوں نے پیدا کئے ہیں اس کے بعد ہم لوگوں نے کوئی پیچارو، نہ کوئی لینڈ کروزر، نہ کوئی فارن ٹریپس نہ کوئی اور چیز خریدی ہے ان سب کے باوجود بعد میں ہم لوگوں کا بچت اس قابل آگئے کہ 1030 کروڑ اسٹیمیٹل کے بعد ہمارا جو مجھے سال ریونیو بجٹ تھا 1994ء اور جو آج تک چل رہا ہے سال 1994-95ء کا 1030 کروڑ کٹا کر 989 کروڑ پر پہنچا دیا اس طرح ہم لوگوں نے 41 کروڑ روپے لاست ایئر کے نان ڈولپمنٹ میں بچت کئے ہیں اور 120 کروڑ روپے ہم لوگ دینے میں کامیاب ہوئے ہیں ڈولپمنٹ سائیمٹ کو اپنی ریونیو سولہسیں سے تو اس وقت میں اپنے بجٹ تقریر پر آؤں گا کیوں کہ

دیکھنے میں یہ آیا ہے میکسیم جو ہمارے ایوان میں تقاریر ہوئے اور تجاویز دی ہیں ان میں فیڈرل بجٹ کو بھی Emphasise کیا گیا اسی ہشیلی کے فیڈرل گورنمنٹ سے جو ہم کو اپنے پروجیکٹ کے لئے ان کے فیڈرل بجٹ سے یا ان کے ڈپلومنٹ پروگرام سے جو شیز ملتا ہے اگلے سال کے لئے اس کے اوپر پہلے میں آؤں گا اس کے بعد اپنے پراؤ نسل بجٹ کے اور اپنے ساتھیوں کے اور اس ہاؤس کے تجاویز کے اوپر بھی روشنی ڈالوں گا فیڈرل بجٹ میں سب سے پہلے ہائی ویز ہیں افسوس ہے کہ بعض ساتھیوں سے میں نے سنائے کہ مندو خیل صاحب ہائی ویز کے اوپر اس وجہ سے بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں کہ اس کے اپنے خاندان کے ٹھیکے ہیں میں آپ کو بتانا چاہوں گا شاید یہ آپ لوگوں کے لئے نئی بات ہے بلوچستان میں میرا ایک ٹھیک ہے دوسرے صوبوں میں میرے دس بارہ ٹھیکے ہیں اس وجہ سے اگر دوسروں کا بجٹ زیادہ ہو جائے تو میرے حصے میں وہاں زیادہ آئے گا میرا حصہ بلوچستان کے حصے کے ساتھ تعلیم نہیں رکھتا ہے کیوں کہ میرا کاروبار ان صوبوں میں ہے ان صوبوں میں اگر ہائی ویز کا بجٹ زیادہ ہوتا ہے تو مجھے اس میں ایک قسم کا فائدہ ہے اور ہر میرے بھائیوں کا ایک پروجیکٹ ہے اس میں اگر کٹ لگ جائے کام بند ہو جائے تو ٹرک وہاں بھجوا کر کے پنجاب یا پشاور کے روڈ بنادیں گے آل ریڈی ان کا کام اور ہر چل رہا ہے کہ ہری بیکار کھڑی نہیں رہی گی اور ہائی ویز کے اوپر آج سے نہیں اسی وقت ہے زور دے رہے ہیں مگری صاحب میرے گواہ ہے اس بات پر کہ ہم 1992ء میں گئے تھے صدر غلام اسحاق خان صاحب کے پاس کہ بلوچستان کو ہائی ویز میں اس کا شیز نہیں مل رہا ہے یہاں ایک بھی پروجیکٹ نہیں ہے شکایت کی تھی ایک قسم کی جس کے اوپر میاں نواز شریف اس وقت کے وزیر اعظم تھے گورنر ہاؤس میں ایک ہوفنگ دی تھی اس کے بعد اس نے تین دلایا کہ میں پورے طور پر اشاء اللہ بلوچستان میں کچھ پروجیکٹ شروع کروں گا بلکہ کوئی اٹھائیں سو کلو میٹر کا وعدہ کیا کہ اس کو اس وقت شروع کرنا ہے مطلب اس نے اس طرح کر دیا کہ جس کا ذرائعنگ ڈیائئن کمپلیٹ ہو گا پی۔ سی، ون بنے گا اس

کو ہم ٹینڈر کریں گے کوئی دیری نہیں کریں گے لیکن افسوس کہ وہ مدت زیادہ چل نہ سکا اور اس دور میں کوئی چھ ٹینڈر ہو گئے جس میں او تھل بیلہ ایک تھا وڈھ سے لے کر سوراب دوسرا سوراب قلات تین یہ ہو گئے ایک جو چانچھیز نے ٹینڈر دیا تھا خپدار شدائد کوٹ دو ٹینڈر ادھر تھے نوکنڈی تفغان کے درمیان یہ چھ اس وقت شروع ہوئے لیکن افسوس اس کے بعد آج ہمارے حکومت کے بھی دو سال ہو گئے اور وفاقی حکومت کے بھی دو سال ہو گئے اس کے بعد کوئی ٹینڈر نہیں ہوا ہے بلکہ چنانچہ میں اس کے حساب سے اس وقت جو وفاقی بجٹ تھا کوئی دس ارب روپے تھا پیشل ہائی ویز کا یہ ہر ایک کی سمجھ میں آنے والی بات ہے بلکہ اس ساتھیوں کے ساتھ پی ایڈ، ڈی میں رہتے ہوئے اور اس پر ایم، پی، اے فنڈ خرچ کرتے ہوئے پانچ سال ہم کو ہو گئے۔

ہم اس کے لئے بلوچ سے بھی کہتے ہیں ہم سندھی سے بھی کہتے ہیں آج ہم اقتدار اعلیٰ سے بھی کہتے ہیں کہ آج ہمارے وطن پر تاریخ کی بدترین جنگ مسلط ہے ہمارے ساتھ مدد کرو۔ ہماری قوم کو نیست و نابود نہ کرو۔ ہمارے تمام شارکار برپا ہو گئے ہمارے ٹینک گئے ہمارے جماز گئے ہمارے تمام وسائل برپا ہو گئے ہم کہتے ہیں کہ افغانستان میں مزید خون خراپہ اور جنگ بند کرو افغانستان میں امن پیدا کرو یہ میں نے صدر صاحب سے کہا ہے بے نظیر صاحب سے کہا ہے کہ خدارا یہ جنگ بند کرو۔ اب ہم کسی اور جنگ کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں تو ان حالات میں ایک دفعہ پھر کتنا ہوں کہ وہاں امن ہو۔ اس سے اگر میرے ساتھیوں میں سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو معذرت خواہ ہوں کیونکہ ہماری اردو بھی گذوڑ ہے۔ جو اردو آتی تھی ہم نے کہہ دی اس میں گلا نہیں ہے جیسے پشتو میں کہتے ہیں۔ (پشتو) یعنی یہ تو قرآن کا کوئی لفظ نہیں ہے کہ غلط پڑھے تو آدمی گناہ گار ہو جائے گا۔

میں وزیر اعلیٰ صاحب سے خصوصی اپیل کرتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے لئے ایک خصوصی فنڈ میا کریں اور جعفر صاحب یہ جلد شروع کرائیں۔ شکریہ

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** عبد اللہ بابت کے بعد میں دعوت تقریر جناب محمد صادق عمرانی کو دینا ہوں۔

**میر محمد صادق عمرانی :** جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب جناب قائد ایوان، جناب قائد حزب اختلاف و معزز ارائیں، جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہیں گزشتہ دو روز سے بجٹ پر عام بجٹ جاری ہے اس میں مختلف امور پر اور مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا جس میں خارجہ پالیسی قوموں کے حقوق اور سلح افواج کے بجٹ پر تنقید کی گئی ہے۔ اور گیس رانلٹی پر بات چیت ہوا۔ میں آج واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں پاکستان میپلز پارٹی نے جموریت کے لئے اور جموری اداروں کو اعتمام بخشنے کے لئے جدوجہد کی ہے۔ اور ہماری پارٹی کی پالیسی ہے اور ہم یہ اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ان اداروں کو اعتمام بخشیں اور یہ ادارے چلتے رہیں اور اس ملک میں جموری روایات قائم ہوں یہاں پر جیسا کہ دوستوں نے قدرتی وسائل کو ترقی دینے کی بات کی ہے میپلز پارٹی نے ہمیشہ بلوچستان کے بنیادی حقوق کو آج سے نہیں ہمیشہ اس کا خیال رکھا۔ اور اس کے لئے دوستوں کو یہ ہنکایت ہو گی کہ 1947ء سے آج تک بلوچستان کو نظر انداز کیا گیا ہے میں مانتا ہوں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں جب بھی اس ملک میں غیر جموری قوں اقتدار میں آئیں۔ انہوں نے بلوچستان کو مکمل نظر انداز کیا لیکن میپلز پارٹی کی جو بھی حکومتیں آئیں میپلز پارٹی نے بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔ 1970ء کے بعد بلوچستان میں جو ترقی ہوئی ہے اور آج جو بھی بلوچستان میں تعلیمی ادارے موجود ہیں بلوچستان یونیورسٹی موجود ہے بلوچستان ہائی کورٹ موجود ہے۔ بولان میڈیکل کالج موجود ہے پھر میں اس کے متعلق مزید بات نہیں کروں گا یہ کسی کی کو تاہیں ہیں یہ تعلیمیں ہیں اور دوست پھر ناراض ہوتے ہیں میں تعلیمیں نہیں کروں گا۔

یہ سب چیزیں سیندک پرو جیکٹ ہو۔ گواور سی پورٹ ہو میں اس کے متعلق بات کروں گا کیڈٹ کالج ہے اور زرعی کالج کے مسئلہ پر جو کچھ ہوا انھیں ترک کالج خفدار ہے یہ بنائے گئے ہیں۔ 1947ء سے جو حکومتیں آئی ہیں یا بنی ہیں انہوں نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی ہے پہلے پارٹی کی جو بھی حکومت آئی ہے وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کی ہو یا محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی ہو انہوں نے صوبہ بلوچستان پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہماری پارٹی کی کوشش ہوگی اور اس چیز کا ازالہ کرنے کے لئے ایک جمہوری راستہ بھی موجود ہے اور آج بلوچستان میں سیندک پرو جیکٹ ہمارا ایک اہم منسوبہ ہے۔ اس پر کام چل رہا ہے۔

گواور ذیپ سی پورٹ پر کام چل رہا ہے۔ گواور ذیپ سی پورٹ ہمارے وفاقی حکومت کا ایک اہم منسوبہ ہے۔ جب اس منسوبے پر بات چیت ہوئی اور اس کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ کیوں کہ پورٹ بننے سے بلوچستان کم از کم انتارتی کرے گا۔ کہ جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے لیکن یہاں جو باہر کی کپنیاں ہیں یا جو لوگ اس میں دچکپی لیتے ہیں ان کے بارے میں بے جا پوچھننڈہ کیا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں انہوں نے اس سے اپنے ہاتھ سکھنچ لئے۔ سیندل ایشیاء کے آزاد ریاستوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے گواور ذیپ سی پورٹ کا تغیر ضروری ہے۔ وفاقی حکومت اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی اس پر خصوصی توجہ ہے کہ گواور سی پورٹ بنے۔ بلکہ میں ٹریوری ہنجڑ پر بیٹھیں ہوئے معزز دستوں سے درخواست ہے کہ یہاں ایک ایسی خونگوار فضاء پیدا کرنی چاہئے جس کے نتیجے میں یہاں بیرونی سرمایہ کاری ہو سکے۔ کیونکہ نہ وفاق کے پاس اتنا سرمایہ ہے اور نہ بلوچستان کے پاس کہ وہ اس منسوبے کو بنائے گجب تک باہر کی کپنیاں اس میں انوشنث نہ کریں۔ ہم اس صوبے کی ترقی چاہئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ گواور ذیپ سی

پورٹ بنے۔ اس دن ہمارے ساتھ چمیر آف کامرس کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر گواہ روپیہ سی پورٹ بنتا ہے تو ڈیلی تقریباً سات ہزار ریکین۔ سینٹرل ایشیا تک چلیں گے۔ اور اس سے لوگوں کو روزگار ملے گا۔ وفاقی حکومت نے وفاقی وزیر موصلات کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس کا جائزہ لے اور اس پر کام شروع کرے۔ بلکہ میں بھی اس سلسلے میں اپنے دوستوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ بے جا پر دیکھنے کرنے سے احتساب کریں۔ اور صوبے کی ترقی میں توجہ دینے کے لئے جو اہم ادارے ہیں ان کو قائم رکھنے کے لئے اور ان کو چلانے کے لئے ہمیں ایک ایسی فضاء قائم کرنی چاہئے۔ کہ ہاہر کی کپنیاں یہاں سرمایہ کاری کر سکیں۔ تو اسی طریقے سے وفاقی حکومت نے بلوچستان کے اندر جیسا کہ دوستوں نے لوڈیشنس کی بات کی۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کی خصوصی توجہ پر یہاں تین پاؤر پلانٹ لگ رہے ہیں۔ جب پاؤر پلانٹ، اونچ پاؤر پلانٹ، اور کوئی میں ایک پاؤر پلانٹ تکہ یہاں پر جو بھلی کا مسئلہ ہے وہ حل ہو سکیں لیکن اس میں بھی ہور کا وہیں درپیش ہیں۔ ان رکاوٹوں کو ہم نے اور

آپ نے مل جل کر دور کرنا ہے۔ کیونکہ اس صوبے کی مفادات ہمیں اور ہمارے پارٹی کو اس طرح عنزہ ہے جس طرح آپ کو۔ ہم بھی صوبے کی ترقی چاہئے ہیں۔ لیکن ترقی کے لئے یہاں پر ایک ایسی فضاء قائم کرنی چاہئے۔ کہ یہاں حالات ساز گارہو۔ اسی طرح پاکستان "ہلپر پارٹی اور خصوصاً" محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے کوششوں سے مکران میں جو بھلی کا مسئلہ ہے۔ بھٹکوڑ کو بھلی فراہم کرنے کا کام جاری ہے۔ اسی طرح دوستوں نے پاتیں کی ہیں۔ بیشتر ہائی وے کے بارے میں چونکہ بیشتر ہائی وے وفاقی حکومت کا ایک کارپوریشن ہے۔ وہ اس سلسلے میں بلوچستان کو اس کی ضروریات کے مطابق فنڈر فراہم کر رہی ہیں۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ پھر میرے دوست جعفر خان

مندو خیل صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ کیونکہ آج بھی شداد کورٹ خضدار روڈ پر کام چل رہا ہے۔ اسی طریقے سے تبتان نوٹکی شاہراہ خضدار کراچی روڈ کے مختلف حصوں پر کام جاری ہے۔ یہ الزام نعروہ بازی کی حد تک تو تھیک ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بیشتر ہائی ویسے اتحاری کو اس کے ضروریات کے مطابق فنڈز فرائم کی جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ بت جلد پیداوار دے گا۔ جس سے ہمارے صوبے کو فائدہ ہے۔ اسی طریقے سے جناب اپنیکر پھلے دنوں سوئی گیس کی سرچارج کے مسئلے پر شور ہوا۔ اور اس کی آڑ میں پاکستان ہیلپر پارٹی کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ حالانکہ وفاقی حکومت اور وزیر اعظم محترمہ بے نظر بھنو صاحبہ نے اپنی ذاتی کوششوں سے بلوچستان کو فنڈز جاری کیا۔ کیونکہ (این۔ ایف۔ سی) ایواڑ کے مطابق جس پر حکومت بلوچستان کے نمائندے کے مرشی اور اتفاق سے بلوچستان کا جو حصہ بنتا ہے وہ کم ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے صوبے کی ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے۔ اور انہوں نے ہیشہ صوبے کی ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے اور انہوں نے ہیشہ صوبے کی ترقی سے گھری دلچسپی والیگی رکھی ہے اور پاکستان کے ہر کوئی میں لئنے والے غربیوں کے مفادات کا تحفظ عزیز کاغذہ بازی کی حد تک نہیں بلکہ حقیقت ترقی ہمارے پارٹی کا بنیادی نصب العین ہے۔ صوبائی حکومت میں شامل کچھ نہیں دے رہا۔ اور بلوچستان کے حکومت کو توڑنے کے لئے وفاقی حکومت کو شش کر رہی ہے اور یہ محض افواہ اور الزام تراشی ہے۔ آج ہیلپر پارٹی سیاسی روایات کو ترقی دینا چاہیے ہیں۔ اور اکٹوپیت کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہیلپر پارٹی کو اپنی سیاست کو فروغ دینے کا حق بھی حاصل ہے اور اسے دیکھ سیاسی افراد اور جماعتوں سے سیاسی گفتگو اور معابرے کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اور یہ حق جس کے ذریعے بلوچستان کی موجودہ

کوئی حکومت کو تھکلیل دیا گیا ہے۔ اور جموروی طور پر یہ حق ہمیں بھی حاصل ہے۔ کہ ہم دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل جل کر اس صوبے کے مفادات میں ایک ایسی حکومت نہیں۔ جو اس صوبے کی ترقی پر خصوصی توجہ دے۔ کیونکہ ہم بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ایوان میں کوئی ٹریڈری بینوں پر بیٹھے ہوں یا اپوزیشن میں میرے لئے سب قابل احترام اور عزیز ہیں۔ کیوں کہ اس وقت آپ دیکھ رہے ہیں۔ گذشتہ ایک سال کے دوران اس صوبے کے اندر جو آپ اور ہم سب مل کر جب انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔ لوگوں کے پاس جاتے ہیں جتنا اگر آپ وفاقی حکومت پر تنقید کرتے ہیں۔ تو تمہوا ہمیں اپنے آپ پر تنقید کرنے کا حق رکھنا چاہئے۔ سوچنا چاہئے کہ ہم اس صوبے کے جس وزارت پر فائز ہیں۔ آیا اس منصب کو آپ ایمانداری سے سرانجام دے رہے ہیں۔ یا نہیں مرداںزی مالک نے بڑی بُی چوڑی تقریر کی۔ خانہ کعبہ سے حج کر کے آئے۔ حلف اٹھا کر کہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے تو آصف زرداری پر تو تنقید کی۔ میں ایمانداری کے ساتھ حلف اٹھا کر کتنا ہوں۔ کہ آصف زرداری جیسا ایماندار شخص آپ کو نہیں ملے گا۔ ایمانداری میں وہ اتنا خدا ترس آدی ہے۔ اس مرتبہ انہوں نے دو تین سو آدمیوں کو اپنے خرچ سے حج کروایا۔ مرداںزی مالک تو عمرہ کرنے کے لئے بھی گنسی صاحب کو ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ کہ جی دولاکھ روپے دو۔ اگر وہ اتنا ایماندار ہوتے۔ تو اس دولاکھ روپے سے پانچ افراد کو حج کرو سکتے تھے۔

**حلیٰ محمد شاہ مرداںزی (وزیر سماجی بہبود) :** میں نے حاجیوں کی بات کی

(مداخلت)

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :** مرداںزی صاحب۔ جب آپ تقریر کر رہے تھے تو کسی نے انٹر فون نہیں کی۔ ابھی آپ صادق صاحب کو تقریر کرنے

وے۔ صادق صاحب ہم معافی چاہتے ہیں کہ ہمارے دوست نے آپ کی تقریر میں اثر فتوکی۔

**میر محمد صادق عمرانی :** مہماں شکریہ۔ کیونکہ آپ نے بھی سرکار کے پیسوں پر جع کئے۔ آپ کی خواہش تھی کہ خانہ کعبہ کے ساتھ جو شاہ کی بڑی محل ہے۔ مجھے اسی میں ٹھہرا�ا جائے۔ اور پانچویں یا چھرویں فلور پر مجھے کمرہ ملے تاکہ میں وہاں رہوں۔ وہ آپ کو نہیں مل سکا۔ کیونکہ جع ایک تکلیف آدمی جع اس لئے کرتا ہے۔ کیونکہ وہاں پر آپ کو ایز کنڈیشن تو نہیں ملے گا۔ اب اگر ہم دس میں آدمی اچانک آپ کے گمراہ چائیں۔ تو آپ بھی رکاوٹ پورا نہیں کر سکتے۔ آپ ذہونیں گے ہم اور آپ بوج پشتون ہے۔ جب بھی مہماں زیادہ آتے ہیں تو آس پاس کے پوسیوں سے بستر لاتے ہیں۔ یہاں حکومتوں کا سوال ہے۔ لاکھوں آدمی وہاں خانہ کعبہ میں جمع ہوتے ہیں۔ لیکن وفاقی حکومت کی یہ پوری کوشش ہے کہ وہاں پر لوگوں کو بنیادی ضروریات میسر ہوں۔ اس کے لئے پوری کوشش کی جاری ہے۔ کیوں کہ آپ نے جس طرح بات کی کہ ہر ایک اپنے طور پر جائے۔ اگر انفرادی طور پر ہر ایک اپنے رہائش کا بندوبست کیا تو سعودی حکومت کا جو نکام یا جو قوانین ہیں تو وہ نہیں چل سکے گا۔ کیونکہ حکومتوں کے درمیان جو ریلیشن شپ ہے۔ وہ اسی کے مطابق چلتے ہیں۔ اس قسم کے بے جا الزام تراشی زیب نہیں دیتی ہمیں بھی پتا ہے کہ آپ نے کتنے اسکوں کو بیٹھک بنایا ہم اس طرف بکھی نہیں جاتے۔ کہ کتنے فذ ز ایماندارانہ طور پر لوگوں کو دیئے گئے اس پر جانے کی ضرورت نہیں۔ بہتر یہ ہے۔ اس دن بھی ہم نے اپوزیشن کے حوالے سے ہمارے یہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہے۔ واک آؤٹ کیا تھا اس بجٹ سے صرف اس لئے کہ بجٹ ایک قوی امانت ہوتی ہے۔ اس میں خیانت نہیں کرنا چاہئے۔ بجٹ بنتا تے وقت حالانکہ جس طرح سے ہم یہاں روایات کی ہات کرتے ہیں۔ روایات ہر سلسلہ پر قائم رکھتے

چاہئے۔

اگر روایات کی توقع حزب اختلاف سے کی جاتی ہے۔ تو اسی طریقے سے جناب امیرکر ہم ٹریوری ہنچوں پر بیٹھیں ہوئے دوستوں سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی آپ کے بھائی ہیں۔ ہمارا اور گھمی صاحب کا علاقہ ایک ہے اکٹھے دوستی ہے ایک دوسرے کے احترام کرتے ہیں۔ لیکن جس طریقے سے آپ لوگوں کو اپنے علاقے کے مفادات عزیز ہیں۔ جس طرح آپ اپنے علاقے سے منتخب ہو کر آئیں ہے۔ اسی طرح ہم بھی منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اور ہمیں اپنے علاقے کے مفادات بھی عزیز ہیں۔ بہتری ہوتا بجٹ بناتے وقت جس طرح جام صاحب نے ہمیں بلوایا تھا ہم گئے۔ ہمیں کوئی بلاکیں ہم جموروی روایات کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم سیاسی بات چیت کا دروازہ بند نہیں رکھنا چاہتے۔ ہم کو ایک دوسرے کو سننے کی رواداری کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ جب انہوں نے بلایا ہم گئے۔ وہاں انہوں نے جو تجاویزی ان کی مہماں لیکن جب آپ تجاویز لیتے ہیں۔ تو اس پر سو فیصد نہیں کم از کم میں فیصد تو عمل کریں۔ جناب امیرکر ایک فیصد بھی ان پر عملدر آمد نہیں ہوتا۔ اس کا ہمیں دکھ ہے۔ لیکن کیونکہ وہ حکومت پارٹی ہے۔ وہ اپنے علاقوں کو توجہ دینا چاہتے ہیں اور دوسرے علاقوں کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان سے کوئی گل نہیں۔ کیونکہ حکومت ان کی ہے۔ بہتری ہوتا جو جائز تجاویزیں تھیں ان پر عملدر آمد ہوتا۔ ہم ایک تجاویز دی تھیں کوئی بڑی تجاویز نہیں دی تھیں۔ اس سلطے میں نصیر آباد جاں سے میں منتخب ہوا ہوں۔ ذیرہ مراد جمالی ہمارا ذویشش ہیڈ کواڑ ہے۔ اس میں چار ضلع آتے ہیں۔ جمل گھمی، بولان، جعفر آباد، نصیر آباد۔ وہاں پٹ فیڈر کے کنارے پر موجود ہوتے ہوئے بھی لیقین کریں کہ وہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔ کیوں کہ واٹر سپلائی نہیں ہے۔ ہم اس ایک اسکیم کے لئے ذاتی طور پر جام سے

و رخاست کی۔ ہمارے دوست قائد ایوان نے ذیرہ مراد جمالی میں ہمارے ساتھ وعدہ کیا اور باقاعدہ اعلان کیا۔ ان کے اپنے اعلان جو انہوں نے کیا وہ یاد دلاتے ہیں۔ یہ نا انصافی نہیں ہمارے علاقے کے ساتھ اور کیا ہے۔ وہ جو فرض بتتا ہے آپ کے مکمل (پی اچ۔ ای) کا۔ کہ وہ لوگوں کو صاف تحریا پانی میا کریں۔ جب کہ دوسری طرف سڑہ سڑہ کروڑ روپے تھے اور تھاٹ پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اب لکر ہڑتال پر ہیں۔ ان کا چھوٹا سا مطالبہ ہے۔ سیکریٹ الاؤنس کا ان کو دیا جائے جو صرف تین لاکھ روپے بنے ہیں۔ ان کو دینے چاہئے تھی۔ جہاں اتنے سیکرٹ فڈ اتنے اور اخراجات ہیں اگر ایک غریب لکر جو رات دن آپ کے دفتر میں خدمت کرتا ہے۔ تو ان لکر کوں کو تین لاکھ دینے چاہئے تھے فراغلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ جناب اپنے یہاں سلح افواج کے سلسلے بیجٹ میں کی پر بات ہوئی۔ کیوں کہ اس وقت ہمارے پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کشمیر کے حوالے سے کشیدہ ہے۔ جو انگریزوں کی سازش کے ذریعے ہمیں ورنے میں ملی ہے۔ یا کسی اور حوالے سے کیونکہ وقایع ہماری اہم ضرورت ہے۔ اور وقایی اخراجات میں جتنا بھی۔ جب ہم ٹرانسل سوسائٹی میں رہتے ہیں جو یہاں قومیتوں کی بنیاد پر یا قوی شخص کی بات کرتے ہیں انہوں نے بھی پانچ پانچ چھ چھ ہزار افراد مسلح رکھا۔ افغانستان سے بھی لاکھیں قندھار سے لاکھیں پتہ پتہ نہیں کہا کہا سے انہیں لایا ہے اور ان کو دو دو ہزار روپے تنخواہ دے رہے ہیں۔ اور جدید اسلحہ سے ان کو مسلح کیا ہوا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی وقایع کو مضبوط سے مضبوط اور جدید نیکنالوگی کے ذریعے لیں کریں۔ اس پر ٹریوری ہنجھوں کے دوستوں نے تنقید کیں۔ میرا تواریے یہ ہے کہ اس پر تنقید نہیں ہوئی چاہئے۔ بہر حال ہمارا پارٹی کا یہ موقف ہے اور اس ملک کی سلامتی اور احکام کو اولیت دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیا ہمارے پڑوس میں ہے۔ آج بھی وہ ہمارے ملک کی سالمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ جس طرح میرے معزز دوست ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے بات کی قومیتوں کی اور اس نے کہا کہ یہاں دو قومیں

مهاجروں کے ساتھ اور پختوں کے ساتھ ناالنصافی ہو رہی ہے۔ میں یہ کوئی گاہ کہ جہاں تک الٹاف گروپ کا تعلق ہے۔ ہمارے پارٹی کے ساتھ واضح ثبوت ہے کہ وہ ہندوستان کے کئے پر بین الاقوامی اداروں کے کئے پر اس ملک کی سالمیت کے خلاف سرگرم عمل ہے اور ایک ایجنسٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ کیونکہ انڈیا نہیں چاہتا کہ پاکستان مختار ملک ہو یا یہاں پر ایک جمیوری نظام چلے اس لئے آج جو کراچی کے حالات ہیں۔ اس میں ہندوستان کا عمل دخل زیادہ ہے۔ پچھلی حکومت جب مسلم لیگ کی تھی اس وقت بھی انہوں نے پانچ کروڑ حیدر آباد کے دورے پر ان کو فنڈ فرائم کیا گیا تھا۔ جی ایم سید جنوں نے آج تک پاکستان کی استحکام اور سالمیت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ خیاء الحق اس کی لاہوری میں اسٹینڈی کے لئے جاتا تھا۔ جب سکھر ایئر پورٹ پر پاکستان کا جھنڈا جلا یا گیا۔ تو حکومت سندھ نے کہا کہ اب ان کو گرفتار کرنا چاہئے نظر بند تو پلے تھے۔

کیونکہ یہی لوگ آج کراچی میں حالات خراب کرنے میں دن رات مصروف ہیں پاکستان کی تمام پولیشیکل پارٹیوں کو چاہئے پہنچنے پارٹی ہو مسلم لیگ ہو پشتونخواہ ہو، بی۔ این ایم ہو۔ جمعیت ہو جو بھی پولیشیکل پارٹی ہو کیونکہ ہمارا فرض بتا ہے کہ اس ملک کے استحکام اور سالمیت کے اندر رہتے ہوئے یہاں پر ان قوتوں کے خلاف جو ہمارے وحدتوں کے خلاف سرگرم عمل ہے اور جو یہاں پر انسانیت کا قتل عام کر رہے ہیں ان کو قابو کرنے کے لئے ان کو بے نقاب کرنے کے لئے کراچی ایک پر امن شرخ آج اسی کوئند سے لوگ افغان جنگ کے بعد افغان جنگ پہنچنے پارٹی کے دور میں شروع نہیں ہوئی تھی تو اسلحہ جا رہا ہے پہنچنے دنوں اسی کوئند کے اندر کوئی ساتھ آٹھ آدمی ایم کیوں ایم کے یہاں پر گرفتار ہوئے جو یہاں سے راکٹ لاسنپر کلاشنکوف گولیاں مختلف میزائل خرید کر کراچی کے امن و امان کو خراب کرنے کے لئے یہاں سے لے جا رہے تھے جنہوں نے اس بات کا اعتراف بھی کیا یہ تمام چیزیں آپ اور ہم سب کی مشترکہ مفادات ہیں کہ ان پر توجہ دینی چاہئے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب عمرانی صاحب پنجیں منٹ ہو گئے ہیں پانچ منٹ مزید بولیں۔

**محمد صادق عمرانی :** جناب دس منٹ اور دے دیں تو جناب اسپیکر ہماری پارٹی نے محترمہ بے نظیر بھتو صاحبہ تے مجھے دنوں واضح طور پر اس بات کا اعلان کیا کہ ہم اس ملک کے اندر دہشت گردوں کے خلاف اور ڈرگ مافیا کے خلاف ہمارا اعلان جنگ ہے یہی وقتیں اس ملک کو سیوا تاڑ کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں اور حکومتوں کو تبدیل کرنے کی سازشوں میں بھی مصروف ہیں اور پولیسکل پارٹیوں کو زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرتے رہتے ہیں جناب جس طریقے سے یہاں کما گیا کہ جی ہمیں بجٹ کے سلسلے میں وفاقی ٹھوس بنیادوں پر کوئی فنڈ فراہم نہیں کرتا ہے میں دعوے سے کہتا ہوں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اور ٹرینری پیچہ بیٹھے ہوئے ان دوستوں کو دعوٹ دیتا ہوں کہ آپ ہتا دیں کہ کونی فیرا بلی گز شدہ دو سال کے دوران آپ نے یہاں سے اسلام آباد بھجوائی جو منظور نہیں ہوئی جب ہم وہاں بات کرتے ہیں تو آج تک یہاں سے کوئی ایسی منصوبہ بندی کیونکہ ہم جس طریقے سے مظلوم قوموں کی بات کرتے ہیں انسانیت کے جذبے کو فروع دینا چاہتے ہیں جس طریقے سے ہمیں لورالائی عزیز ہیں اسی طریقے سے نصیر آباد اور گوار عزیز ہیں برابری کی بنیاد پر ہر صوبے کے اندر بلا انتیاز ترقی ہمارا اولین فرض بتا ہے تو آپ بھی ٹھوس بنیادوں پر لائے یہ چیزیں آپ اور ہم سب مل کر صوبے کی مفاد میں لیں گا کہ یہاں صوبے کے اندر ترقیاتی کام ہو یہ جو سارے جاری ایکمیں ہیں سیندھ پرو جیکٹ کما کہ زندہ باد گواور زندہ باد پٹ فیڈر زندہ باد یہ کیونکہ ان علاقوں کی ضروریات ہیں ہم نے کبھی نہیں کما کہ جی صرف گلستان میں 33 چھوٹے چھوٹے ذیم ہے ضرور بننے چاہئے ان کا حق نہتا ہے وہاں کے غریب لوگوں کا کیونکہ قدرت نے اگر کران کو ایک ڈیپ سی پورٹ اور ساحل دیا ہے اس پر نصیر آباد یا پیشین والوں کا کیا اعتراض بھری ہے کہ آپ اور ہم سب مل کر وہاں ایک ایسی فضاء بنائے گا کہ وہاں کے لوگوں

کے مسائل حل ہو سکیں جناب ہم حکومت کے ساتھ صوبے کی ترقی میں حزب اختلاف میں جو ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں صوبے کی ترقی میں یا امن و امان کی بحالی میں ہم ان کے ساتھ ہیں جناب امن و امان کی صورت حال پر میں زیادہ نہیں جاؤں گا صرف اپنے علاقے میں ایک اہم منصوبہ ہے پٹ فیڈر پروجیکٹ جس میں برٹش کپنیاں ہمارا پڑوس میں چانپنیز کپنیاں Involive ہیں وہاں پر اس کی توسعے کے لئے کام ہو رہا ہے جو وفاقی حکومت کا ایک اہم منصوبہ ہے میں اتفاق کرتا ہوں اس بات سے کہ یہ پیسے آپ نے اور ہم نے دینے ہیں لیکن ہم وہاں پر آبیانہ کی صورت میں دوسرے نیکس کی صورت میں حکومت بلوچستان کو کیونکہ نصیر آباد ایک زرعی علاقہ ہے فراہم کرے گا ۱۹۹۵ء میں اس کا پروجیکٹ مکمل ہونا تھا لیکن آج تک مکمل نہیں ہو رہا اس لئے کہ آئے دن راکٹ لاسنگروں کا استعمال ہوتا ہے تو بتیری ہے کہ اس طرف قائد ایوان کو خصوصی توجہ دینا چاہیے کہ یہ جو وہاں کی صورت حال ہے یہ بہتر ہو اور میں اس علاقے کا ایم۔ پی۔ اے ہوں ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ وہاں پر گزشتہ ڈیڑھ سال سے تین ڈپٹی کمشنز تبدیل ہوئے انتظامیہ انتظامی بندیاں پر پوسٹ ان ٹرانسفر ہوتے ہیں جس طریقے سے دوسرے علاقے کے ایم۔ پی۔ اے ایم۔ این۔ اے ان کا حق بنتا ہے کیا ہمارا حق نہیں بنتا ہے اس دن بھی ہم نے قائد ایوان کو اور ہمارے دوستوں نے اس کو کماکہ تھوڑا بست ہم جانتے ہیں وہاں کے صورت حال کو ان کے رائے کا احراام ہونا چاہیے تجوادیز پر عمل کرے باقی فیصلہ آپ کا کام ہے اس میں کیونکہ یہ بہتری حکومت کی بہتری ہے کہ ان علاقوں کے جو منتخب نمائندے ہیں اس کی نشاندہی کرے اور پتہ ہے کہ کونا بہتر ہے کون خراب ہے جناب یہاں پر بات چلی مختلف باتوں کے ساتھ یہ بات بھی ہوئی پہنچنیز پروگرام پر تقدیم ہوئی جناب یہ وفاقی حکومت آج سے نہیں جب سے یہ ملک وجود میں آیا ہے وفاقی حکومت جو صوبے کو وسائل فراہم کرتی ہے اس کے علاوہ وفاقی حکومت ان علاقوں میں جو پسمندہ علاقے ہیں ضروریات ہیں اس پر خصوصی توجہ دینے کے لئے

چاہے وہ ایوب خان کا دور ہو چاہے مرحوم جو نجیو صاحب کا دور ہو انہوں نے بھی یہ اسکیمیں جاری رکھیں اور یہاں پر یہ کہا جاتا رہا کہ جی اس میں حزب اختلاف کو نہیں دیا جاتا تو جناب یہ ہے اخبار جنگ کوئٹہ میں جون کا ہمارے سینیٹر ہے جناب عبدالرحیم مندو خیل صاحب کا اس اخبار میں اشتمار آیا ہے ان کے اسکیمیں کا جناب اسپیکر سینیٹر محمد طریف صاحب جسوسی وطن پارٹی سے اس کے اخبارات میں یہ ہے یہ بھی سترہ جون کے اخبار میں اشتمار ہے کہ انہوں نے جو اسکیمیں دی ہیں وفاقی حکومت کو ان پر کام ہو رہا ہے اسی طریقے سے جناب اسپیکر جمیعت علماء اسلام کے سینیٹر حافظ حسین احمد کی جو انہوں نے اسکیمیں دی ہیں پہلے پروگرام کے تحت یہ اخبار میں اشتمار ہے کہ بلا اقتیاز انہیں دی جائی ہے تو یہ سرا سر زیادتی ہو گی اور جناب اسپیکر صاحب اسی طریقے سے زکوٰۃ اور بیت المال پر بھی بات ہوئی مردا نزیٰ صاحب کے بیٹ میں بست درد ہے کیونکہ اس کو کچھ نہیں مل رہا لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے درکر جن علاقوں میں نامزد کئے گئے ہیں وہ ایماندار ہیں کیونکہ زکوٰۃ کا پیسہ کھانا بست حرام ہوتا ہے جس طریقے سے آپ حج کی قرعہ اندازی کرتے ہیں آپ نے لوگوں کا قرعہ اندازی نام اپنے نوکر کا کہ جی قرعہ اندازی ہے دوسرا نام اپنے نوکر کا ہم لوگ ایسے نہیں کرتے ہیں جن لوگوں کو نامزد کیا گیا ہے مقرر کیا گیا ہے ایمانداری کے ساتھ غریب لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں ان کو مل رہا ہے یہ پہلا موقع ہے پہلے تو یہ تھا کہ انگھوٹا لگاؤ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب عمرانی صاحب آپ نے دس منٹ بولے تھے دس منٹ گزر چکے۔

**محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر صاحب جس طرح آپ نے مردا نزیٰ صاحب کو نام دیا مجھے بھی دے دیں تو جناب جو بھی دیا جا رہا ہے کسی بھی مستحق کو وہ باقاعدہ بینک میں جاتا ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ بھی سرا سر ہم لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس طریقے سے جناب اسپیکر

**جناب ڈپٹی اسپلکر :** عمرانی صاحب دس منٹ گزر چکے ہیں اب آپ تقریر کو ختم کریں دس منٹ گزر چکے ہیں 30 منٹ کے ہی وینے کی منجائش ہوا کرتی ہے۔

**محمد صادق عمرانی :** جو آپ کا حکم ہو جناب مریانی شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپلکر :** قائد ایوان نے فرمایا ہے تو پانچ منٹ اور بولیں آپ۔

**محمد صادق عمرانی :** جناب اسپلکر یہاں پر ایک اور بھی بات کی گئی کہ ہی صوبے کے اندر دو پہلے گورنمنٹ ہیں میں اس کے تردید کرتا ہوں کہ گورنر صاحب کا صوبے کے اندر کوئی پہلے گورنمنٹ نہیں ہے یہاں پر ایک جمہوری حکومت ہے مگر صاحب اس کا چیف مسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اور تعلقات بھی بہتر ہے کوئی خراب نہیں ہے اور کوئی ایسی صورتحال نہیں ہے جناب اسپلکر یہاں پر افغانستان کے حوالے سے ذکر ہوا افغان مهاجرین کا ذکر ہوا اس صوبے کے اندر رہنے والے چاہے وہ بلوچ ہیں پشتون ہیں اردو بولنے والے ہوں کوئی بھی ہو یہ صوبہ ان کا ہے ہمارے اس صوبے کے اندر جو مسائل ہیں لاءِ ایڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اس کا اعتراف ہمارے دوست بھی کریں گے افغانستان سے آئے ہوئے لوگوں کا عمل دخل بہت زیادہ ہے کیونکہ یہاں اگر آبادی پشتون ایریا کا پڑھتا ہے جو اس صوبے کے رہنے والے ہیں ویل کم کوئی اعتراض نہیں لیکن ان کا گزشتہ انتخابات میں ان کے دو نمبر جلی شناختی کارڈ فیڈرل ادارے ہیں کیونکہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی ایم پی اے کوئی بھی ایم این اے کوئی بھی سینیٹر اگر اٹھیٹ کرتا ہے ویری فائی کرتا ہے کہ جی میں ذاتی طور پر جانتا ہوں یہ یہاں کا باشندہ ہے تو ان کا شناختی کارڈ بھی بنتا ہے اس کا پاسپورٹ بھی بنتا ہے تو ایسے کئی کمپرسس ہیں ہزاروں کی تعداد میں ہمارے معزز ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کے اور ان کے پارٹی کے تو ان کے تصدیق ہیں کیونکہ جب تک یہ آپ کا ہم سب کا مسئلہ ہے۔

**سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) :** جناب اسپلکر پوچھت آف

آرڈر میں صادق صاحب سے یہ کوئی گاکہ ان کی فیڈرل گورنمنٹ ہے ہم نے یہاں بارہ  
قرارداویں پاس کی ہے کہ کہا ہے کہ افغان مهاجرین کو اگر افغانستان نہیں بھیجا جاتا تو  
کیپوں تک محدود کیا جائے تو کیوں نہیں کرتے ہیں آپ پر کیوں سچن کر رہا ہوں یہ  
**میر محمد صادق عمرانی :** جناب اسپیکر آپ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں.....

(مداخلت)

**سردار شناع اللہ زہری :** ہم تعاون کے لئے تیار ہیں۔

**میر محمد صادق عمرانی :** آپ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کریں اقدامات  
ہم آپ کے ساتھ ہیں تھیک ہے کیونکہ ان کی موجودگی سے یہاں بنتے والے لوگوں کی حق  
تلخی ہو گی یہ تو آپ کاملہ نہیں ہے پلے سے یہ مسئلہ ہے یہاں پر ان کو کھل کر آزادی  
دی گئی تھی آج یہاں بڑے بڑے ہوٹل شریں دو کافیں سب ان کی ہیں تو اسی طریقے  
سے جناب اسپیکر یہاں قرارداویں کا ذکر ہوا کہ جی یہاں ایسے سات قرارداویں جس پر  
وفاقی حکومت نے عمل نہیں کیا تو میں جناب اسپیکر حیدر صاحب نہیں ہیں حیدر اچنی  
صاحب انہوں نے خود کہا ہے یہاں کی اپنی اسمبلی اپنی قرارداویں پر عمل نہیں کرتی یہاں  
کی اسمبلی نے رکھنی کو ضلع کا درجہ دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی تھی لیکن اس پر  
بھی عمل درآمد نہیں ہوا متفقہ قرارداد تھی رکھنی کو ضلعی ہیڈ کوارٹر رکھنی تھی لیکن  
قرارداد تھی جمالی صاحب کے دور میں یہاں منظور ہوئی ضلعی ہیڈ کوارٹر رکھنی تھی  
رکھنی کی بجائے بارکھان کو رکھا گیا جناب اسپیکر سرور خان کاٹھ نے ایک اچھی تجویز رکھی  
تھی کہ اسلام آباد میں بلوچستان کی ایک ایسا سیکرٹریٹ ہونا چاہئے کیونکہ باہر کی جو کپنیاں  
فائز کرنا چاہتی ہیں ان کے ساتھ رابطہ بھی رکھیں اور وفاق سے رجوع بھی کریں یہاں  
سے جو فراہمی بنی ہے اگر اس سلسلے میں انہیں ہماری تعاون کی ضرورت ہو گی تو انشاء  
اللہ ہم ان کے ساتھ ہیں جناب اسپیکر جمالی تک بحث کا تعلق ہے اس میں تو ہم کہتے ہیں  
کہ ہمارا پورا صوبہ ہے تو جناب اسپیکر طاہر لونی صاحب توسط نہیں رہے ہیں میں ان کی

وزارت کی طرف آرہا ہوں تو صحت کی آپاشی کی مد میں ابجوکیشن کے سلسلے میں ہمارے علاقے کو نظر انداز کیا گیا ہے ہم توقع رکھتے ہیں جہاں بنیادی ضروریات ہوں بلا امتیاز ان کو دینی چاہئے ڈاکٹر مالک کے اس پر تو تقریریں بھی ہوتی اس کی ایمانداری کا بھی لیکن ہمیں اس کی ایمانداری پر بھی تھوڑا بہت میرے دوست ہیں نہیں شک نہیں واقعی ایماندار اور اچھے سیاسی ورکر ہیں تو جتنا ان کو اپنا علاقہ عزیز ہے صرف تربت اس کا علاقہ نہیں ہے پورا بلوچستان اس کا ہے جہاں جہاں ضروریات ہیں وہاں کا بھی ان کو خیال رکھنا چاہئے جناب اسپیکر میں تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا۔ مریانی خدا حافظ

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** جناب محمد صادق عمرانی کے بعد مولانا عبدالباری صاحب تقریر کریں گے انہوں نے گزارش کی ہے ہمیں کہ بجٹ پر انہوں نے زیادہ مطالعہ کیا ہے حسب روایت ان کو زیادہ نائم دیا جائے مولانا صاحب کتنے منٹ آپ بولنا چاہیں گے مولانا صاحب ویسے سمجھائش تیس منٹ کی ہے آپ پہنچتیں منٹ بولیں۔

**مولانا عبدالباری :** جتنے اپیچھے تھے سب جس طرح جلسے میں تقریر کر رہے ہیں میں تو بجٹ پر کر رہا ہوں خیر ہے دیکھیں گے انشاء اللہ کوئی وقت دے گا کوئی صاحب سب پیشے ہیں۔

**جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ) :** کیونکہ نام اگر دیں تو فائنل up Final wind ہو گا میں سب کی تقریروں کا چیف مشر صاحب نے بھی کیونکہ نام نکل رہا ہے اس کی وجہ سے ..... (شور)

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** چار تقریریں اور بھی ہیں۔

**مولانا عبدالباری :** (علی) جناب اسپیکر یہ سیشن بجٹ کا سیشن ہے المذا میں سمجھتا ہوں کہ اپنی تقریر اور اپنی باتیں صرف بجٹ کی حد تک محدود رکھوں جناب اسپیکر بجٹ لفظ فرانسیز زبان کا لفظ ہے اور بجٹ کی معنی ہے کسی بھی حکومت کی سالانہ آمدنی

اور اخراجات پر مبنی حسابات کو بحث کہا جاسکتا ہے آسان الفاظ میں جناب اسپیکر بحث لفظ کا یہ معنی ہے سالانہ گوشوارہ اور سالانہ میزانیہ جناب اسپیکر بحث ایک عمل ہے بعض مورخین کے مطابق بحث کا آغاز اور ابتداء فرانس کے دور انقلاب سے ہو چکا ہے لیکن اکثر مورخین نے کہا ہے کہ بحث کا آغاز اور ابتداء امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے دور حکومت سے ہو چکا ہے امیر المومنین کے دور حکومت میں بحث چار شعبوں پر تقسیم ہوا کرتا تھا۔

(1) محکمہ عدل والنصاف

(2) محکمہ احتساب

(3) محکمہ نظارہ یعنی نگرانی کا محکمہ

(4) اور چوتھا ابجکش یعنی تعلیم لیکن اس وقت ابجکش میں تعلیم اسلام اور تبلیغ دین بھی شامل تھا اور تیسری بات بحث کا نصب العین عوامی نمائندگان پر مشتمل اسلامی عوام کی جانب سے فراہم کردہ رقم عوام کی رہنمائیات اور جائز خواہشات کی عکاسی ہوتی ہیں جب اسلامی میں بحث ہوتا ہے تو عوام یہ سمجھتے ہیں اور عوام کو پختہ یقین ہوتا ہے کہ ہمارے عوامی نمائندے ہمارے حقوق کے پاسبان نہ کچھ اور جناب اسپیکر ہر چیز کا ایک ہی ہوتا ہے حیات تربیتی اور دوسرا ہے ہوتا ہے روح اور فلسفہ مادہ کرنے ہیں۔

جناب اسپیکر اس وجہ سے میں نے بار بار بکنٹ میں یہ تجویز رکھی تھی اور بار بار میں نے گورنمنٹ سے یہ گزارش کی تھی کہ یہ بحث یہ کوئی پولیٹیکل یا سیاسی مسئلہ، قبائلی مسئلہ نہیں ہے کہ یہ وزراء صاحبان یا ایم پی اے صاحبان بنا کیں بلکہ اکنامکس کا مسئلہ ہے اس پر اکنامکس کا ماہر بلا کر بحث بنا کیں عام دنیا میں جس طرح ہوتا ہے۔ جناب اسپیکر ابھی آئیں اخراجات کی طرف یہ تو ہماری کلن آمدی ہے۔

(آپس میں باقی آپ دو وقت میرے مہمان ہیں)

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا صاحب آپ کے پیش منٹ ہو چکے ہیں۔

پانچ سال ہم کو ہو گئے ہیں کوئی بھی پروجیکٹ جو پہلے سال شروع ہوتا ہے اس کی کم سے کم رکاوائر منٹ ہوتی ہے کیونکہ وہ نینڈرنگ اسٹیج میں چلے جاتے ہیں یا کام تھوڑا بہت شروع ہوتا ہے کم رکاوائر منٹ ہوتی ہے اگلے زیادہ آتی ہے اس سے اگلے سال ممکنہم اس کی رکاوائر منٹ ہوتی ہے تو ہم کو اس وقت ۱۵ فیصد ٹوٹل نیشنل آئی ویز کے بجٹ کا شیئر دیا گیا تھا ۹۳-۹۴ء میں ۱۵ فیصد اور یقین دلایا تھا کہ اگلے سال اس کو ۲۵ فیصد کریں گے پھر جو ہمارا شیئر بنتا ہے ٹوٹل نیشنل آئی ویز کا بلوجستان کا شیئر بنتا ہے۔ ۳۳ فیصد وہ کہ رہے ہیں ۱۹۹۵ء میں کریں گے کیونکہ پروجیکٹس سب جون میں ہوں نینڈر اسٹیج سے نکل گئے ہوں گے لیکن افسوس پہلے سال ہم کو ۱۵ فیصد ملا ۹۳-۹۴ء میں لاست ایئر ہم کو ۹۰۴ فیصد ملا ٹوٹل بجٹ بجائے ۲۵ فیصد ملنے کا وہ کر کے ۹۰۴ فیصد ہو گیا اس سال جو پروجیکٹ فلی بلوم پر ہیں ہر پروجیکٹ اس وقت آپ نے خود ہی دیکھا ہوا گا جناب امیرکار اور اس ہاؤس نے دیکھا ہوا گا سردار صاحب کے گھر کے سامنے ایک روڈ بن رہا ہے اسی طرح قلات میں روڈ بن رہا ہے جام صاحب کے گھر کے سامنے ایک روڈ بن رہا ہے اسی طرح ہمارے نو تیزی صاحب کے علاقے میں ایک دو روڈ بن رہے ہیں یہ سب اس وقت کارپیڈیگ اسٹیج پر آگئے ٹوٹل وہ کوالٹی آئی ٹوٹل پر آئے گی اس سال ہمارا جو ۳۵ پر سنت کی بجائے ہم کو کٹ کر کے ۹۰۴ پر سنت دیا گیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ۳۵ پر سنت کے حساب سے لیکن اس کے بعد انہوں نے لئے دیئے کے فلاں فلاں ہے وہ فاران کمپنی ضروری ہیں موڑوے ضروری ہیں سندھ کی ہائی ویز ضروری ہے موڑ بائی پائیز ضروری ہے ان سب کا کر کے بھی ہمارے غیر ضروری کر کے یہ جو انہوں نے حساب کیا دو سو کروڑ روپے آپس میں ان کا ایگری ہو گیا کہ دو سو کروڑ روپے پروائیز کریں گے آپ اپنے پروجیکٹ کو ذرا سلو کریں لیکن افسوس اچانک اس سال ابھی سالانہ پلان فاروی پروگرام کا جو مشنگ ہوا پر ایئی کمپنی کا جو مینگ ہوا اس میں ہم کو بتایا گیا کہ آپ

کو 50 کروڑ روپے میں گے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ چھ روز شروع ہیں پچاس کروڑ سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں پچاس کروڑ نہیں 80 کروڑ سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں پچاس کروڑ 80 کروڑ سے زیادہ اس وقت آل ریڈی لانبلیشنز کریٹ ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ان روڑوں کے اوپر اگلے سال کے لئے کوئی کام نہیں ہو گا بلکہ یہ تو ہمارا حق تھا ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کا کمیٹیٹھ کھاکہ آپ کے تمام روڑوں کو بینڈر کر کے شروع کریں گے یہ کیا ہوتا ہے کہ ایک حکومت چیخ ہو جاتی ہے دوسری حکومت آجاتی ہے تو کمیٹیٹھ بھی بھلا دیتے ہیں نہ کہ وہ کمیٹیٹھ بھلا دیتے ہیں چلو جو روڑ شروع ہیں جن کے اوپر اس وقت لوگ ڈرائیشنوں میں دوڑ رہے ہیں آج بابت صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے علاقے میں ڈرائیشنوں میں روزانہ پانچ چھ کاڑیوں کے ایکسپریس ہوتے ہیں آپ اندازہ لگائیں جب ان سب سے اگلے سال کام بند ہو گا اور لوگ ڈرائیشنوں پر چلیں گے تو کتنے ایکسپریس دن کے ہوں گے اور لوگ کتنے گز روڑ کھائیں اس وجہ سے میں صادق عمرانی صاحب سے خود ہی خصوصی طور پر کیونکہ آئی ویز کے اوپر ان کا کوئی عمل دخل ہے۔ بلکہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے دوستوں سے زیادہ یہ ریکویٹ ہو گی ہے وہ میرے پر اجھکس کے لئے پیے لاے ہے وہ بیشتر ہائی ویز کے لئے پیے لاے ہے یہ پیے بلوچستان کے ہیں اس کو دوسرا کوئی رنگ نہیں دیا جائے اس بلوچستان کا حق ہے اس کو دلایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اتنے کمزور بھی نہیں ہے کہ اگر دوسرے صوبوں کو آٹھ آٹھ ارب روپے ملے ہیں سات سات ارب ملے ہیں ہم لوگوں کا اپنا 418 کروڑ 35 پر سنت کے حساب سے میجر شیرز ہمارا ہتا ہے آئی ویز میں وہ نہیں ملے پہنچ رکھا ہے اس کے اوپر امن و امان کا بھی ذکر آیا ہے میں اپنے دوستوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ امن و امان ہمارا ایک پر ایلم وہاں رہا ہے انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہے کہ اس سال ہم بہتر کریں گے ہم نوٹل ایریا ایف سی کو دے دیا ہے اور یہ توقع کرتے ہیں کہ انشاء اللہ امن و امان کا پوزیشن اس سال مکمل طور پر صحیح

ہو جائے گا لیکن امن و امان کے بعد دوسری بات آتی ہے ۔ 190 کروڑ روپے ان کی  
ڈیماونڈ تھی بلکہ شیئر تھا اس سال جو ملتا ہے یہ وفاقی حکومت بھی ہم کو نہیں دے رہی ہے  
میں اس کی تفصیل آپ کو بتاتا ہوں یہ ایشین ڈولپمنٹ پینک کا پروجیکٹ ہے جس کی پے  
منٹ ہم نے کرنی ہے بعد میں وفاقی حکومت کا صرف دس کروڑ روپے شیئر بتا ہے اس  
میں اس سال ہم کو دیئے گئے ہیں 80 کروڑ آپ اندازہ لگاتے ہیں کہ 190 کی بجائے 80  
میں کتنی کی آئے گی کام میں 60 پرسنٹ کی آجاتی ہے اس کے مساوی جو نیکست ایئر  
ٹرانسفر ہو گی یہ المٹونٹ تو اس کے اوپر ایسکیلیشن چیزے مولانا پاری صاحب نے کہا آج  
جو کام آپ ایک المٹونٹ سے کر سکتے ہیں کل اسی امونٹ سے نہیں کر سکتے ہیں دوبارہ  
اس کو بڑھانا پڑے گا سیندک پروجیکٹ ہے 210 کروڑ روپے اس کی اس سال  
ریکوائرمنٹ تھی کیونکہ اگست میں پروڈیکشن پر آجائے گا 210 کروڑ کی بجائے 30 کروڑ  
روپے دیئے گئے آپ اندازہ لگاتے ہیں جناب اسٹیکر اور محض ایوان کے دوست اندازہ  
لگاتے ہیں کہ 30 کروڑ توہ تنخوا ہوں اور دوسری چیزوں میں چلے جائیں گے مقصد یہ کہ  
اگلے سال پروڈیکشن پر نہیں آئے گا انہوں نے یہ منصوبہ غالباً "اپنے دل میں ترک کر دیا  
ہے باہت صاحب نے لوڈشیڈنگ کا ذکر کیا کیونکہ ہمارے صوبے میں اس وقت کوئی دس  
گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی ہے جب کہ دوسرے صوبوں میں کوئی دو ہزار کے قریب ان لوگوں  
کو بھلی بیجنے کا پر ایلم ہے اور ہم لوگوں کو بھلی بیجنے کا پر ایلم ہے کیونکہ لائن نہیں ہے ہمارا  
کوئی واپڈا ہمارے علاقے میں بھی کام نہیں کر رہا ہے ایک لائن گدو سے آرہی ہے اس  
کے اوپر اتفاق کر رہے ہیں اسی کمہنسی کے مطابق آپ کو اتنی ہی ملے گی جب تک نئے  
لائن آئیں گے کچھ بھی نہیں ہو سکے گا تو میری یہ ریکویٹ ہو گی اس ہاؤس سے بھی اور  
فیدر ل گورنمنٹ سے بھی کہ بھی ہمارا جو نیا ٹرانسیمیشن لائنز ہیں ان کے اوپر توجہ دیں  
جب تک ان کو کمہنسی نہیں کریں گے یہ ہماری لوڈشیڈنگ اور زمینداروں کے اوپر  
ثاروا بوجھ یہ بڑھتا ہی رہے گا اور وہ لوگ منید قرضوں میں دبے چلے جائیں گے نہ واپڈا

ریکوری کر سکے گی نہ کوئی اور ریکوری کر سکے گا جب کسی کی آمدی نہیں ہوگی تو ریکوری کیا دیں گے پسیے کہ ہر سے لائیں گے اسی واپڈا میں پسند کا ذکر کر رہا ہوں کہ وہاں پاور لانٹ لگ گیا لیکن ڈیسٹری یوشن لائنر نہیں ہیں جیسے میں نے بجٹ تقریب میں کما تھا میرے دوستوں کی طرف سے بھی میں ان چیزوں کو اکاموڈیٹ کر رہا ہوں مختلف ناموں سے ہمارے سب دوستوں نے تقریباً "اس کا ذکر کیا اپوزیشن ہے" سے بھی ٹریڈری ہے جیز سے بھی نام لیتا ذرا مشکل ہو جائے گا لیکن وہ پسند پاور پلانٹ ایسی پڑا ہوا ہے ان کے لئے یوٹیلاائز تیل اور دوسری آرہے ہیں لیکن ڈیسٹری یوشن لائنر نہ ہماری بس کی بات ہے نہ ہماری بجٹ میں اس کو کسی بھی طرح اکاموڈیٹ کیا جاسکتا ہے بجٹ کا ٹوٹل سائز ہمارا 210 کروڑ روپے سوپلیس ہے اس میں میجر امنٹ ہمارے چلے جاتے ہیں جو فارن ایڈپر اجیکٹس ہیں پہلے ان میں چلے جاتے ہیں پھر سیپ میں چلے جاتے ہیں کچھ بھی نہیں بچتے ہیں ہمارے ساتھ ایک بی ایم سی کپلیکس ہے صادق عمرانی صاحب اور دوسرے دوستوں نے اس کا ذکر کیا کہ اس کو پسیے دیئے گئے ہیں زیادہ میں یہ مانتا ہوں کہ لاست ایئر 93-1994ء میں 15 کروڑ روپے دیئے گئے جو ایک اچھا شیئر تھا اس سال بھی کوئی 15 سے 20 کروڑ کے درمیان اس کو ضرورت ہے اگر واقعی اس ریٹرو کو میشن رکھتے تو اس سے بولان میڈیکل واقعی ختم ہو جاتا ہے شاید کسی کو لیکن نہیں تاکہ یہ پروجیکٹ ختم ہو سکتا ہے کیونکہ جب ہم پہنچتے اسکوں میں پڑھتے تھے اس وقت بولان میڈیکل تھا پھر ہم کالجوں میں آئے وہی بولان میڈیکل ہے پھر ہم کسٹمروں کشن چلے گئے وہی بولان میڈیکل ہے پھر ہم سیاست میں آئی وہی بولان میڈیکل ہے اس سال بولان میڈیکل کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی ہے میری یہ ریکویٹ ہوگی کہ یہ 2015 کروڑ روپے اتنا بڑا ایٹم نہیں ہے 400 500 سو ارب روپے کی بجٹ میں 15 کروڑ روپے تو وہ اجارہ داری بھی نہیں آئی ہے اگر رکھا جائے تو شاید یہ پروجیکٹ کمہلت ہو جائے کیونکہ جو دوسرے ریکورمنٹ کا ہے وہ جب اپنے گرانٹ کے تحت ہم کو مل جائے گا اس کے بعد میں آؤں

گا ان پر جمکنس کی طرف جس میں دوسرے صوبوں میں فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے لیکن جب ہم مطالبه کرتے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ پر اونسل ایشوز ہیں کیر تھر کنال ری ماڈل نگ ہے یہ بلوچستان میں کوئی تمیں کلو میٹر آتا ہے سندھ پاؤر تک جو سندھ میں ہو رہا ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے ہم کو کہا گیا کہ یہ بلوچستان گورنمنٹ کریں ابھی آپ اندازہ لگاسکتے ہیں اس دستیاب وسائل میں تو یہ پراجیکٹ نہ ہونے سے رہا یعنی سندھ کے لئے تو ہر فیڈرل پروجیکٹ ہے فیڈرل گورنمنٹ خود ہی کر رہی ہے جب بلوچستان میں ہوتا ہے تو وہ پر اونسل بجٹ ہو جاتی ہے پانی کے مسئلے کا ذکر آیا ہے تمام کوارٹر سے پانی کے مسئلے کا ذکر اٹھا ہے تو شاکنہ وہ صورتحال جو دس سال بعد کوئی کی ہونے والی ہے شاید یہ کوئی نہیں آس پاس علاقے سے لوگ لقل مکانی کریں جو اسکوں اور ہسپتال اور دوسرے ہم کہتے ہیں کہ انسانی ضروریات ہیں ہسپتال میں یا روڈز ہیں شاید وہ اسکی پڑے رہیں لیکن جب پینے کا پانی نہیں ہو گا تو کوئی رہے گا اس علاقے میں کس طرح ایکریکلپر تو ختم ہو جائے گی پانی شرپوں کو نہیں ملے گا پانی میں فیڈرل گورنمنٹ 18 ارب روپے سکر پر خرچ کرتی ہے اینول پر انہوں کمیٹی میں ان سے ذکر کیا تھا کہ مسئلے دونوں پانی کے ہیں ایک جگہ اور آرہا ہے دوسری جگہ نیچے جا رہا ہے ایک جگہ اور پرانے سے زمین ختم ہو رہا ہے دوسری جگہ نیچے جانے سے زمین ختم ہو رہا ہے جدھرا اور آرہا ہے وہ آپ لوگوں کی خوش قسمت علاقوں سے ہے اس کو پانی مل رہا ہے اس کو اٹھا رہا ارب روپے سالانہ مل رہا ہے کیونکہ میں یہ ذکر کرنا چاہوں گا کہ سندھ تو خوش قسمت ہے اس کو خدا نے لیدر شپ دیا ہے ہنjab اور فرنیر خوش قسمت ہیں ان کو پیور و کری اور استبلیشممنٹ دی ہے۔ Including your army also ان کو تو اپنا حصہ مل جاتا ہے جو زور پڑتا ہے وہ آگر کے غریب بلوچستان پر پڑ جاتا ہے صادق صاحب یہ ایک حکومت کا ذکر نہیں کر رہا ہوں یہ جو ہوتا رہا ہے ہمارے ساتھ ہے ابھی تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے بہاولپور میں یہ لوگ ایک کینال بننا رہا ہے ہمارا ایک کینال کا منصوبہ ہے وہ ایوب کے

وقت سے پڑا ہوا ہے کہ سبی تک لے آئیں گے اگر وہ آف لیٹ کینال سبی تک یا لے آئیں تو پورا پاکستان کا گندم اور دوسری جو ضروریات ہیں ایکریلکچر کا وہ پورا کر سکتے ہیں لیکن جب ہم ذکر کرتے ہیں کہ بھی فیڈرل بجٹ میں اس کے لئے مخفائقش نہیں ہے کیونکہ آپ لوگ خود ہی اپنا کینال نکالیں یا فارن سے کوئی Donation ڈھونڈیں لیکن اس سال ہم کو چایا گیا کہ کوئی تین ارب روپے کی لاگت سے بہاولپور میں فیڈرل گورنمنٹ ایک کینال بنانے ہے ہمارے پورو کریں بھی بیٹھے ہوئے ہیں مگری صاحب بھی بیٹھا ہوا ہے جام صاحب بھی موجود ہے اور ہر بے نظیر کینال اس کا نام رکھا گیا ہے باہم بے نظیر کینال رکھنے کے لئے تیار ہیں خدا کے لئے سبی تک پانی پنچاؤ۔

اس سال ہم کو چایا گیا ہے کہ بہاول پور میں فیڈرل گورنمنٹ ایک کینال تیس ارب روپے سے بنا رہے ہیں ہمارے پورو کریٹ کے علاوہ مگری صاحب بھی وہاں بیٹھے تھے جام صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ اس کا بے نظیر کینال رکھا گیا ہے ہم بھی بے نظیر کینال نام رکھنے کے لئے تیار ہیں باہم سبی تک پانی پنچاؤ۔ اس پر ہمارا جھگڑا نہیں ہے۔ تغیر سندھ پروگرام کے لئے پچھلے سال ۸ ارب روپے دیئے گئے ہیں اس کے مقابلے میں ہمیں آٹھ روپے نہیں دیئے گئے ہیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہاں تغیر سندھ کے نام سے بجٹ میں اڑھائی ارب روپے تھے۔ وہ فیڈرل پی ایچ ڈی میں تھا لیکن بعد میں مختلف مراٹش میں جیسے کہ ہر اسٹیڈیم بنا ہے کہ ہر کینال کی ری ماڈلک ہوئی ہے۔ کہ ہر کچھ کیا ہے۔ پچھلے سال ان کے اپنے لفکویہ ہیں کہ انہیں آٹھ ارب کے قریب اور ملائی ہے۔ تو ہمارا بھی ایک حق بتا ہے نہ کہ ہم کو اپنا حق دیا جائے ہم اس بجٹ میں ایک غیر ترقی یافتہ ہیں سب سے پہلے بجٹ میں آئین کی آر نیکل 37 کے تحت ہم کو یقین دہانی کرائی گئی تھی۔ کہ سب سے پہلے غیر ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دی جائے گی پھر ملک کو ترقی دی جائے گی۔ ابھی تو دوسری طرف جارہے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم غیر ترقی یافتہ ہو رہے ہیں اور اس لیوں پر پہنچ رہے ہیں کہ شاید ہم انسانیت کے لیوں سے بھی نیچے پلے جائیں اور

آج بھی گئے ہیں۔

نہ پینے کا پانی ہے نہ اسکوں میا کئے گئے ہیں۔ روڈ شروع ہیں دس دس سال تک اس کے لئے پیے نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ ہمارا حق بتا ہے۔ ان کے ساتھ تو ہدروری ہے لیکن ہمارا حق بتا ہے۔ کہ ہم کو بھی کوئی گرانٹ دیا جائے۔ دوسرے ساتھیوں نے ہمارا ذکر کیا ہے کہ یہاں ہماری جو پور کریں ہے وہ کمزور ہے اچھے پلان اور پروگرام نہیں بناسکتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ والے یہ بیشہ شکایت کرتے ہیں کہ اچھے پلان اور پروگرام نہیں بناسکتے ہیں۔ میں اس پر تو بعد میں آؤں گا جوان کے پلان ہے ہائی وے ہیں فلاں فلاں ہیں ان کو تو پیے دے دیں۔ ہمارے تو چلے گئے ہیں ہم پلان اور پروگرام نہیں بناسکتے ہیں۔ کہ جوان کے پلان ہیں صحیح ہیں نیشنل ہائی وے ہیں دوسرے ہیں پہٹ فیڈر ہیں اپر وڈ پرو جیکٹ ہیں ٹوٹل کام کر رہے ہیں ان کو بھی چوتھائی حصہ بھی نہیں مل رہا ہے جس پرو جیکٹ نے دو سال میں مکمل ہونا تھا وہ پندرہ سال میں مکمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ نواز جناب آپ کو صحیح لگتا ہے۔ یہ ان کے پروگراموں کی ڈیٹیل ہے جو میں نے چانے کی کوشش کی ہے۔ اور اگر ٹوٹل ڈیٹیل میں ہم چلے جائیں تو شاید یہ اگلے دن بھی میں اس پر بحث کرنا رہا ہوں۔ اس لئے اس کو میں نے شارٹ کٹ کیا ہے۔ مختصر بتایا ہے۔ لیکن کچھ پروگرام اور پلان پلے سے ہمارے ان کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ہر مرٹے سے گزر چکے ہیں۔

صادق نے کہا ہے کہ میں ان کے متعلق معلوم کرنا چاہوں گا تو ہم اس کی کاپی بھی میا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف جو ساتھی اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہاں تو حزب اختلاف میں ہیں لیکن وہاں پر القدار میں کچھ تو ڈائریکٹ ہیں اور کچھ انڈا ڈائریکٹ ہیں۔ اور آپ کی بات بھی ہم سے اچھا اثر رکتا ہے۔ کیدٹ کالج پیشین میں ہے یہ نواز شریف دور میں منظور ہوا تھا اس کے اوپر ٹینڈر ہونا تھا۔ کام شروع ہونا تھا لیکن آج تک اس کا پتہ نہیں ہے کہ یہ بنے گا نہیں بنے گا کہ اس کا کیا ہے اب یہ اپر و

پرو جیکٹ ہے۔ لورالائی ائر پورٹ ہے۔ وہ اپر و پرو جیکٹ ہے اب جیسا کہ بابت صاحب کہتے ہیں کہ اب ان کو ہواوں کا فکر پڑ گیا ہے۔ کہ اس وقت ہوا سیں کیسی ہیں۔ اس لئے نہیں ہو رہا ہے۔ زیارت اسکول ہے جس کا اعلان خیاء الحق صاحب نے کیا تھا کہ قائدِ عظم اسکول بننے گا۔ نہ قائدِ عظم کا نام یاد آ رہا ہے نہ ہمارا نام یاد آ رہا ہے نہ خیاء الحق صاحب کا نام یاد آ رہا ہے اور وہ زیارت اسکول بھی ایسے ہی پڑا ہوا ہے پھر میں ذیم کی طرف آؤں گا۔ ہنگوں ذیم اور میرانی ذیم۔ میرانی ذیم تو ہر مرحلے سے گزر چکا ہے لیکن اگر بجٹ میں فیڈرل اے ڈی پی میں دیکھ لیں تو زیر و الوکیش بھی اس کے لئے نہیں ہے یہ حال ہنگوں ذیم کما ہے۔ گواہ فرش ہار بہرے ایوڈ ہے۔ بلڈوزر کے لئے ہم نے ان کو کہا ہے کہ بلوچستان کے مزید علاقے زیر کاشت لانے کے لئے ہوں۔ تاکہ ہم گراونڈ لیونگ کریں۔ ہمیں بلڈوزر دو۔ اندر گراونڈ واٹر نکالنے کے لئے اگر بیکھر مزید بسترن بنا نے کے لئے ہیومن ریسورسز ڈیلب کرنے کے لئے ہمیں رگزدیئے جائیں۔ ضرورت ہیں۔ آج پی انج ای کی یونیورسٹیشن کمپیوٹر رگز کی وجہ سے کم ہے۔ کیونکہ جب رگز نہ ہوں گے تو اس شعبہ کی ترقی کیسے ہوگی۔ ایک ایک اسکیم اے ڈی پی میں جاری اسکیم کے طور پر تین تین سال سے جاری آ رہی ہے۔ پی انج ای کو فرصت نہیں ہے کہ وہ اسکیم تکمیل کریں کیونکہ رگز ہماری کم ہیں۔ Capacity کم ہے ساتھ کروڑ روپے کا اپر و پرو جیکٹ ہے فیس ٹو سال اریکشن اسکیم۔ ڈیلے ایکشن ذیم کا اپر و پرو جیکٹ ہے ایکن سے پچاس کروڑ روپے کے فنڈنگ کا اس کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔ ڈوپنٹ آف گراونڈ ولیز آف بلوچستان یہ سو کروڑ روپے کا ہے اپر و پرو جیکٹ ہے لیکن اس کے لئے فنڈ ز کا انتظار کر رہے ہیں۔ حاجی صاحبان جاتے ہیں ان کے لئے وہاں ان کے لئے دو چار کمرے بنائ کر دیئے جائیں تاکہ وہ سکون سے رہ سکیں کیونکہ وہاں بھی ان کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ ہمارے فیڈرل پرو جیکٹ کی کچھ مختصر تباہی ہے ڈیلیل ہم انشاء اللہ سب کو پرواہید کریں گے۔ اس کے بعد بھی اس کے لئے ہم ایک میٹنگ بلائیں گے جس میں اس کی

ٹوٹل نہیں بنتگ دی جائے گی۔

فیڈرل پروجیکٹ کی کیا ہیں اور کتنا ہمارا حق ہے اور کتنا ہمارے پروجیکٹ اپوڑا تھے۔ اس میں کتنے مل رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی ہم ممبران کو اعتماد میں لیں گے اور اس کی ڈیٹیل پروائیڈ کریں گے۔

میں اپنے پرانی بجٹ کی طرف آؤں گا۔ بجٹ اپیچ ٹوٹیں نے کرنی ہے۔ اس میں جو بھی بجٹ کی تعریف کرنی تھی جو بھی پروجیکٹ کرنا تھا وہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ وہ میں کرچکا ہوں اس بجٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ پیور و کریٹ کا بجٹ ہے پیور و کریٹ نے بنایا ہے تو جتاب یہ بات روز اول سے واضح ہے کہ بجٹ کو پیور و کریٹ بناتے ہیں اُسکیم پارٹی یا لیشن دیتے ہیں یا حکومت دیتی ہے۔ اس سال بھی اس پر ٹکیں مینگ ہوئے ہیں۔ 18 مینگ جام صاحب کے ساتھ ہوئی ہے۔ دو کینٹ مینگ دو تین اپوزیشن کے ساتھ مینگ ہوئی ہیں۔ اس بجٹ کے متعلق ایک ایک چیز دیکھا گیا ہے۔ اگر کسی نے شرکت نہیں کی اس کا اپنا قصور ہے۔ کینٹ کی سب کمیٹی می تھی اس میں ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب تھے جام صاحب تھے۔ سردار ثناء اللہ صاحب تھے جنگیز مری صاحب تھے۔ مروان زئی صاحب تھے، سعید بائی صاحب تھے اور اس میں خود شامل تھا۔ اس کے مساوی کینٹ کو اس کی مکمل نہیں بنتگ دی ہے۔ اپوزیشن والوں کو بلایا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہماری صحیح طور پر باقی نہیں سنی گئی ہیں یا وہ کیا اعتراض کر رہے ہیں۔ بہرحال غالباً افسوس ناک بات تو یہ ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں۔ اس پر مکمل غور کیا جائے گا۔ اور پورا کرنے کی مکمل کوشش کی جائے گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ بجٹ میں ہم نے جس بات پر زور دیا ہے وہ سو شش سائیڈ ہے جب سو شش سائیڈ پر زور ہو گا کور ہو گا تو دوسری چیزیں از خود اس کی ساتھ آ جائیں گی۔ ارتکھن ہماری ناپ پارٹی میں ہے اس سال بھی اس کو 22 کروڑ روپے دیئے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہو گی کہ بطور وزیر خزانہ بھی کہ مزید ڈی پرنس نان ڈولپمنٹ کو کروں اور ناکہ ڈیلے ایکش ڈیم ہیں جیسا کہ

مولانا باری صاحب اور دیگر ساتھیوں نے کہا ہے ٹریڈری نئے سے تجویز آئی ہے کہ ہم واڑ ریسورسز پر ہائیں بلوچستان میں جو ڈاؤن جا رہے ہیں اور جو خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے تو ہم اپنے پیے سے جو دوران سال فیڈ کرنے کی کوشش کریں گے۔ قائد حزب اختلاف کی طرف سے تجویز آئی ہے۔ کہ بجٹ بناتے وقت سال کی ضرورت کو مد نظر رکھا ہے واقعی سال کی ضروریات کو مد نظر رکھا جاتا ہے چھوٹے اسکیوں میں جیسے واٹر سپلائی اسکیم ہے کوئی مُدل اسکول نہ ہے وہ منصوبے جو سال کے دوران ہم ختم کر سکتے ہیں وہ ہم لوگوں نے بلاک میں رکھے ہوئے اس کے متعلق ہمارے کچھ دوستوں نے شکایت کی ہے کہ ہمارے طبقے میں نہیں آئے ہے اب بجٹ روز اول سے دیکھیں جب بجٹ بنتا ہے وہ ایک تعداد آتی ہے کہ اتنے ایڈھنل رومز ہیں اتنے مُدل اسکول ہیں۔ اتنے ہائی اسکول ہیں یہ سب بلاک میں آتے ہیں۔ اتنے ڈپنسری ہے وہ بعد میں تقسیم ہوتے ہیں وہ بعد میں جو ریکارڈ میں ہوتے ہیں۔ سیف کے اپنے ضروریات ہوتے ہیں اصول کے مطابق ان کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ کریمیا اس کے لئے ہوتا ہے وہ بعد میں بھی انشاء اللہ آپ لوگوں کو مکمل شریک رکھیں گے جیسا کہ بعض دوستوں نے کہا کہ ہمارا کوئی اسکول نہیں آیا ہے ڈپنسری نہیں آیا ہے۔ لیک آؤٹ کا ذکر کیا گیا ہے لیک آؤٹ کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ مولانا باری صاحب کی آفسرز کے ساتھ اپروچ زیادہ ہے وہ کوئی نہ کوئی کالی کال لیتے ہیں۔ وہ پی ایچ ڈی پی کی کالی ہے۔ پی ایچ ڈی پی جزیل سیکرٹ نہیں کبھی جاتی ہے۔ بجٹ شجوائز یا نیکس شجوائز جو ہوتیں ان کو سیکرٹ سمجھا جاتا ہے۔ وہ انشاء اللہ ہم سیکرٹ رکھنے میں کامیاب ہوئے تھے۔

تعلیم اور صحت کے لئے دونوں سائیڈوں سے اپریشنیٹ کیا ہے کہ اس کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہیں سیف پروگرام میں اور یہ واقعی ضرورت بھی ہے۔ ہاں کچھ ٹکوک کا انعام کیا گیا ہے کہ یہ واقعی صحیح خرچ ہوں گے یا جو ہم لوگوں کا مقصد ہے تو اس کے متعلق میرا ایجوکیشن فنر سے۔ ہیئتہ فنر سے اور پی ایچ ای فنر سے رکونسٹ ہوگی اور

اس ہاؤس کی طرف سے رکونیست ہو گی کہ جن شبہات کا اظہار کیا ہے ان کو حقیقت میں  
شہین آنا چاہئے ان کو ہمیں کنشول کرنا چاہئے۔ خاص طور پر تعلیم کے لئے ہم جتنا بھی  
بیرکید مانیز جتنا بھی بڑھائیں گے اس کا خاطر خواہ ہمیں فائدہ نہ ہو گا جب تک اس کی  
کواليٰ ہم اپرو نہ کریں گے۔ اور اساتذہ کی حاضری اسکولوں میں یقینی نہیں بنائیں گے  
اس وقت تک بلڈنگ کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اوتاک بینے رہیں گے کسی میں مردان  
ذکی صاحب کا ذیرہ ہو گا کسی میں میرا ہو گا۔ جیسا کہ صادق عمرانی صاحب نے کہا ہے۔  
بلوچستان ہاؤس اسلام آباد یک لائلگت ہتائی گئی ہے کہ دو کروڑ اسی لاکھ سے بڑھ کر چار  
کروڑ تیرہ لاکھ ہو گئی ہے۔ یہ لائلگت اس میں مختلف چیزوں کی ہے کچھ ایڈیشن بھی ہوئے  
ہیں کچھ روڑ زینائی گئی ہیں۔ لیکن پھر بھی تشویش ناک بات ہے کہ کیوں اتنا زیادہ ہو رہا  
ہے اس کو ہم انشاء اللہ دوبارہ بھی چیک کریں گے اور اس کو یقینی بنائیں گے کہ ادھر کوئی  
فضول خرچی نہ ہو جو گہدے صحیح جگہوں پر لگ جائے اس طرح سی ایم ہاؤس کا ہے یا سی  
ایم آفس کا ہے اس کے متعلق بھی بتایا گیا ہے کہ اس پر کافی رقم خرچ ہو رہی ہیں۔  
اور اچانک بڑھ گئی ہیں مگر اس میں کام بھی بڑھ گئے ہیں اسکوپ آف روک بھی بڑھ گیا  
ہے ڈیٹائل میں کچھ کام ہوا ہے پھر بھی کچھ یہ زیادہ لگتا ہے میں انشاء اللہ اس کو پرستی  
و دیکھوں گا۔ اور یہ بات یقینی نہادوں گا کہ اس میں گھپلانہ ہوا ہو۔ مری میں ریسٹ ہاؤس  
بنایا جا رہا ہے میں نے اپوزیشن لیڈر کو جیبر میں آ کر یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ اس کی  
تشصیل اس طرح ہے کہ جتاب حکومت نے ہمیں ایک زمین دی تھی جو کہ اس وقت ان  
پولیس ڈسٹریکٹ مری میں پڑا ہوا ہے اس کے اوپر قبضے کا خطہ تھا کہ اس پر کوئی قبضہ نہ کر جائے یا  
کوئی اور چیز۔ اس قبضے کی خاطر ہم نے دس لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں اور وہ تیس ملین  
جو ہتائے گئے ہیں وہ تو اس مکمل ریسٹ ہاؤس کا اسٹیشنٹ تھا۔ جو کہ غلطی سے مس پرنٹ  
کی وجہ سے ہے۔ بصورت دیگر ہمارا وہاں کوئی ریسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا وہاں کوئی  
پروگرام نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی پیس کانفرنس میں کہا تھا کہ میں تو کراچی والا بھی بچنا

چاہتا ہوں اس کی دیوار کے لئے ہر ایک نے کماکہ اس کا منصوبہ بھی اس سال ترک کر دیتے ہیں نہیں بناتے ہیں ایم پی اے ہائل خراب ہے۔ واقعی میں نے بھی دیکھا ہے کہ وہاں پانی بھی رستا ہے۔ حالت بھی خراب ہے اس سلسلے میں کچھ بولنے سے پہلے آپ سے عرض کروں گا آج کل ہماری ہرجیز پولیٹیکل ہو گئی ہے۔ گاڑیوں کے متعلق کما جا رہا ہے کہ فلاں پارٹی کو اتنا گاڑیاں دی جا رہی ہیں فلاں فسراً تی گاڑیاں لے گیا ہے۔ وہ بھی پولیٹیکل لا یز ہو گیا ہے۔ صرف یہ اسمبلی ہال بچا ہوا ہے۔ بصورت دیگر ہرجیز پولیٹیکل لا یز ہو گیا ہے۔ آپ اس کو یقینی بنائیں کہ اس میں غیر متعلقہ آدمی نہیں جائے گا پھر انشاء اللہ جس طریقے سے آپ چائیں گے ہم اس طریقے سے فڈ پروایڈ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنائیں کہ جو آدمی استحقاق رکھتے ہیں یہ اس ہاؤس کا ہے اس ہاؤس کے مساوی کوئی نہ رہے ورنہ جو بھی خرچ کریں گے۔ ایسے لوگ وہاں پڑے رہتے ہیں جن کو استعمال کرنے کا طریقہ یا تمیز نہیں ہوتا ہے تو وہاں اس کا یہ مطلب ہو گا لیکن میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جا کر ان شا اللہ معائش کریں گے اور جو ضروری خرچ ہوا اس پر کریں گے اس سال دیے بھی ہم نے اسمبلی اور ہائل میٹنگس بجٹ پندرہ لاکھ روپے الگ کر دیا ہے۔ اس کوئی ایڈ آر سے نکال کر آپ لوگوں کو دیتے ہیں۔ آپ اس کو جس طرح خرچ کریں وہ خرچ کر لیں پہلے سالوں میں یہ شکایت رہتی تھی کہ یہ پیسے کدھر اور خرچ ہو جاتے ہیں ہمارے ایم پی اے اور اسمبلی ہال پر یہ خرچ نہیں ہوتے ہیں۔ جاری اسکیوں کا جاری رکھنے کی ضرورت ہے ابھی ہم لوگ جاری اسکیوں میں پھنسے ہوئے ہیں ہم نے ایک شروع کیا تھا۔ جو خصوصی طور پر یہ پروگرام شروع کئے گئے تھے۔ اس وقت وہ زیادہ ایم پی ہس الگ رہا ہے۔ لیکن اس وقت ایم پی ہس نہیں تھا کیونکہ اس وقت اس پروگرام کے تحت ہم کو اس کام کے لئے ڈوپلمنٹ کے سرچارج میں صرف سات ارب ملنے تھے۔ جو ہم کو چار سو سانچھ کروڑ روپے جنگل کے بعد چار سو سانچھ کروڑ ملے ہیں۔ وہ آپ

اندازہ لگاتے ہیں کہ دو سو چالیس کروڑ روپے صرف ایک پروجیکٹ میں کمی آئی ہے ہر منصوبے میں کمی ہے ہر منصوبے جو بنائے جاتے ہیں جو آنے والا آمدن ہوتا ہے اس کو مد نظر رکھ کر ایک پروگرام شروع کیا جاتا ہے ہم نے بلوجھستان کے لئے یہ سب زیادہ ضروری سمجھا ہے کہ ہم روڈز کو اولیت دیں روڈز کے لئے ہم نے اولیت دی ہے روڈز کے لئے یہیں ریسیٹ کی وجہ سے اندر پرے شر آگئے ہیں۔ اور ہر سال ایک ایک کروڑ دو کروڑ اس طرح دیتے ہیں اور جاری اسکیوں پر اس کے لئے بوجہ آیا ہے ابھی اس کو ترک بھی نہیں کر سکتے ہیں جو کام ہو رہا ہے۔ وہ بھی ختم ہو جائے گا ہم لوگوں سے اپنی غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ ہمیں اپنی کوتایہاں بھی تسلیم کرنی چاہئیں کہ ہم نے نان ڈولپمنٹ پانچ ارب سے بڑھا کر ساڑھے دس ارب کر دیا ہے۔ یہ ہماری غلطیاں ہیں کہ جب ہر سال ہر پارٹی نے حقیقت کو مد نظر نہیں رکھا ہے بلکہ ایک مطالبے کے طور پر امکسپلائنس کے طور پر کر دو۔ کر دو ان کے مطالبات مانو۔ ہم مطالبات مانتے مانتے۔ اخراجات میں اضافہ کرتے کرتے اتنا بچھے پانچ چھ سال سے ہم نے متنے اخراجات بڑھا دیئے ہیں۔ اور ہمارے لئے بچت بڑی مشکل سے نظر آتی ہے کہ ہم کہاں سے بچت کریں۔ اس حکومت نے تو انتہائی کوشش کی ہے کہ ہم اس کو بھنا بھی ڈپلیس کر سکیں نان ڈولپمنٹ کو ڈپلیس کریں اس کے لئے بھی میں یہ کوں گا کہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے یہ ہمارے اوپر بوجہ بن گئے ہیں۔ یہاں اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ سیکریٹریٹ الاؤنس اس کا صادق عمرانی صاحب نے اس کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ اس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے چاروں صوبوں سے اس کا تعلق ہے ہم کوئی حرج نہیں ہو گا کہ اگر وفاق حکومت کا انونس کر دے ہم اپنے بجٹ سے بھی دینے کے لئے تیار ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے مسئلہ بنا دیا ہے فیڈریشن کے ساتھ نہیں چلتے ہیں۔ ایک آپ نے ان کا ایک مشرا مطالبہ مان لیا ہے یہ ایک چیز ہمارے لئے مصیبت کھڑی کر دی ہے ایک چیز ایک سشم ہے جو فیڈرل حکومت اور صوبائی

حکومت اکٹھے فیصلہ کرتے ہیں۔ تو اس کا اکٹھا فیصلہ ہوتا ہے اگر آج بھی فیڈرل گورنمنٹ  
ان کو دننا چاہے اور دوسرے صوبے دننا چاہئیں تو ہم ان سے پہلے جائیں گے۔ اور اپنے  
پیسوں سے انشاء اللہ دیں گے۔ اسی پر مزید کٹ لگا کر چاہے بجٹ پر بوجہ ہی بنتا ہو۔ لیکن  
میں اس میں آڑے یہ بات آرہی ہے۔ کاکڑ صاحب نے ہمیں بہت اچھی تجویز دی ہیں  
کہ روڈ سائینڈ پر توجہ دی جائے۔ ارہمگشناں سائینڈ پر سال ڈیزیز پر توجہ دی جائے میں نے  
جیسے ذکر کیا ہے کہ روڈ سائینڈ میں جاری اسکیوں پر ہم نے اس کے لئے کافی پیے رکھے  
ہوئے ہیں اور ارہمگشناں کے لئے مزید بچت کر کے صرف ارہمگشناں سائینڈ پر خصوصی توجہ  
دیں گے۔ امہلینٹیشن کمشن کا اس نئے ذکر کیا ہے کہ انڈیا میں امہلینٹیشن کمشن ہوتا ہے  
ہم کوشش کریں گے کہ کوئی اس طرح کا آدمی رکھیں لیکن جو آج تک آدمی اسلام آباد  
گیا ہے وہ اسلام آباد کا ہو کر رہ گیا ہے وہاں ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہوا ہے۔  
بھر حال اس کا جائزہ لیں گے یہ ایک اچھی تجویز ہے کہ ہم اس طرح استبلیفون منٹ  
بنانے میں کامیاب ہوئے جو کہ واقعی ادھر کوئی کام کر سکتا ہے۔ اس کے پیچے سب سے  
پہلے ول ہونا چاہئے اگر فیڈرل حکومت کی ول ہے کہ ہم آپ کو دننا چاہتے ہیں تو ایک  
نہیں دس امہلینٹیشن کمشن ہم وہاں بیچج دیں وہ ہمارے ساتھ فالتو بیٹھے ہوئے ہیں لیکن  
اگر وہ دننا نہیں چاہتے تو ہم سکولوں پھراتے رہیں تو ہم اس کے لئے مزید بے عزت ہوں  
گے۔ سی ایڈڈا بلیو کاریٹ بھی کاکڑ صاحب تارہے تھے ہم اس کو دیکھ لیں گے روپو کر  
سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے ذکر کیا ہے کہ دوسرے پروگرام میں ایک تو فیڈرل  
گورنمنٹ سے زیادتی ہوتی ہے پھر صوبے کے اندر بھی بعض ایریاڑ کو بھی نظر انداز کیا  
گیا ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ پہلے سے کوئی ہوا ہو تو ہم اس کو کوئی نہیں کر  
سکتے ہیں انشاء اللہ صوبائی حکومت کی طرف سے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے سمجھ  
آجائے کہ میں صرف بجٹ کا مالک نہیں ہوں۔ اور بلوچستان کے ہر حصے تک انصاف  
نہیں پہنچا سکتا ہوں مجھے یہ اختیار نہیں ہے میں آرام سے بیٹھ جاؤں گا ادھری ٹریپری

سچد پر الگ کوئے میں بیٹھ جاؤں گا۔ تو ہم نے اس سال یہ کوشش کی ہے کہ اس کو زیادہ کور کیا جائے ان ایریاز کو جو پسلے زیادہ کور نہیں تھے ہاں۔ اگر اس طرح فیڈرل گورنمنٹ کو ہم بھیجیں ہیں آپ لے آئیں۔ جو دوست بھی اوہرہ ہیں اس ایریاز کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ تو فیڈرل گورنمنٹ کو پیش کریں گے اور اپنے وسائل کے اندر بھی تھوڑا بہت اکاموڈیٹ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے دوسری بات بھی کی ہے وہ ڈپلپز پروگرام کی ہے زکوٰۃ کی تقسیم کی تقسیم ہے۔ بیت المال ہے شوشنل ایکشن بورڈ ہے واقعی یہ یہ سوچنے والی باتیں ہیں یہاں ہمارے اپوزیشن کے تمام دوستوں نے کہا ہے کہ انصاف ہونا چاہئے مساوات ہونا چاہئے کس نے اس کو قوی حقوق کے حوالے سے ذکر کیا اور کسی نے نیشنل پارٹی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ کسی نے اس کو اسلامی مساوات کے حوالے سے پروٹیکٹ کیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مساوات نہیں ہو رہا ہے۔ اور ہم کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ صرف اس سائیڈ پر بیٹھنے والوں کو مل رہا ہے۔ یہاں بھی نہیں مل رہا ہے ہم کو بھی نہیں مل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پروگرام میں ہم کو بھی شامل کیا جائے تاکہ ہم اس پروگرام کو مزید لیٹیں اور موثر بنائیں۔ تب ہی اس کے بعد یہ موثر ہو گا نہ صرف ہم کو بلکہ بلوچستان حکومت کو اس میں شامل کیا جائے۔ تو اس میں ہتنا ہو جو بھی اسکوں بنیں گے۔ پرانی اسکوں بنیں گے دوسرے بنیں گے اس کو ایک پروگرام ایک ترتیب کے ساتھ ہتنا چاہئے۔ ہم اپنے بجٹ میں بھی اتنی گنجائش رکھتے ہیں جتنا ہم برداشت کر سکتے ہیں۔ فرض کو کہ آپ نے یہ دم دو ہزار ڈپنپریاں بنادیں تو ان کے لئے شاف کدھر سے آئے گا۔ آج جو پسلے ایم پی اے نے بغیر کسی اجازت کے بغیر بنائے تھے آج سینکڑوں ایسی ڈپنپریاں سینکڑوں اسکوں ایسے پڑے ہوئے جو بغیر کسی پلانگ کے بنے ہوئے ہیں ان کو اضاف نہیں میا ہوا ہے میرے اپنے حلے میں یہ ہے انشاء اللہ اس ایوان کے ممبران کے حلے میں ایسے سکوں ڈپنپریاں جو اپنے فذ سے ہنائے ہیں۔ بغیر کسی صلاح مشورے کے ہوا ہے۔ اور بغیر پیشی

متعلقہ ملک کی اجازت کے بغیر ہم نے بنائے ہیں۔ وہ بھی پڑے ہوئے ہیں۔ یہی حال پہنچا  
پراجیکٹ کے بنائے ہوئے اسکیمیت کا بھی ہو گا۔ تو ان کی ایک ضرورت ہے اگر آپ  
صوبائی حکومت کو اس میں شامل نہیں کریں گے۔ وہ پلانگ میں شامل نہیں ہو گی تو اس  
کو اضاف کیسے سیا ہو گا۔ یا اس کا جاری بجٹ کون برداشت کرے سکے گا۔ بلڈنگ تو بن  
جائیں گے کچھ لوگ چھپیں ازا کر لے جائیں گے کوئی لوگ اوہاں بنالیں گے کوئی جانور  
پالیں گے۔ کوئی کیا کریں گے اور اس وجہ سے بھی ایک تھما راحت ہے اگر آپ ہم کو  
حق نہیں دیتے ہیں۔ تو ہم آپ کو کیوں دیں۔ آپ کو مکمل تحفظ دیا ہے، پچاس لاکھ ہر فنٹر  
کافذ ہے آپ کو بھی پچاس لاکھ دیا ہے۔ جو مولانا عبدالباری صاحب نے ذکر کیا ہے کہ  
سفٹ نمبر فلاں پر کوئی بارہ یا ساڑھے بارہ کروڑ روپے بلاک الوکیشن رکھی گئی۔ وہ چیف  
پروگرام کی ہے پی اچ ای کی ہے واٹر پلائی کے لئے ہے اس میں ہم ایم پی اے چھپیں  
چھپیں لاکھ کا حق دار ہوں گے۔ بلکہ مجھلے دونوں ہمارے اپنے ساتھیوں نے اتنے لگے  
ٹکوے دینے شروع کر دیئے کہ اتنے نوازشات کیوں ہیں؟ یہ تو اپوزیشن میں بیٹھ کر زیادہ  
مزے میں ہیں فیڈرل گورنمنٹ بھی انکو دے رہی ہے اور آپ بھی ہر ابر ان کو دے  
رہے ہیں ایک عارضی کٹ لگادی گئی تھی کہ سیف کے چھپیں لاکھ بست دو لیکن بعد میں  
ہی ایم صاحب نے کما چھوڑ دو دے دو ہم اپنے اوپر بات نہیں لانا چاہتے ہیں اگر کوئی  
بات آتی ہے تو ان لوگوں پر آتی ہے۔ یا تو ان کا بس نہیں ہے کہ محترمہ ان کی بات نہیں  
مانتی ہے۔ ان کو فنڈ نہیں دیتی ہے۔ ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے آپ انکار کر دیں ہم لوگ  
نہیں دیتے ہیں۔ تو اچھا ہے اسلامی مساوات بھی بنے گا اور قوی حقوق کے حوالے سے  
بھی ہر ابری آئے گی صرف ایک سائیڈ مساوات نہیں ہوتا ہے۔

اچھا ہے ایک اسلامی مساوات بھی بنے گا قوی حقوق کے حوالے سے بھی ایک  
ہر ابری سے آئے گی۔ ایک سائیڈ کی مساوات نہیں ہوتی ہے۔ میں ہاؤس کو یہ یقین دلاتا  
چاہوں گا کہ اس ڈیفرنس کو دوران سال بھی کور کرنے کی کوشش کروں گا جن لوگوں کو

پسیے نہیں مل رہے ہیں۔ میں ایک ایورچ نکالنے کی کوشش کروں گا اور اپنے ان ساتھیوں کے بھنوں اپوزیشن کو بھی کور کرنے کی کوشش کروں گا بعد میں اس پر کوئی گلہ نہیں آنا چاہئے اگر آپ لوگ مساوات نہیں کرتے تو ہم لوگ تو مساوات کر لیں گے اس پر آپ لوگوں میں سے کسی کا بھی گلہ نہیں آنا چاہئے اگر آپ انکار کر دیں گے تو وہ آپ کو بھی دے دیں گے دوسرے زکوٰۃ کی تقسیم اور بیت المال ہے۔ مردانِ ذی صاحب نے کہا ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال یہ پراؤ نفل سمجھیکث ہیں جیسا کہ ”پراؤ نفل سمجھیکث ہیں تاریخِ پاکستان جب سے یہ شروع ہوئی ہے آج یہ پہلی مرتبہ ہم سے زکوٰۃ بھی لے لی ہے اور وہ بھی لے لیا ہے بیت المال بھی لیا ہے یہ پراؤ نفل سمجھیکث ہیں صوبے کے ساتھ رہنے چاہئیں صوبے والوں کا مال ہے ایڈ فسٹریشن ہمارا ہے اضافہ ہمارا ہے اسٹبلشمنٹ یہاں ہماری ہے فیڈرل گورنمنٹ کا تو یہاں پر آدمی ہی نہیں ہے وہ اسے کس طرح پورا کریں گے لذا یہ واپس صوبے کو ملنا چاہئے اور صوبے کے ڈپارٹمنٹ کے توسط سے ہی ہونا چاہئے مردانِ ذی صاحب پر یہ الزام آیا ہے کہ یہ زکوٰۃ کے پیسے کھا گیا ہے اس کی تقسیم کا تو انہیں اختیار ہی نہیں تھا اس کے تو امیرِ الملک مینگل صاحب زکوٰۃ کے انچارج تھے زکوٰۃ فلڑز کے ایک کونسل کے ذریعے وہ Distribute ہوا کرتی تھی بغیر کسی تیز کے ہر ایسا میں Distribute ہوتے تھے اس کے اپنے فلاز ہوں گے ان بلڈ فلاز ہوں گے ہمارا معاشرہ اور سوسائٹی کپھت ہے ہم جس سائیڈ پر جاتے ہیں وہاں کرپشن اند لج Indulge ہو جاتی ہے ابھی تو اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے ابھی تو نوٹیل گیا ہے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو بیت المال سے دو کروڑ روپے زکوٰۃ فلڑز سے دیے گئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہو دو کروڑ روپے ملنے کے بعد تو آدمی خود غنی ہو جاتا ہے اور وہ خود زکوٰۃ دینے کے قاتل ہو جاتا ہے سو شل ایکشن بورڈ میں یہ پھر کوئی گا کہ ایک پرالل گورنمنٹ ہے کس طرح کوئی پرالل گورنمنٹ چلانے کی اجازت دے گا دوسرے صوبوں نے اس پر اعتراض کیا ہے اور ہم نے بھی اس پر بخت اعتراض کیا

ہے۔ جیسا کہ عبدالحمید اچھزئی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا انچارج کسی ہیروئن پینے والے اور ہیروئن پینے والے کو لگایا گیا ہے میں چیزیں ہیں پھر سو شل ایکشن بورڈ کے تحت آئیں گی واٹر سپلائی اسکیمیں آئیں گی اسے چلانے گا ان کے تحت اسکول آئیں گے اسے کون چلانے گا۔ ان کے تحت ڈپنسری آئیں گی اسے کون چلانے گا چاروں صوبوں نے اس سے اختلاف کیا ہیں ہمارا اختلاف اپنی جگہ پر ہے یہ بورڈ نہیں ہونا چاہئے یہ جو صوبے کے اپنے جو ڈپارٹمنٹس ہیں انہیں کنسٹلٹ کر کے برابری بنیاد پر سب میں یہ آنا چاہئے۔

مکمل علی صاحب نے ایک اچھی تقریر کی واحد وہ تقریر تھی جس میں انہوں نے تھوڑا بہت پڑھا بھی تھا۔ ہم لوگوں نے تو زیادہ تر سیاسی ہاتھیں کیں۔ اس میں انہوں نے کچھ پڑھا بھی تھا ڈاکٹر محبوب الحق صاحب جو مشہور اکنامٹ اس ملک کے ہیں اس ملک کے وزیر خزانہ رہ چکے ہیں ورلڈ بینک کو سرو کر چکے ہیں ان کی کتاب بیٹھل اجنبذاء ہے بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے اس آدمی نے ایک کتاب لکھی ہے ان ایریا ز پر آپ توجہ دیں یہ انڈر روڈ بلب ایریا ز جو ہیں اگر انہیں آپ نے ساتھ نہیں رکھا تو یہ ملک سے جدا ہو جائیں گے وہ آدمی اسلام آباد میں بیٹھ کر اور ورلڈ بینک کا نظام دیکھ کر یہ اندازا لگاتا ہے کہ ان ایریا ز پر حکومت پاکستان کی نظر ہوئی چاہئے population basis Roads not built on the میدان میں بنتا ہے آپ اسے کس طرح بناتے ہیں۔ اسیلی کی قرار دادوں کا حال تو آپ کے سامنے ہیں جو قرار داویں ہم نے پاس کی ہیں کسی کا بھی جواب ہمیں نہیں آیا ہے لیکن جماں پر ہمارا ویل تھا حصہ تھا اس پر ہم کر سکے جیسا کہ ڈیپرٹمنٹ سرچارج پر تھا اس کے لئے میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ساتھ دیں شاید ہم لوگ وہ پیسے لانے میں کامیاب نہ ہوتے اور آج ہمارا بجٹ بھی نہیں ہوتا اور نہ آج اس پر ہم تقریریں کرتے۔ اگرچہ ہمارے سیاسی نظریات مختلف ہیں اور یہ صحیح بات ہے ہمیں یہ

کوشش کرنا چاہئے کہ اگر ہم انصاف اور مساوات سے ہم لوگ چلیں یہ پروگرام نہ ہو کہ ایک طرف سے تو ایک کو مل رہا ہے دوسری طرف سے بھی مل رہا ہے اس کو اگر ہم نئے میں سے نکال دیں تو ہماری طاقت اور زیادہ ہو جاتی ہے ایک طریقہ سے ہم تکمیل فائٹ کر سکتے ہیں اپنے حقوق کے لئے مولانا صاحب نے ذکر کیا تھا کچھ پیسے بلاک الوکیشن میں ہیں انہیں میں تفصیل بتانا چاہوں گا کہ اسٹیڈی اور ریسرچ کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے جب تک آپ ریسرچ اور اسٹیڈی نہیں کریں گے کوئی پیسی وہ نہیں بنیں گے تو آپ پروجیکٹ کس طرح بنائیں گے۔ اگر آپ گراؤنڈ پر کوئی انوٹیگیشن نہیں کریں تو کام کس طرح کریں گے بغیر انوٹیگیشن کے تو کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اس سال ریسرچ کے لئے رقم کم ہے اگلے سال ہمیں اسے زیادہ کرنی چاہئے جتنی زیادہ ہم ریسرچ کریں گے جتنی زیادہ ہم اسٹیڈی کریں گے ہم لوگ اتنا ہی زیادہ مزید کام کر سکیں گے۔ جو بلاک کا الوکیشن کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ ایم پی اے فنڈز کے لئے ایکس کروڑ پچاس لاکھ روپے۔ ہر ایم پی اے پر ہمارا پروگرام ہے کہ ان پر پچاس پچاس لاکھ روپے تقسیم کریں گے۔ ان کمہلیٹ اسکیم کے بارے میں ہے یہ آج نہیں یہ اس وقت سے ہے جب مولانا عصمت اللہ پی اینڈ ڈی کے نظر تھے اس وقت یہ بات شروع ہے ان کمہلیٹ اسکیمیں جو کہ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہیں ایک اسکیم کو لاکھ روپے چائیں دوسری اسکیم کو دو لاکھ چائیں اور تیسرا کو تیس لاکھ چائیں ہر ڈیپارٹمنٹ سے ڈیماڈ آتی ہیں سرندھر اموونٹ ہوتی ہے۔ ابھی جون میں ایک اسکیم نے کمہلیٹ ہونا ہے اتفاقاً وہ کمہلیٹ نہیں ہوتی ہے دو لاکھ روپے وہ سرندھر کر لیتے ہیں اگلے سال یہ دو بارہ بجٹ میں شامل کرنے کی اس کے لئے پانچ کروڑ روپے رکھے جاتے ہیں۔ جو کہ ہر سال اسی طرح چھوٹے چھوٹے اموونٹ کی ہر ضلع میں جو بھی ان کمہلیٹ اسکیم رہ گئیں ہیں انہیں دے کر کمہلیٹ کیا جاتا ہے۔ سینہشین پروگرام کے لئے تو ہم ابھی تک کوئی پلانگ ہی نہیں کر سکے ہماری پہلی ترجیح پینے کا پانی ہے سینہشین پر اپنی سینہشین ہی پہلے ہم اس کو تو کور

کر لیں پھر ہم سینیٹھن کی طرف آئیں گے۔ اس میں ایک رقم رکھی جاتی ہے ضرورت کے مطابق وہ بعد میں واٹر سپلائی کی طرف چلی جاتی ہے۔ ہی ایم فڈز ہیں بلاک الوکیشن ہے۔ گورنر فڈز ہیں۔ سترہ کروڑ روپے کی بات افسوس کی یہ بات ہے کہ ہماری اخبارات بھی اتنا غیر ذمہ دارانہ بیان دے دیتے ہیں کہ ہی ایم صاحب نے سترہ کروڑ روپے تھاں پر خرچ کے ہیں میں یقین دلانا چاہتا ہوں کے ہم نے کوئی سترہ کروڑ روپے تھاں پر خرچ نہیں کئے۔ فائل نشریں ہوں مجھے ہر چیز کا پتہ ہوتا ہے۔ یہ بات اس میں سے کسی نے ہوا دے دی۔ ہمیں چاہئے کے ذمہ دارانہ بات کریں پھر ہماری اسمبلی میں ایسی غیر ذمہ دارانہ بات کو قلووڑس کس کرنا کوئی ٹھیک بات نہیں ہے۔

حج کے سلسلے میں جو بات آئی ہے فیدرل گورنمنٹ سے ہماری گزارش ہے جو اس سال کمزوریاں آئی ہیں اس کو پورا کرنے کی کوشش ایک تو یہ ہے کہ صوبائی حکومت سے مشورہ نہیں کیا جاتا ہے حج فلاٹ کوئند کی اس شدید سردی میں صحیح چھ بجے انسوں نے رکھی تھی۔ ابھی چھ بجے حاجی غریب جو ایک دھوٹی اور ایک چادر میں ہوتے ہیں۔ آدھا ننگا ہوتا تھا رات کے بارہ بجے کیمپ جاتے تھے اور سردی میں ترپتے رہتے تھے لذان کو عقل تو ہونی چاہئے کہ کوئی مناسب نام رکھیں کہ یہ کوئند میں سردی کا موسم ہے۔ لوگ آرام سے جائیں۔ کسی کام میں ہم سے مشورہ نہیں کیا جاتا ہے۔ پتہ نہیں ہے کہ یہاں کوئی انڈیا کی گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے۔ انڈیا کا الزام تو ہر جگہ آتا ہے یہاں انڈیا کی حکومت نہیں صرف اس میں نہیں کوئی بھی پلانک ہو ہمارے ساتھ مشورہ نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال میں ایک دوں گا کہ بارہ ارب روپے سینڈک پرو جیکٹ پر خرچ کے گئے ہیں۔ خرچ کرنے ہیں میں کہتا ہوں ٹھیک ہے آج اس سینڈک پرو جیکٹ سے بلوچستان حکومت کو کیا فائدہ ہے مجھے یہ بتائیں۔ بلوچستان کے کھاتے میں وہ رقم بچت کی گئی ہے۔ بارہ ارب روپے خرچ کے گئے ہیں اور اگلے چند رہ سال تک اگر ڈالر 32 روپے کے ریٹ سے رہے۔ اگر یہ اگلے چند رہ سال تک سو ارب روپے نقصان کرتا

جائے اگر یہ نقصان بلوچستان حکومت کے کھاتے میں دیا گیا تو ہم یہ نقصان کدھر سے پورا کریں گے اس طرح بغیر سوچے سمجھے پلانگ کر لیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت ہی بارہ ارب روپے روڈ کے کھاتے میں ڈال دیتے بلوچستان کے تمام روڈز اس وقت ہائی ویز ہوتے۔ جس کے اوپر ہر ایک آدمی کو فائدہ ہوتا۔

سردار حسین صاحب نے کچھ کہا ہے کہ ان کے ساتھ وکٹھمازیشن ہوتی ہے میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے ساتھ وکٹھمازیشن کریں کوئی ایک اے سی، ڈی سی تبدیل کئے جاسکتے ہیں اور ان کی کوئی بات ہو تو سی ایم کے ساتھ بینہ کر اگر کوئی بات ہو تو ہم اس کو کوئر کر سکتے ہیں۔ اور اب ٹوب کے ڈی سی سے حکومت کے ہنجز سے مردان زمیں صاحب کو بست ٹھکایت ہے۔ اس طرح حکومت میں رہتے ہوئے بھی بہت سے اے سی اور ڈی سی کی ممبران کو ٹھکایت ہے وہ سی ایم کے ساتھ بینہ کرہی حل کئے جاسکتے ہیں اور ایریا ہم نے بطور پروجیکٹ کوئی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ میں صرف دو تین پروجیکٹ کا ذکر کروں گا وہ اس کا حلقة تو نہیں مگر ان ایریا یا ز کو فائدہ دے رہا ہے۔

سوراب پسیخہ روڈ ہے جو 53 کروڑ روپے کی لاگت سے بنے گا۔ جس میں اس سال کے لئے ہم نے بارہ کروڑ روپے رکھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی اس علاقے کو فائدہ دے گا۔ میرا ٹوب روڈ بنا دیں میری باقی تمام سب اسکیمیں ڈر اپ کر دیں پرواہ نہیں ہے۔ ایک روڈ تو بنا دیں تاکہ ہم چلنے کے قابل ہو جائیں خاران۔ احمد وال روڈ ہے یا یہ پانچ کروڑ اٹھارہ لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گا۔ اس کے لئے ہم پچاس لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں۔ واٹک کی واٹر سپلائی اسکیم ہے۔ یہ 47 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہو گا اس سال ہم نے 3 لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں اور ستہ لاکھ روپے پہلے سے اس پر خرچ ہو گئے ہیں۔ اکاموڈیشن برائے ہیلچہ ہے اٹھائیں لاکھ روپے اس کے لئے ہم نے اس سال رکھے ہوئے ہیں ان کے ایریا میں ہے۔ ہسپتال میں جو کوارٹر ہوتے ہیں یا ڈاکٹر کے بنگلے ہوتے ہیں اس کے لئے 28 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جیسے پہلے میں نے

وضاحت کی ہے کہ جیسے ڈپنسری ہے بی ایچ یو ہیں وہ الگ ہیں۔ اسی طرح بجٹ میں پلے پروجیکٹ ہو کر آتے ہیں۔ شاید کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گئی ان کو انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ہسپتال، اسکول، وغیرہ کے لئے فنڈز اور اسٹاف میا نہیں کیا گیا ہے۔

جب آپ لوگوں نے ہم سے مشورہ نہیں کیا ہے ہمیں پتہ بھی نہیں ہے اور ہماری کھسپتی میں بھی نہیں ہے بناتے جا رہے ہیں تو پراؤ فائل گورنمنٹ کو پتہ ہے آپ نے یہاں ایک پیرالل متوازی گورنمنٹ شروع کر دی ہے۔ ہمارے ایم بی اے نے جو بغیر پروگرام کے بنائے ہیں ان کو اسٹاف نہیں دے سکے ہیں۔ میرے اپنے علاقے میں یہی ہے اور آپ کے ان اسکیمتوں کا بھی لازماً "حشریہی" ہونا چاہئے تھا۔ اگر کسی بغیر پلائنس کے پروگرام بنائیں گے تو اس میں لازماً "حشریہی" ہوتا ہے ڈاکٹر ماں صاحب نے بت ایک اچھی تجویز دی کہ ہم صوبائی خود مختاری کی تو بات کرتے ہیں۔ لیکن کبھی فائل اتناوی کی طرف ہم نے کبھی توجہ نہیں دی ہے بلکہ فائل مشریعی یہ تجویز ہے۔ کہ وہ صرف یہ کہ پکڑ دھکڑتاک ہے کہ کسی کو پولیس نے اندر کر دیا کسی کو باہر کر دیا۔ کسی پر ائمہ اسکول کو بچپر دے دیا یہ ٹوٹل ااناوی ہماری ہے۔ جب تک فائل ااناوی نہیں ہو گی تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے خصوصاً یہ چھوٹے صوبے، فائل ااناوی ہمارے لئے ضروری ہے اس کے بغیر کچھ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ذبٹ سروز کا ذکر مولانا صاحب نے کیا ہے یہ بتیں کروڑ روپے ہیں یہ اس وقت سے ہے جب سے یہ صوبہ 1947ء سے بنا ہے اس وقت سے ہم بارہ ارب کے قرضے ہم لئے چکے ہیں اس کے اوپر ہم کو مجبوراً "سود دینا پڑتا ہے اگر ہم انکار کر دیں تو یقیناً" وہ آج ہم پر فوج کشی کریں گے۔ ہماری طاقت نہیں ہے ان کو انکار کرنے کی ہمارے مولانا حصمت اللہ صاحب جو ہم سے زیادہ طاقت و روزی رخزانہ تھے۔

وہ بھی انکار نہیں کر سکا ہے وہ بھی یہ سود دینا رہا ہے۔ آپ لوگ بعض وقت ہماری پرسل ہاتوں کی طرف چلے جاتے ہیں کہ ہمارے سینیٹری ہیں اس کا بھی ذکر ہوا ہے کہ اس

کو نوکری سے نکالا گیا ہے وہ پھر مشربنا ہے۔ آپ کے علاقوں سے ہے آپ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ تو اسلامی مساوات کو جانتے ہیں اور اس کے قائل ہیں۔ ذاتیات کو آپ نجی میں کس طرح لاتے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ..... (مداخلت) مولانا عبدالباری : جناب والا میں نے کسی سینیٹر کا نام نہیں لیا ہے وہ ہمارے درمیان تعصب نہ پیدا کریں۔ میں نے کسی کا نام تو نہیں لیا۔ کسی چیز کی نشان وہی نہیں کیا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ)** : پھر اس ذیماڈ کی بات ہے اس کی میں نے پہلے وضاحت کر دی ہے۔ فوڈ سبیڈی کی بات ہے آئی ہے۔ پچھلے سال بھی ہم نے پختیں کروڑ رکھے تھے جو بڑھ کر سانچھ کروڑ ہو گئے اس میں فوڈ ڈپارٹمنٹ نے کچھ دبڑ گھسنٹ کر کے فوڈ ڈپارٹمنٹ نے زیادہ منظور کرائے میں ملتا ہوں۔ روشن منظور کرائے۔ اور تمیں کروڑ روپے تو منظا کے ہمارے اور Liabilities تھے جو پچھلے کئی ادوار سے چلے آرہے تھے۔

لیکن ہماری خدمت اس پوزیشن میں نہ تھی کہ وہ اس کو ادا کرتے۔ اس وقت جب ہم نے پراؤٹ اکاؤنٹ میر کے ہیں اور اس وقت ہمارے پاس جو سہیلس بچا ہے۔ ہم نے وہ قرضہ تمیں کروڑ کا ادا کیا ہے۔ آج اور اس سال کا خرچہ وہ نہیں ہے۔

**میر خان محمد جمالی (وزیر خوراک)** : وہ Liabilities ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر خزانہ)** : جناب والا ہم میں کروڑ میڈیسن پر خرچ کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس پر موثر طریقے سے کنٹرول کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو زیادہ صحیح طریقے سے دے رہے ہیں۔ تبلوچستان آبادی کے تناسب سے سب سے زیادہ میڈیسن پر وابستہ کر رہا ہے۔ اور پنجاب ہمارے سے تھوڑا سا زیادہ ہے حالانکہ ان کی آبادی 63 فیصد ہے اور ہم لوگ پانچ فیصد ہیں لیکن ادویات دے رہے ہیں۔

یہ بات آئی ہے کہ ہم لوگ فارست کو کم پیسے دے رہے ہیں میں اس تجویز کی بھی حمایت کرتا ہوں واقعی فارست میں ہماری اچھی منجاش ہے کہ فارست کو ترقی دی جائے۔ مولانا صاحب آپ سینیں میں آپ کی تجاویز پر بول رہا ہوں فارست کی کوشش کریں گے کہ ہم مزید منصوبے اس سال ڈالیں۔ تاکہ فارسیش بھی ہم زیادہ کر سکیں۔ ایم پی اے فنڈ زیر ہمارے لئے اس وقت مشکل ہو گا زیادہ کرنا۔

بہر حال کوشش کریں گے۔ اس کے علاوہ دوسرے اخراجات بھی، ٹیلی فون، فیول ہے ہم نے ان کو اس لیول پر رکھا ہوا ہے زیادہ نہیں کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ فیول منگا ہو رہا ہے، ہم نے اس لیول پر رکھا ہوا ہے۔ اگر نہیں دیں گے تو گاڑیاں بند ہو جائیں گی اور نہیں چلیں گی۔ ہم پھر یقین دلاتے ہیں کہ اگلے سال کوئی گاڑی نہیں خریدیں گے نہ لینڈ کروزر اور نہ چیجارو خریدیں گے۔ میرے خیال میں کافی بول چکا ہوں اور جو آپ کی تقریری تھیں ان کو پورا کو رتو نہیں کر سکا ہوں کیونکہ نائم کی بھی کمی تھی۔ اور بعض لوگوں کو ٹھکایت ہو گی اس کے بعد بھی ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر ان تجاویز میں کیاں آئیں اور جو وہ مزید تجاویز دینا چاہتے ہیں تو وہ ہم اس پر عمل کریں گے اور دوران سال بھی ان غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ آخر میں تمام اسیلی ملازمین اور ان کے ساتھ جو دوسرے بی اینڈ آر کے ملازمین اور ہمیلتھ کا اضافہ ہے ان کے لئے ایک مینے کی اضافی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں۔ بت شکریہ ..... (ڈیک بجائے گئے)

**جناب ڈی پی ایسپیکر :** قائد ایوان اگر بولنا چاہیں؟  
**نواب ذوالفقار علی مکسی (قائد ایوان) :** جناب ایسپیکر صاحب آج بڑی لمبی تقریریں ہوتی میرے خیال میں ہمیں سات سکھنے ہو گئے ہیں اپنے پیٹھے ہوئے شاید ہمت بھی نہیں رہی ہے کچھ بولنے کی لیکن کیونکہ وائیڈ اپ کرنا ہے میرے فائلز فشر صاحب نے وائیڈ اپ کیلی اپوزیشن کے مبران کے ٹریزری پنجوں مبران کے answers بھی

دے دی انہوں نے۔ اس تفصیل میں اب مجھے میرے خیال میں جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن دو تین چیزیں ہیں میرے خیال میں ان کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں

اول- ایک تو جناب اختر بینگ صاحب مولاانا پاری صاحب صادق عمرانی صاحب اپنی نیم پارٹیز کے پاریمانی یڈر بھی ہیں اور اختر صاحب یڈر آف دی اپوزیشن بھی ہیں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کے انہوں نے ہائیکاٹ ختم کر کے آکے بجٹ میں برا صحیح حصہ لیا تقریبیں کیں تھیں کیں سلیم سمجھی صاحب کو میں نے Request کیا تھا وہ بھی آگئے تھے ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ آکے Preside کیا اور ہماری بات سنی اور واک آؤٹ ختم کیا آپ نے اپنا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جو resource ہمارے پاس ہو اسی کے اندر رہتے ہوئے ہم اپنا بجٹ بنائیں بڑا مشکل کام ہے لگتا بڑا آسان ہے سب کو کہ گورنمنٹ پیور و کریں بجٹ بنایتے ہیں لیکن ہم سے کوئی پوچھے کہ کتنا پریش ہوتا ہے بجٹ بنانے میں اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہوتا وہ تو غالباً تنقید کر سکتے ہیں لیکن ہم ماشاء اللہ چیزیں ستائیں آدمی ہیں ہر ایک کی ڈیمانڈ ہوتی ہیں ہر ایک کو اسکیم چاہئے اپنے علاقے میں اور سب کو accommodate کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے specially in coalition-

تو اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے اپنی جتنی صلاحیت تھی جتنی کوشش تھی وہ بجٹ بنایا اور جام صاحب اور ہمارے جعفر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اور بڑا نام دے کے اپنا بجٹ پیش کیا ہے۔ دو چیزوں کی وضاحت میں کرتا ہوں ابھی آپ کے سامنے ہمارے این ایف سی ایوارڈ کی بات صادق عمرانی صاحب نے کی تھی اس میں کوئی فلک نہیں کہ اس کے اوپر ہم نے دستخط کئے تھے۔ 1990ء میں۔ لیکن اگر ہم نے دستخط دیئے تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس این ایف سی ایوارڈ کی وفاقی حکومت پابند ہے جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں۔ اگر اجازت دیں تو میں اس کی وضاحت کروں جناب اپنیر؟

## جناب ڈپٹی اسپیکر : جی.....جی

**قاائدِ ایوان :** 1991ء میں جناب اسپیکر صاحب این ایف سی ایوارڈ کے تحت 4.79 بلین جو پروجیکٹ نامہ تھا حالانکہ کل چار ارب اسی کروڑ کے قریب۔ ہمیں مطلب ہے کہ ہمیں پچاس کروڑ روپے پسلے سال میں ہی کم ملے۔ 1992ء میں پانچ ارب ستمیں کروڑ ہم کو ملنے تھے ہمیں ملے چار ارب بیانوے کروڑ یہ دوسرے سال بھی Short fall ہو گئی پھر 1993ء میں پانچ ارب اسی کروڑ ملنے تھے چار ارب تری کروڑ روپے ملے اس سال بھی انہوں نے Short fall کر دیا۔ 1994-95ء جو موجودہ سال چل رہا ہے چھ ارب 38 کروڑ ہمیں ملنے تھے اور انہوں نے ہمیں دیئے ہیں چار ارب سات کروڑ روپے اگلا سال 1995-96ء جب آئے گا این ایف سی کے پروجیکٹ فکر تم ہے سات ارب ہمیں مل رہے تھے ایک ارب ترانوے کروڑ آپ تھائیں اس این ایف سی پر جس پر ہم نے وتحظ کئے اس کی کیا Value رہ گئی۔ یہ حقیقت ہے اور یہ کافی Proofs Documented ہیں آپ کے پاس۔ آپ سب کی سہنافی ہم نے کوشش کی مل جل کے آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ تعاون کیا اپوزیشن نے سینیٹر صاحبان نے ایم این ایز نے پریس والوں نے ہم نے مل جل کے اس حد تک کوشش کی کہ ہمیں اس سال ملا ہے اسی سال پر اگلے سال دے دیں اور سات ارب سے ہمیں بس ہے کہ اپنا بجٹ بنا سکیں۔ لوگ کہتے ہیں جی ہم نے بھیک مان لیا بھعنی کہ ہم نے بھیک مانگ لی اور کوئی رست نہیں تھا بھیک مانگنے کے سوا۔ صدر صاحب کے پاس گئے ان کی بڑی سہنافی ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لی اس معاملے میں اگر میں کہوں کہ شکریہ ادا کرتا ہوں تو لوگ کہیں کہ شاید میں کوئی چچہ گیری کر رہا ہوں ان کی اپنی حکومت کے لئے جیسے مولانا صاحب مجھلی دفعہ بھی کہ رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم لوگوں نے ان کے سامنے

Problem یہ رکھا تو انہوں نے کہا کہ جی آپ نے جب دستخط کیا اس پر تو یہ تھے Amounts Projected ہم پابند نہیں تھے آپ لوگوں کے کہ جو فکر ہم Figure ہم نے بنادیئے وہ Amount آپ کو دیں ہم نے کہا پر ائم فشر اگر آپ بچھلے چار سال کو لے لیں اور پانچ چھ سال میں آپ ہم کو کہتے ہیں کہ پانچ ارب کم مل رہا ہے آپ کو یہ کس قسم کا اصول ہے کوئی تو بیٹھ کے ہمیں حساب دے کے یہ پیسہ کہ ہر گیا کیوں اس میں کی آئی۔ کیا بنئے گیس مزبور چتان میں لگے ہیں کیا خندار اور قلات تک ٹرانسیشن لائے بچائی گئی ہے ٹوب لور الائی تک ٹرانسیشن لائی بچائی گئی ہے تو یہ خرچہ ہمارے گلے پڑ کیے رہا ہے؟ یا تو ہمیں کوئی اماونٹ دے اس کا۔ آپ نے جو Amount اس صوبے میں خرچ کرنا ہے بے شک اس سے کاث لیں ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں اگر آپ گیس پر انسز Gas prices کی اگریmentس کر رہے ہیں فارن کپنیز کے ساتھ دوسرے صوبوں میں اور وہ سب ہمارے گلے ڈال رہے ہیں بیٹھ کے۔ خیر انہوں نے ہمارا understand Point of view کیا کہ جی اس سال کے لیول تک ہم آپ کو Amount دیں گے البتہ گیس سرچارج کے ہیڈ میں تو میرے خیال میں سات آٹھ پرسنٹ Increase ہو گا اس میں آئے گا باقی فیڈرل گورنمنٹ خود Pick Up کرے گی۔ میرے آپ سب دوستوں سے چاہے اپوزیشن میں ہوں یا ٹریڈری ہنجڑ میں ہوں آج ہم بیٹھے ہیں کل شاید ہم نہ ہوں آپ بیٹھے ہوں اور ہر لیکن یہ آخری سال ہے این ایف سی کا اور میں آپ کو دوبارہ دعوت دیتا ہوں اپوزیشن مبرز کو کہ آپ سے مل بیٹھ کر دینا این ایف سی ایوارڈ جب ہم دستخط کریں تو ہم اپنے کو Secure کریں بغیر پڑھے اور دیکھے documents دستخط نہیں کرنے چاہیں کیونکہ یہ فانسل میزز Financial matters ہیں شاید دو سال شاید آپ کو اچھے نظر آئیں اور یہ پتہ نہیں چلے کہ تیرے سال آپ کو پیسہ بھی ملتا ہے یا نہیں البتہ یہ بڑا Important issue تھا اس لئے میں نے سمجھا کہ

میں آپ سب کو واضح کر دوں لوگ شاید اس میں کچھ اور بھی سوچ رہے ہوں گے اس کے بازے میں دوسرا چھوٹا سا مسئلہ ہے میرے دوست صادق عمرانی صاحب نے کہا کہ جی سترہ کروڑ روپے تھوں پر خرچ کئے ہیں چیف منٹر صاحب نے اگر میں کہ دوں کہ میں نے ایک سو سترہ کروڑ روپے خرچ کئے ہیں مان لیں گے آپ میرا نوٹل بجٹ جو Entertainment کا ہے وہ بیش لاکھ روپے سال کا ہے اور اس میں سے اب تک جو ہم نے کچھ کیا ہے وہ اخخارہ لاکھ روپے ہے ایک سال کا دو لاکھ روپے بنجے ہیں اگر کسی کو ضرورت ہے تو میں تھنے دے دیتا ہوں اس کے لئے میرے خیال اپنیکر صاحب اب سب تھک بھی گئے ہیں سارے میرے خیال میں میں Speech کرتا رہوں گا تو شاید کوئی کان بھی دے یا نہ دے اتنے سات آٹھ گھنٹے کے بعد میں آپ سب کا ٹھکریہ ادا کرتا ہوں انشاء اللہ امید رکھتے ہیں کہ آپ آگے بھی تعاون کرتے رہیں گے اور جہاں تک آپ کے سائل ہیں آپ سمجھتے ہیں کہ بیٹھ میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے کہیں آپ کی ایکیم ایڈجسٹ نہیں کی گئی ہے آپ کو Ignore کیا گیا ہے ہمارے دروازے کھلے ہیں آپ آئیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مد کریں گے۔ ٹھکریہ جناب اپنیکر۔

**جناب ڈپٹی اپنیکر :** قائد ایوان کی تقریر کے بعد اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 25 جون 1995ء بوقت ہارہ بجے دوپر تک نلوٹی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس چھ بجکر پانچ منٹ (سہ پر) مورخہ 25 جون 1995ء ہارہ بجے دوپر تک کے لئے نلوٹی ہو گیا)